Postal Reg.No.GDP/001/2013-15

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ | قادیان

بدر

BADR

The weekly | Qadian

www.akhbarbadrqadian.in

جلد 64

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

شمارہ 48

شرح چندہ
سالانہ 550 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ یا 80 ڈالر امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

13-صفر 1437 ہجری قمری   26-نبوت 1394 ہش   26-نومبر 2015ء

اخبار احمدیہ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں الحمد للہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

اَللّٰھُمَّ اَیِّدۡ اِمَامَنَا بِرُوۡحِ الۡقُدُسِ وَبَارِکۡ لَنَا فِیۡ عُمُرِہٖ وَاَمۡرِہٖ۔

حق بات یہ ہے کہ مقبولین کے ساتھ خدا تعالیٰ کا دوستانہ معاملہ ہے
کبھی وہ اُن کی دُعائیں قبول کر لیتا ہے اور کبھی وہ اپنی مشیت اُن سے منوانا چاہتا ہے

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

یہ بالکل سچ ہے کہ مقبولین کی اکثر دعائیں منظور ہوتی ہیں بلکہ بڑا معجزہ اُن کا استجابتِ دعا ہی ہے جب اُن کے دلوں میں کسی مصیبت کے وقت شدّت سے بیقراری ہوتی ہے اور اس شدید بیقراری کی حالت میں وہ اپنے خدا کی طرف توجہ کرتے ہیں تو خدا اُن کی سُنتا ہے اور اُس وقت اُن کا ہاتھ گویا خدا کا ہاتھ ہوتا ہے۔ خدا ایک مخفی خزانہ کی طرح ہے کامل مقبولوں کے ذریعہ سے وہ اپنا چہرہ دکھلاتا ہے۔ خدا کے نشان تبھی ظاہر ہوتے ہیں جب اُس کے مقبول ستائے جاتے ہیں۔ اور جب حد سے زیادہ اُن کو دُکھ دیا جاتا ہے تو سمجھو کہ خدا کا نشان نزدیک ہے بلکہ دروازہ پر......

یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ یہ خیال کہ مقبولین کی ہر ایک دُعا قبول ہو جاتی ہے یہ سراسر غلط ہے بلکہ حق بات یہ ہے کہ مقبولین کے ساتھ خدا تعالیٰ کا دوستانہ معاملہ ہے کبھی وہ اُن کی دُعائیں قبول کر لیتا ہے اور کبھی وہ اپنی مشیت اُن سے منوانا چاہتا ہے جیسا کہ تم دیکھتے ہو کہ دوستی میں ایسا ہی ہوتا ہے بعض وقت ایک دوست اپنے دوست کی بات کو مانتا ہے اور اُس کی مرضی کے موافق کام کرتا ہے اور پھر دوسرا وقت ایسا بھی آتا ہے کہ اپنی بات اُس سے منوانا چاہتا ہے اِسی کی طرف اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں اشارہ فرماتا ہے جیسا کہ ایک جگہ قرآن شریف میں مومنوں کی استجابتِ دعا کا وعدہ کرتا ہے اور فرماتا ہے اُدۡعُوۡنِیۡۤ اَسۡتَجِبۡ لَکُمۡ یعنی تم مجھ سے دُعا کرو مَیں تمہاری دُعا قبول کروں گا۔ اور دوسری جگہ اپنی نازل کردہ قضا و قدر پر خوش اور راضی رہنے کی تعلیم کرتا ہے جیسا کہ فرماتا ہے۔ وَلَنَبۡلُوَنَّکُمۡ بِشَیۡءٍ مِّنَ الۡخَوۡفِ وَالۡجُوۡعِ وَنَقۡصٍ مِّنَ الۡاَمۡوَالِ وَالۡاَنۡفُسِ وَالثَّمَرٰتِ ؕ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِیۡنَ۝ الَّذِیۡنَ اِذَاۤ اَصَابَتۡہُمۡ مُّصِیۡبَۃٌ ۙ قَالُوۡۤا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۝ پس اِن دونوں آیتوں کو ایک جگہ پڑھنے سے صاف معلوم ہو جائے گا کہ دعاؤں کے بارے میں کیا سُنّت اللہ ہے اور ربّ اور عَبد کا کیا باہمی تعلق ہے۔

مَیں پھر مکرّر لکھنا مناسب سمجھتا ہوں کہ کوئی نادان یہ خیال نہ کرے کہ جو کچھ تیسرے درجہ کے کامل الایمان اور کامل المحبّت لوگوں کی نسبت اِس رسالہ میں بیان کیا گیا ہے اِن میں سے اکثر اُمور میں دوسرے لوگ بھی شریک ہو جاتے ہیں جیسا کہ دوسروں کو بھی خوابیں آتی ہیں۔ کشف بھی ہوتے ہیں۔ الہام بھی پاتے ہیں تو مابہ الامتیاز کیا ہوا۔

اِن وساوس کا جواب اگرچہ ہم بارہا دے چکے ہیں مگر پھر ہم کہتے ہیں کہ مقبولوں اور غیر مقبولوں میں فرق تو بہت ہے جو کسی قدر اس رسالہ میں بھی تحریر ہو چکا ہے لیکن آسمانی نشانوں کے رو سے ایک عظیم الشان یہ فرق ہے کہ خدا کے مقبول بندے جو انوارِ سُبحانی میں غرق کئے جاتے اور آتشِ محبت سے اُن کی ساری نفسانیت جلائی جاتی ہے وہ اپنی ہر شان میں کیا باعتبار کمیّت اور کیا باعتبار کیفیت غیروں پر غالب ہوتے ہیں اور غیر معمولی طور پر خدا کی تائید اور نصرت کے نشان اِس کثرت سے اُن کیلئے ظاہر ہوتے ہیں کہ دنیا میں کسی کو مجال نہیں ہوتی کہ اُن کی نظیر پیش کر سکے۔......اور ہم بیان کر چکے ہیں کہ آسمانی نشانوں سے حصّہ لینے والے تین قِسم کے آدمی ہوتے ہیں۔ اوّل وہ جو کوئی ہنر اپنے اندر نہیں رکھتے اور کوئی تعلق خدا تعالیٰ سے اُن کا نہیں ہوتا صرف دماغی مناسبت کی وجہ سے اُن کو بعض سچی خوابیں آجاتی ہیں اور سچے کشف ظاہر ہو جاتے ہیں جن میں کوئی مقبولیت اور محبوبیّت کے آثار ظاہر نہیں ہوتے اور اُن سے کوئی فائدہ اُن کی ذات کو نہیں ہوتا اور ہزاروں شریر اور بدچلن اور فاسق و فاجر ایسی بدبُودار خوابوں اور الہاموں میں اُن کے شریک ہوتے ہیں اور اکثر دیکھا جاتا ہے کہ باوجود ان خوابوں اور کشفوں کے اُن کا چال چلن قابلِ تعریف نہیں ہوتا......اور جس قدر دنیا سے ڈرتے ہیں خدا سے نہیں ڈرتے اور شریر آدمیوں سے قطع تعلق نہیں کر سکتے اور کوئی ایسی سچی گواہی نہیں دے سکتے جس سے بڑے آدمی کے ناراض ہو جانے کا اندیشہ ہو اور دینی اُمور میں نہایت درجہ کسل اور سُستی ان میں پائی جاتی ہے اور دنیا کے ہموم و غموم میں دن رات غرق رہتے ہیں اور دانستہ جھوٹ کی حمایت کرتے اور سچ کو چھوڑتے ہیں اور ہر ایک قدم میں خیانت پائی جاتی ہے اور بعض میں اس سے بڑھ کر یہ عادت بھی پائی گئی ہے کہ وہ فسق و فجور سے بھی پرہیز نہیں کرتے اور دنیا کمانے کے لئے ہر ایک ناجائز کام کر لیتے ہیں اور بعض کی اخلاقی حالت بھی نہایت خراب ہوتی ہے اور حسد اور بخل اور عُجب اور تکبّر اور غرور کے پُتلے ہوتے ہیں اور ہر ایک کمینگی کے کام اُن سے صادر ہوتے ہیں اور طرح طرح کی قابلِ شرم خباثتیں اُن میں پائی جاتی ہیں۔ اور عجیب بات یہ ہے کہ بعض اُن میں ایسے ہیں کہ ہمیشہ بدخوابیں ہی اُن کو آتی ہیں اور وہ سچی بھی ہو جاتی ہیں۔ گویا اُن کے دماغ کی بناوٹ صرف بد اور منحوس خوابوں کیلئے مخلوق ہے نہ اپنے لئے کوئی بہتری کے خواب دیکھ سکتے ہیں جس سے اُن کی دنیا درست ہو اور اُن کی مُرادیں حاصل ہوں اور نہ اوروں کے لئے کوئی بشارت کی خواب دیکھتے ہیں۔ اِن لوگوں کے خوابوں کی حالت اقسامِ ثلاثہ میں سے اُس جسمانی نظارہ سے مشابہ ہے جب کہ ایک شخص دور سے صرف ایک دھواں آگ کا دیکھتا ہے مگر آگ کی روشنی نہیں دیکھتا اور نہ آگ کی گرمی محسوس کرتا ہے کیونکہ یہ لوگ خدا سے بالکل بے تعلق ہیں اور روحانی اُمور سے صرف ایک دھواں اُن کی قسمت میں ہے جس سے کوئی روشنی حاصل نہیں ہوتی۔

پھر دوسری قسم کے خواب بین یا مُلہم وہ لوگ ہیں جن کو خدا تعالیٰ سے کسی قدر تعلق ہے مگر کامل تعلق نہیں ان لوگوں کی خوابوں یا الہاموں کی حالت اُس جسمانی نظارہ سے مشابہ ہے جبکہ ایک شخص اندھیری رات اور شَدِیۡدُ الۡبَرۡد رات میں دور سے ایک آگ کی روشنی دیکھتا ہے۔ اس دیکھنے سے اتنا فائدہ تو اُسے حاصل ہو جاتا ہے کہ وہ ایسی راہ پر چلنے سے پرہیز کرتا ہے جس میں بہت سے گڑھے اور کانٹے اور پتھر اور سانپ اور درندے ہیں مگر اس قدر روشنی اس کو سردی اور ہلاکت سے بچا نہیں سکتی۔ پس اگر وہ آگ کے گرم حلقہ تک پہنچ نہ سکے تو وہ بھی ایسا ہی ہلاک ہو جاتا ہے جیسا کہ اندھیرے میں چلنے والا ہلاک ہو جاتا ہے۔

پھر تیسری قسم کے ملہم اور خواب بین وہ لوگ ہیں جن کے خوابوں اور الہاموں کی حالت اُس جسمانی نظّارہ سے مشابہ ہے جب کہ ایک شخص اندھیری اور شَدِیۡدُ الۡبَرۡد رات میں نہ صرف آگ کی کامل روشنی ہی پاتا ہے اور اُس میں چلتا ہے بلکہ اُس کے گرم حلقہ میں داخل ہو کر بکلّی سردی کے ضرر سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ اِس مرتبہ تک وہ لوگ پہنچتے ہیں جو شہوات نفسانیہ کا چولہ آتشِ محبتِ الٰہی میں جلا دیتے ہیں اور خدا کے لئے تلخی کی زندگی اختیار کر لیتے ہیں وہ دیکھتے ہیں جو آگے موت ہے اور دوڑ کر اُس موت کو اپنے لئے پسند کر لیتے ہیں وہ ہر ایک درد کو خدا کی راہ میں قبول کرتے ہیں اور خدا کیلئے اپنے نفس کے دشمن ہو کر اور اس کے برخلاف قدم رکھ کر ایسی طاقت ایمانی دکھلاتے ہیں کہ فرشتے بھی اُن کے اس ایمان سے حیرت اور تعجب میں پڑ جاتے ہیں۔ وہ روحانی پہلوان ہوتے ہیں اور شیطان کے تمام حملے اُن کی روحانی قوت کے آگے ہیچ ٹھہرتے ہیں وہ سچے وفادار اور صادق مرد ہوتے ہیں کہ نہ دنیا کے لذّات کے نظّارے انہیں گمراہ کر سکتے ہیں اور نہ اولاد کی محبت اور نہ بیوی کا تعلق اُن کو اپنے محبوبِ حقیقی سے برگشتہ کر سکتا ہے۔ غرض کوئی تلخی اُن کو ڈرا نہیں سکتی اور کوئی نفسانی لذّت اُن کو خدا سے روک نہیں سکتی اور کوئی تعلق خدا کے تعلق میں رخنہ انداز نہیں ہو سکتا۔ (حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، جلد 22، صفحہ 20 تا 24)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

قادیان کے خدام اور بھارت کے خدام کی یہ ذمہ داری ہے کہ اپنے نمونے ایسے بنائیں جو جماعت کی نیک نامی کا موجب بنیں اور جس کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بار بار اپنی جماعت کو نصیحت فرمائی ہے

جماعت کی خدمت کے اعلیٰ معیار اپنے اندر قائم کریں اور ملک و قوم کی خدمت کے اعلیٰ معیار بھی اپنے اندر قائم کریں کہ ہر سطح پر حکومت کو بھی اور عام لوگوں کو بھی جو احمدی نہیں ہیں یہ پتہ ہو کہ ملک و قوم کیلئے جب بھی کسی قربانی کی یا کسی خدمت کی ضرورت پڑے گی تو احمدی صف اوّل میں شامل ہونے والے ہوں گے اور وہی ہیں جو اس میں شامل ہوتے ہیں

یاد رکھیں کہ ہمارے ان اجتماعات کا مقصد دینی اور روحانی ترقی اور بہتری کیلئے پروگرام بنا کر ان کو اپنی عملی حالتوں میں ڈھالنا ہے اور اجتماع اس عملی حالت کو جاری رکھنے کیلئے ایک کیمپ کی حیثیت رکھتا ہے

پیغام سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بر موقع سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ بھارت، اکتوبر 2015

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھو النّاصر

لندن

20-09-15

پیارے خدام الاحمدیہ بھارت!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے یہ جان کر بہت خوشی ہوئی ہے کہ آپ اپنا سالانہ اجتماع منعقد کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کا انعقاد ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ آمین۔

بھارت کی خدام الاحمدیہ کی ایک اہمیت یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بستی آپ کے ملک میں ہے اور یہی وہ بستی ہے جہاں سے ابتداء میں خدام الاحمدیہ کی بنیاد پڑی اور ساری دنیا میں پھیل گئی اور یہی وہ جگہ ہے جہاں سے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے خدام کیلئے یہ ماٹو تجویز فرمایا: ''قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہوسکتی''

اس لحاظ سے قادیان کے خدام اور بھارت کے خدام کی یہ ذمہ داری ہے کہ اپنے نمونے ایسے بنائیں جو جماعت کی نیک نامی کا موجب بنیں اور جس کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بار بار اپنی جماعت کو نصیحت فرمائی ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ نے اس جماعت کو جو مسیح موعودؑ کے ساتھ ہے یہ درجہ عطا فرمایا ہے کہ وہ صحابہؓ کی جماعت سے ملنے والی ہے۔ وَاٰخَرِیۡنَ مِنۡہُمۡ لَمَّا یَلۡحَقُوۡا بِہِمۡ مفسروں نے مان لیا ہے کہ یہ مسیح موعودؑ والی جماعت ہے اور یہ گویا صحابہؓ کی ہی جماعت ہوگی۔ اور وہ مسیح موعودؑ کے ساتھ نہیں در حقیقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہی ساتھ ہیں۔ کیونکہ مسیح موعود آپؐ ہی کے ایک جمال میں آئے گا اور تکمیل تبلیغ اشاعت کے کام کیلئے وہ مامور ہوگا۔ اس لئے ہمیشہ دل غم میں ڈوبتا رہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کو بھی صحابہؓ کے انعامات سے بہرہ ور کرے۔ ان میں وہ صدق ووفا، وہ اخلاص اور اطاعت پیدا ہو جو صحابہؓ میں تھی۔ یہ خدا کے سوا کسی سے ڈرنے والے نہ ہوں۔ متقی ہوں۔ کیونکہ خدا کی محبت متقی کے ساتھ ہوتی ہے۔ اَنَّ اللّٰہَ مَعَ الۡمُتَّقِیۡنَ۔''

(الحکم، جلد 4 نمبر 46 صفحہ 1۔3، مورخہ 24؍دسمبر 1900)

اس کے علاوہ جماعت کی خدمت کے اعلیٰ معیار اپنے اندر قائم کریں اور ملک و قوم کی خدمت کے اعلیٰ معیار بھی اپنے اندر قائم کریں کہ ہر سطح پر حکومت کو بھی اور عام لوگوں کو بھی جو احمدی نہیں ہیں یہ پتہ ہو کہ ملک و قوم کیلئے جب بھی کسی قربانی کی یا کسی خدمت کی ضرورت پڑے گی تو احمدی صف اول میں شامل ہونے والے ہوں گے اور وہی ہیں جو اس میں شامل ہوتے ہیں۔

یاد رکھیں کہ ہمارے ان اجتماعات کا مقصد دینی اور روحانی ترقی اور بہتری کیلئے پروگرام بنا کر ان کو اپنی عملی حالتوں میں ڈھالنا ہے اور اجتماع اس عملی حالت کو جاری رکھنے کیلئے ایک کیمپ کی حیثیت رکھتا ہے۔ اسی مقصد کیلئے اجتماع کے پروگرام مختلف النوع ہوتے ہیں جن میں تربیتی پہلوؤں کو بھی اور روحانی ترقی کے پہلوؤں کو بھی اور جسمانی نشوونما اور بہتری کے پہلوؤں کو سامنے رکھتے ہوئے پروگرام بنائے جاتے ہیں۔ پس ان تین دنوں میں آپ جن پروگراموں کو دیکھیں، سنیں یا ان میں حصہ لیں انہیں اپنی عملی زندگی کا حصہ بنانے کی بھی کوشش کریں اور جیسا کہ میں نے شروع میں کہا تھا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف منسوب ہو کر جب آپ حضور علیہ السلام کی بستی میں یہ اجتماع منعقد کر رہے ہیں تو پھر مستقل مزاجی سے اپنی تربیت کے اس کیمپ کے دوران حاصل کی گئی ہر قسم ٹریننگ کو اپنی زندگی کا مستقل حصہ بنالیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق دے۔ آمین

والسلام خاکسار

مرزا مسرور احمد

خلیفۃ المسیح الخامس

خطبہ جمعہ

ہر مومن کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ وہ نیکی کر کے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرے

اللہ تعالیٰ نے اس آیت (آل عمران:93) میں مومنین کو یہ توجہ دلائی کہ اگر تم نیکی کرنے کی خواہش رکھتے ہوتا کہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کر سکو تو یاد رکھو کہ نیکی قربانی کو چاہتی ہے۔ پس خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے قربانی کرو۔ اس چیز کی قربانی کرو جو تمہیں بہت زیادہ عزیز ہے

آجکل کے مادّی دور میں جبکہ نئی ٹیکنالوجی نے دنیا کے مختلف ممالک میں رہنے والے انسانوں کو نہ صرف بہت قریب کر دیا ہے بلکہ اس ٹیکنالوجی اور معاشی نظام نے خواہشات کو بھی بہت بڑھا دیا ہے۔ قطع نظر اس کے کہ کسی کے پاس وافر دولت ہے یا نہیں خواہشات کی بھڑک اور روپے سے محبت اور اس کے حصول کے لئے کوشش انتہا تک پہنچی ہوئی ہے۔ ایسے حالات میں یہ باتیں کرنا عام دنیا دار کے لئے عجیب سی بات ہے کہ نیکی کے حصول کے لئے ان چیزوں کو خرچ کرو جن سے تمہیں محبت ہے۔ اپنی خواہشات کو قربان کرو، اپنی سہولتوں کو قربان کرو

دنیا کو پتا نہیں کہ اس زمانے میں بھی ایسے لوگ ہیں جو قرآن کریم کی اس تعلیم کا ادراک رکھتے ہیں۔ اس پر عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس زمانے میں بھی ایسے لوگ ہیں جو اَلْبِرّ کے حصول کی کوشش کرتے ہیں یعنی ایسی نیکی کی کوشش کرتے ہیں جو دوسروں کے لئے قربانی کی انتہا ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق اور زمانے کے امام سے جڑ کر حقیقی نیکی کو پانے کا اِدراک حاصل کیا۔ جنہوں نے نیکی کو پانے کے لئے نیکی کے ان روشن میناروں سے صحیح راستوں کی راہنمائی حاصل کی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فیض پانے والے تھے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو جماعت پیدا کی اس نے صرف یہ نہیں کیا کہ ان باتوں کو صرف سن لیا اور منہ دوسری طرف کر لیا اور توجہ پھیر لی بلکہ ان باتوں کو سننے کے بعد قربانیوں کے معیار بھی قائم کئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود بھی کئی جگہ، کئی مجالس میں اس بات کا ذکر فرمایا ہے

آج بھی ایسے لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں مَردوں میں سے بھی، عورتوں میں سے بھی اور بچوں میں سے بھی ہیں جو اخلاص و وفا میں بڑھے ہوئے ہیں چند ایک اور چند مخصوص جگہوں پر نہیں بلکہ ہزاروں ایسی مثالیں ہیں اور دنیا کے مختلف ممالک میں پھیلے ہوئے ہیں جو لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰی تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ کا صحیح اِدراک رکھتے ہیں۔ جو قربانیوں میں بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔ جن میں پرانے بھی ہیں اور وہ نئے شامل ہونے والے بھی ہیں جن کو احمدیت قبول کئے تھوڑا عرصہ ہوا ہے

دنیا کے مختلف ممالک میں اخلاص و وفا میں بڑھے ہوئے احمدیوں کی مالی قربانی کے نہایت ایمان افروز واقعات کا روح پرور بیان

دنیا کے ہر کونے میں اللہ تعالیٰ ایسے مخلص حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو عطا فرما رہا ہے جو قربانی کی روح کو سمجھتے ہیں

اللہ تعالیٰ کرے کہ یہ روح ہمیشہ ترقی کرتی رہے اور سب تقویٰ میں بھی بڑھتے چلے جانے والے ہوں

تحریک جدید کے 82 ویں مالی سال کے آغاز کا اعلان

گزشتہ سال تحریک جدید کے مالی نظام میں 92 لاکھ 17 ہزار 800 پونڈ کی وصولی ہوئی۔ مالی قربانی میں پاکستان پہلے نمبر پر رہا۔ بیرون پاکستان میں جرمنی پہلے نمبر پر، برطانیہ دوسرے نمبر پر اور امریکہ تیسرے نمبر پر رہے۔ مقامی کرنسی کے لحاظ سے افریقن ممالک میں گھانا نے سب سے زیادہ وصولی کی۔ تحریک جدید کے مالی نظام میں شاملین کی تعداد 13 لاکھ 11 ہزار ہو گئی ہے۔ اس سال ایک لاکھ نئے افراد شامل ہوئے

تحریک جدید کی مالی قربانی میں مختلف پہلوؤں سے ممالک اور جماعتوں کے جائزے

اللہ تعالیٰ تمام شاملین کے اموال و نفوس میں بے انتہا برکت ڈالے اور انہیں اخلاص و وفا میں بڑھاتا چلا جائے

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 06 رنومبر 2015ء بمطابق 06 رنبوت 1394 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح مورڈن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ۔ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فَإِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ (آل عمران:93)

تم ہرگز نیکی کو پا نہیں سکو گے یہاں تک کہ تم ان چیزوں میں سے خرچ کرو جن سے تم محبت کرتے ہو اور تم جو کچھ بھی خرچ کرتے ہو تو یقیناً اللہ اس کو خوب جانتا ہے۔

ہر مومن کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ وہ نیکی کر کے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرے۔ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں مومنین کو یہ توجہ دلائی کہ اگر تم نیکی کرنے کی خواہش رکھتے ہو تا کہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کر سکو تو یاد رکھو کہ نیکی قربانی کو چاہتی ہے۔ پس خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے قربانی کرو۔ اس چیز کی قربانی کرو جو تمہیں بہت زیادہ عزیز

ہے۔اس چیز کی قربانی کرو جس سے تم فائدہ اٹھا رہے، ہو نفع حاصل کر رہے ہو۔اس چیز کی قربانی کرو جو تمہیں آرام اور سہولت مہیا کر رہی ہے۔ اس چیز کی قربانی کرو جو بظاہر تمہاری نسلوں کے مستقبل کو سنوارنے کا بھی تمہارے نزدیک ذریعہ ہے۔پس یہ تمام قسم کی قربانیاں کوئی معمولی قربانیاں نہیں ہے۔مال تو ہمیشہ انسان کو پیارا رہا ہے۔اس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے بھی فرمایا ہے کہ سونا چاندی جانور جائیداد کھیت باغات یہ سب انسان کو بہت پیارے ہیں اور انسان کے لئے فخر کا باعث ہیں۔ یہ ان پر فخر کرتا ہے۔لیکن آجکل کے مادّی دور میں جبکہ نئی ٹیکنالوجی نے دنیا کے مختلف ممالک میں رہنے والے انسانوں کو نہ صرف بہت قریب کر دیا ہے بلکہ اس ٹیکنالوجی اور معاشی نظام نے خواہشات کو بھی بہت بڑھا دیا ہے۔قطع نظر اس کے کہ کسی کے پاس وافر دولت ہے یا نہیں خواہشات کی بھڑک اور روپے سے محبت اور اس کے حصول کے لئے کوشش انتہا تک پہنچی ہوئی ہے تا کہ ان تمام سہولتوں سے فائدہ اٹھایا جائے اور تمام عیاشی کی چیزوں تک پہنچ ہو جو دنیا میں کسی بھی ملک میں میسر ہیں۔خاص طور پر ترقی یافتہ ممالک میں تو اس کی انتہا ہوئی ہوئی ہے۔اگر خدانخواستہ ان ملکوں کے حالات خراب ہوئے یا جنگ کی صورتحال ہوئی تو جو حالت یہاں کے رہنے والوں کی ہوگی وہ تصور سے باہر ہے۔بہرحال یہ تو ضمنی بات تھی لیکن ہر طبقے میں دولت سے محبت اور ضرورتِ زندگی کے نام پر نئی سے نئی چیز کی خواہش انتہا پر پہنچی ہوئی ہے اور میڈیا کی وجہ سے اور تجارتوں کی وسعت کی وجہ سے غریب یا کم ترقی یافتہ یا ترقی پذیر ملکوں میں رہنے والوں کو بھی ان سہولتوں کا علم ہے جو ترقی یافتہ ممالک میں ہیں اور ان ملکوں میں بھی اگر بہت غریب نہ سہی تو کم از کم اوسط درجے کے شہریوں کی خواہشات اور ترجیحات نئی سے نئی چیزیں حاصل کرنے کی طرف ہوگئی ہیں۔ بہرحال مادّیت اپنے عروج پر ہے۔ایسے حالات میں یہ باتیں کرنا عام دنیا دار کے لئے عجیب سی بات ہے کہ نیکی کے حصول کے لئے ان چیزوں کو خرچ کرو جن سے تمہیں محبت ہے۔اپنی خواہشات کو قربان کرو، اپنی سہولتوں کو قربان کرو۔اور ایک دنیا دار یہی کہے گا کہ یہ پرانے زمانے کی فرسودہ باتیں ہیں یا یہی کہے گا کہ ٹھیک ہے تم غریبوں کے لئے خرچ کرو۔ان کی کچھ مدد کر دو۔کچھ چیریٹی میں دے دو۔لیکن یہ کہنا کہ جو چیز تمہیں سب سے زیادہ محبوب ہے اسے خرچ کرو، اپنی خواہشات کو کچل دو اور دوسروں کی خواہشات کے لئے قربانی کرو یا دین کے لئے قربانی کرو یہ عجیب مضحکہ خیز بات ہے۔

لیکن دنیا کو پتا نہیں کہ اس زمانے میں بھی ایسے لوگ ہیں جو قرآن کریم کی اس تعلیم کا ادراک رکھتے ہیں۔اس پر عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔اس زمانے میں بھی ایسے لوگ ہیں جو اَلْبِرّ کے حصول کی کوشش کرتے ہیں یعنی ایسی نیکی کی کوشش کرتے ہیں جو دوسروں کے لئے قربانی کی انتہا ہے۔اس نیکی کی کوشش کرتے ہیں جو دوسروں کو فائدہ پہنچانے کے لئے ہر وقت بے چین رکھتی ہے۔اس نیکی کی کوشش کرتے ہیں جو دین کے پھیلانے کے لئے اپنے مال جان اور وقت قربان کرنے کے معیار قائم کرتی ہے۔اس نیکی کی کوشش کرتے ہیں جو اطاعت میں بڑھاتی ہے اور اس اطاعت پر عمل کرنے کے لئے یہ نہیں دیکھتے کہ مجھے کیا چیز پیاری ہے۔اس وقت سب سے پیاری چیز صرف اللہ تعالیٰ کے حکم کی اطاعت ہے۔اس نیکی کی کوشش کرتے ہیں جو تقویٰ میں بڑھانے والی ہو۔دنیا کا بہت سا حصہ نہیں جانتا کہ یہ کون لوگ ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق اور زمانے کے امام سے جڑ کر حقیقی نیکی کو پانے کا اِدراک حاصل کیا۔جنہوں نے نیکی کو پانے کے لئے نیکی کے ان روشن میناروں سے صحیح راستوں کی راہنمائی حاصل کی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فیض پانے والے تھے۔جن کی قربانیوں کے معیار بھی عجیب تھے۔

ایک حدیث میں آتا ہے جب یہ آیت اتری کہ لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰی تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ تو حضرت ابوطلحہ انصاریؓ جو مدینے کے انصار میں سے مالدار شخص تھے۔ان کے کھجوروں کے باغات تھے جن میں سے سب سے زیادہ عمدہ باغ بیروحاء کے نام کا ایک باغ تھا اور یہ حضرت ابوطلحہؓ کو بہت پسند تھا اور یہ مسجد نبوی کے بھی بالکل قریب تھا۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس باغ میں اکثر جاتے تھے۔ بہرحال اس آیت کے نازل ہونے پر حضرت ابوطلحہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میری سب سے پیاری جائیداد بیروحاء کا باغ ہے۔مَیں اسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں دیتا ہوں۔

(صحیح البخای کتاب التفسیر باب لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون حدیث نمبر 4554)

تو یہ وہ لوگ ہیں جو روشن ستارے تھے اور نیکیوں کے راستے متعین کرنے والے تھے۔پس ان صحابہ کی مثالیں دیتے ہوئے ہمیں اس زمانے کے امام نے بار بار توجہ دلائی۔آپ علیہ السلام نے اپنے متعدد ارشادات میں قرآن کریم کی تعلیمات اور احکامات کو کھول کر بیان کیا۔نیکیوں کے حصول کا فہم و ادراک دیا۔قربانیوں کے معیاروں کے بارے میں بتایا۔ان نمونوں پر قائم ہونے کی تلقین فرمائی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے قائم فرمائے تھے۔آپ نے فرمایا کہ مسیح موعود کے ماننے والوں کے لئے ان نمونوں کو اپنانا ضروری ہے۔ چنانچہ ایک جگہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

’’بیکار اور نکمّی چیزوں کے خرچ سے کوئی آدمی نیکی کرنے کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔نیکی کا دروازہ تنگ ہے۔پس یہ امر ذہن نشین کر لو کہ نکمّی چیزوں کے خرچ کرنے سے کوئی اس میں داخل نہیں ہو سکتا۔کیونکہ نصّ صریح ہے لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰی تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ (آل عمران:93)۔جب تک عزیز سے عزیز اور پیاری سے پیاری چیزوں کو خرچ نہ کرو گے اُس وقت تک محبوب اور عزیز ہونے کا درجہ نہیں مل سکتا۔اگر تکلیف اٹھانا نہیں چاہتے اور حقیقی نیکی کو اختیار کرنا نہیں چاہتے تو کیونکر کامیاب اور بامراد ہو سکتے ہو؟ کیا صحابہ کرامؓ مفت میں اس درجے تک پہنچ گئے جو اُن کو حاصل ہوا۔دنیاوی خطابوں کے حاصل کرنے کے لئے کس قدر اخراجات اور تکلیفیں برداشت کرنی پڑتی ہیں تب کہیں جا کر ایک معمولی خطاب جس سے دلی اطمینان اور سکینت حاصل نہیں ہو سکتی ملتا ہے۔پھر خیال کرو کہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُمۡ کا خطاب جو دل کو تسلی اور قلب کو اطمینان اور مولیٰ کریم کی رضامندی کا نشان ہے کیا یونہی آسانی سے مل گیا؟ بات یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی رضامندی جو حقیقی خوشی کا موجب ہے حاصل نہیں ہو سکتی جب تک عارضی تکلیفیں برداشت نہ کی جاویں۔خدا ٹھگا نہیں جا سکتا۔مبارک ہیں وہ لوگ جو رضائے الٰہی کے حصول کے لئے تکلیف کی پروا نہ کریں کیونکہ ابدی خوشی اور دائمی آرام کی روشنی اس عارضی تکلیف کے بعد مومن کو ملتی ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد اول صفحہ 75,76۔ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر ایک مجلس میں احباب جماعت کو نصیحت فرماتے ہوئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ:

’’دنیا میں انسان مال سے بہت زیادہ محبت کرتا ہے۔اسی واسطے علم تعبیر الرؤیاء میں لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص دیکھے (خواب میں دیکھے) کہ اس نے جگر نکال کر کسی کو دے دیا ہے تو اس سے مراد مال ہے۔یہی وجہ ہے کہ حقیقی اتّقاء اور ایمان کے حصول کے لیے فرمایا لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰی تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ (آل عمران:93)۔حقیقی نیکی کو ہرگز نہ پاؤ گے جب تک تم عزیز ترین چیز نہ خرچ کرو گے۔کیونکہ مخلوقِ الٰہی کے ساتھ ہمدردی اور سلوک کا ایک بڑا حصہ مال کے خرچ کرنے کی ضرورت بتلاتا ہے اور ابنائے جنس اور مخلوقِ خدا کی ہمدردی ایک ایسی شئے ہے جو ایمان کا دوسرا جُزو ہے جس کے بِدُوں ایمان کامل اور راسخ نہیں ہوتا۔جب تک انسان ایثار نہ کرے دوسرے کو نفع کیونکر پہنچا سکتا ہے۔دوسرے کی نفع رسانی اور ہمدردی کے لئے ایثار ضروری شئے ہے اور اس آیت لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰی تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ میں اسی ایثار کی تعلیم اور ہدایت فرمائی گئی ہے۔پس مال کا اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا بھی انسان کی سعادت اور تقویٰ شعاری کا معیار اور محک ہے۔ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ کی زندگی میں للّٰہی وقف کا معیار اور محک وہ تھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ضرورت بیان کی اور وہ کُل اَثاثُ البیت لے کر حاضر ہو گئے۔‘‘ (ملفوظات جلد دوم صفحہ 96-95۔ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو جماعت پیدا کی اس نے صرف یہ نہیں کیا کہ ان باتوں کو صرف سن لیا اور منہ دوسری طرف کر لیا اور توجہ پھیر لی بلکہ ان باتوں کو سننے کے بعد قربانیوں کے معیار بھی قائم کئے۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود بھی کئی جگہ، کئی مجالس میں اس بات کا ذکر فرمایا ہے۔

ایک موقع پر آپؑ نے جماعت کے معیار قربانی کو دیکھتے ہوئے فرمایا کہ ’’مَیں دیکھتا ہوں کہ صدہا لوگ ایسے بھی ہماری جماعت میں شامل ہیں جن کے بدن پر مشکل سے لباس بھی ہوتا ہے۔مشکل سے چادر یا پاجامہ بھی ان کو میسر آتا ہے۔ان کی کوئی جائیداد نہیں مگر ان کے لا انتہا اخلاص اور ارادت سے، محبت اور وفا سے طبیعت میں ایک حیرانی اور تعجب پیدا ہوتا ہے۔‘‘ (ملفوظات جلد دہم صفحہ 306۔ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر ایک موقع پر آپ نے فرمایا: ’’جو کچھ ترقی اور تبدیلی ہماری جماعت میں پائی جاتی ہے وہ زمانہ بھر میں اِس وقت کسی دوسرے میں نہیں ہے۔‘‘ (ملفوظات جلد دہم صفحہ 243۔ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس آپ سے براہ راست فیض پانے والوں نے یہ مقام حاصل کیا اور آپ سے خوشنودی کی سند حاصل کی۔لیکن کیا یہ اخلاص و وفا وقت گزرنے کے ساتھ ختم ہو گیا۔یقیناً نہیں۔جیسا کہ مَیں نے کہا کہ آج بھی ایسے لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں مَردوں میں سے بھی، عورتوں میں سے بھی اور بچوں میں سے بھی ہیں جو اخلاص و وفا میں بڑھے ہوئے ہیں۔ چند ایک اور چند مخصوص جگہوں پر نہیں بلکہ ہزاروں ایسی مثالیں ہیں اور دنیا کے مختلف ممالک میں پھیلے ہوئے ہیں جو لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰی تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ کا صحیح ادراک رکھتے ہیں۔جو قربانیوں میں بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔جن میں پرانے بھی ہیں اور وہ نئے شامل ہونے والے بھی ہیں جن کو احمدیت قبول کئے تھوڑا عرصہ ہوا ہے بلکہ ایسے بھی ہیں جن کو شاید چند ماہ ہوئے ہوں۔جن کی ترجیحات احمدیت قبول کرنے سے پہلے دنیاوی خواہشات تھیں لیکن احمدیت قبول کرنے کے بعد وہ دین کی خاطر اپنا محبوب مال یا جو کچھ بھی پاس ہے قربان کرنے کے لئے تیار ہو گئے۔یہ انقلاب ہے جو اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیدا فرمایا۔لوگوں کی ترجیحات بدل دی ہیں۔اور آج بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے الفاظ ان پر صادق آتے ہیں کہ ایسے لوگ ہیں کہ ان کی قربانیوں کو دیکھ کر حیرت ہوتی ہے۔ان مخلصین کی قربانیوں کے چند نمونے مَیں اس وقت پیش کرتا ہوں۔جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ مشکل سے بدن پر لباس ہوتا ہے لیکن اخلاص و وفا میں بڑھے ہوئے ہیں اس کی ایک مثال دیتا ہوں۔یہ مثال ایک عورت کی ہے اور عورت بھی وہ جو نابینا ہے۔

سیرالیون سے ہمارے مبلغ سلسلہ لکھتے ہیں کہ یہاں ایک جماعت پیمبارو (Kpangbaru) ہے جہاں ایک نابینا عورت رہتی ہیں جنہوں نے تحریک جدید کے چندے کا وعدہ دو ہزار لیون (Leone) لکھوایا۔چندہ کے حصول کے لئے جب ان کے پاس گئے تو کہنے لگیں کہ مجھے چندے کی ادائیگی کی پہلے فکر ہو رہی تھی مگر نابینا ہونے کی وجہ سے میرا ذریعہ آمدنی اتنا نہیں کہ میں کوئی چندہ ادا کر سکتی۔دو ہزار لیون چندہ دینا میرے لئے بہت مشکل ہے۔لیکن انہوں نے کہا کہ بہرحال میں نے وعدہ کیا ہے مَیں ادا کروں گی۔ چندہ دینے کے لئے انہوں نے ارادہ کیا کہ اپنی ایک غیر احمدی بہن سے ادھار رقم لے لیں۔لیکن بہن نے انکار کر دیا کہ تم نابینا ہو تمہارے پاس ذرائع بھی ایسے نہیں ہیں پتا نہیں مجھے واپس بھی کر سکو گی یا نہیں۔اس پر وہ نابینا عورت بڑی فکر مند ہوئیں اور جو سیکرٹری تحریک جدید یا مال چندہ لینے گئے تھے انہیں کہنے لگیں کہ کچھ دیر ٹھہر کے واپس آئیں۔ چنانچہ وہ دعا میں مصروف ہو گئیں۔اسی دوران ایک اجنبی شخص گاؤں میں آیا اور ان کے پاس سے گزرا۔گھر کے باہر بیٹھی ہوئی تھیں۔تو انہوں نے اس آدمی کو آواز دی۔اس سے کہنے لگیں کہ میرے پاس اس وقت ایک سر پر لینے والا کپڑا ہے وہ دو ہزار لیون میں تم خرید لو۔یہ کہتے ہیں کہ حالانکہ وہ کپڑا دس سے پندرہ ہزار لیون کا تھا۔اس آدمی نے حیران ہو کر پوچھا کہ اتنا سستا کیوں بیچ رہی ہو۔اس پر اس خاتون نے بتایا کہ میں نے چندہ تحریک جدید ادا کرنا ہے اور میرے پاس اس وقت رقم نہیں

ہے۔اس اجنبی نے وہ کپڑا خرید لیا اور دو ہزار لیون نابینا عورت کو دے دیئے۔شریف آدمی تھا اور بعد میں وہ کپڑا بھی واپس کر دیا اور کہا یہ میری طرف سے آپ رکھ لیں۔

تو افریقہ کے دور دراز علاقے میں رہنے والی ایک اَن پڑھ نابینا خاتون کا یہ اخلاص ہے۔یقیناً یہ اخلاص اللہ تعالیٰ کی طرف سے پیدا کردہ ہیں۔

پھر بعض اَور واقعات پیش کرتا ہوں۔راجھستان انڈیا کے مبلغ انچارج لکھتے ہیں کہ یہاں ایک جماعت ’بولا بالی‘ ہے۔وہاں دورے پر گئے تو وہاں ایک دوست جن کی عمر 65 سال کے قریب ہے۔اکثر بیمار رہتے ہیں اور ان کی کوئی آمد نہیں ہے۔سال میں صرف سو دن سرکاری مزدوری کا کام ملتا ہے۔ان کی اہلیہ گھر کے گزارے کے لئے کام کرتی ہیں۔گھر کی حالت بھی بہت خستہ تھی۔انہیں جب مالی قربانی کی طرف توجہ دلائی گئی کہ ٹوکن کے طور پر معمولی سی قربانی کر دیں کیونکہ یہ بھی مومنین کے لئے فرض ہے تو ایک ہزار پچاس روپے چندہ کے ادا کر دیئے۔اس پر انہوں نے بڑا حیران ہو کر ان سے پوچھا کہ آپ کے گھر کے حالات اتنے اچھے نہیں ہیں لیکن اس کے باوجود اتنی بڑی رقم دے رہے ہیں۔یہ سیکرٹری جو بھی (چندہ) لینے گئے تھے کہتے ہیں کہ مَیں نے ان سے کہا کہ آپ اس رقم میں سے کچھ رکھنا چاہتے ہیں تو رکھ لیں۔اس پر وہ موصوف رونے لگے اور کہنے لگے کہ یہ رقم میں نے اللہ تعالیٰ کی خاطر جمع کی تھی اور یہ اللہ تعالیٰ ہی کی رقم ہے۔میرے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے صحت دے تا کہ میں اس سے زیادہ اپنے رب کے حضور پیش کر سکوں۔

پھر اخلاص و وفا میں بڑھے ہوئے ایک اور مخلص کا واقعہ سنیں۔یقیناً امراء کو یہ جھنجھوڑنے والا ہے۔

بینن کے امیر صاحب لکھتے ہیں کہ انہوں نے یہاں کوتونو جماعت کے صدر صاحب کو تحریک جدید کے چندہ کی ادائیگی کرنے والے افراد کی جنہوں نے وعدے کئے ہوئے تھے فہرست بھجوائی تو ایک پرانے احمدی دوست کا نام چندہ دہندگان میں لکھا ہوا تھا۔جب انہیں توجہ دلائی گئی تو اگلے روز مشن ہاؤس آئے اور کہنے لگے کہ کیا آپ نے کسی کو دیکھا ہے جس نے ایک ہفتے سے کھانا نہ کھایا ہو۔کہتے ہیں غربت کا یہ حال ہے کہ مَیں ساری رات روتا رہا ہوں کہ میں نے چندہ تحریک جدید ادا کرنا ہے اور میرے پاس پیسے نہیں ہیں۔شاید اللہ تعالیٰ میری آزمائش کر رہا ہے۔اس کے بعد انہوں نے معمولی سی رقم تحریک جدید کی مدّ میں ادا کی اور کہا کہ اس وقت میرے پاس یہی کچھ ہے۔اور شاید وہ رقم بھی کہیں سے قرض لے کر آئے ہوں۔انہوں نے اپنی بھوک مٹانے کے لئے (رقم) استعمال نہیں کی بلکہ چندہ دیا۔اس پر یہ جو لینے والے صاحب گئے تھے کہتے ہیں خاکسار نے ان کو کچھ رقم مدد کے طور پر دی کہ آپ کی تو یہ حالت ہے۔چندہ کیا دینا ہے؟ آپ کی مدد کر رہا ہوں۔اور ان کو مدد کے طور پر رقم دی تو انہوں نے دس ہزار فرانک سیفا اسی وقت واپس کر دیا اور کہا کہ ابھی میرا چندہ عام بقایا ہے۔آپ اس رقم میں سے میرا چندہ کا بقایا کاٹ لیں۔تو یہ ہے اخلاص و وفا جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ بدن پہ کپڑے نہیں لیکن اخلاص میں بڑھے ہوئے ہیں۔

پھر قادیان سے نائب وکیل المال تحریر کرتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کوڈیاتھور (یا جو بھی لفظ ہے) میں خطبہ جمعہ میں تحریک جدید کی اہمیت بیان کی گئی اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ کی آواز پر والہانہ لبیک کرنے والے مخلصین کی بعض قربانیوں کا ذکر کیا گیا۔اس پر وہاں کی جماعت کی صدر لجنہ اماء اللہ جمعہ کے بعد گھر گئیں اور جا کر اپنے سونے کا ایک وزنی کنگن اتار کر تحریک جدید میں پیش کر دیا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کی خواتین میں بھی دینی ضروریات کی خاطر اپنا زیور پیش کرنے کی بے شمار مثالیں ہر جگہ نظر آتی ہیں۔دنیا کے مختلف حصوں میں رہنے والی احمدی خواتین کی یہ روح، یہ قدر مشترک ہے کہ دین کی خاطر اپنا پسندیدہ زیور قربان کرنا ہے اور یہ آج صرف احمدی خواتین کا ہی خاصّہ ہے۔

جرمنی کے نیشنل سیکرٹری تحریک جدید لکھتے ہیں کہ یہاں ایک جماعت ہناؤ (Hanau) میں تحریک جدید کے حوالے سے ایک سیمینار منعقد کیا گیا۔سیمینار ختم ہوتے ہی ایک دوست اپنی بیگم کا زیور لے کر دفتر تحریک جدید آ گئے۔انہوں نے بتایا کہ سیمینار ختم ہونے کے بعد ہم واپس گھر جا رہے تھے تو مَیں نے اپنی بیگم سے کہا کہ میں نے تو اپنا وعدہ لکھوا دیا ہے۔کیا تم نے بھی کوئی وعدہ لکھوایا ہے؟ اس پر وہ کہنے لگی کہ میں نے قرآن کریم کی تعلیم لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰی تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ کے مطابق قربانی پیش کی ہے۔چنانچہ ان کی اہلیہ نے اپنی شادی کا زیور تحریک جدید میں دے دیا۔

لاہور کے امیر صاحب لکھتے ہیں کہ ایک خاتون کا تحریک جدید کا وعدہ معیاری تھا۔امیر تھیں، صاحب حیثیت تھیں لیکن پھر بھی جب انہیں ٹارگٹ پورا کرنے کے حوالے سے مزید دینے کی درخواست کی تو فوراً اٹھ کر کمرے میں گئیں اور زیورات کا ایک ڈبّہ لے آئیں اور کہنے لگیں کہ یہ سب خدا تعالیٰ کی راہ میں ہی دینا ہے۔چنانچہ انہوں نے اس میں سے وزنی کڑے نکالے اور تحریک جدید میں پیش کئے۔

اب دیکھیں ایک عورت ہندوستان کے جنوب میں رہتی ہے۔مختلف قبیلے، مختلف لوگ، مختلف قوم، زبان مختلف، ایک پنجاب پاکستان میں رہتی ہے، تیسری جرمنی میں رہتی ہے لیکن قربانی کرنے کی روح اور سوچ ایک ہے۔یہ اِکائی ہے۔یہ قربانی کے معیار ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت میں پیدا فرمائے ہیں۔یہ اللہ تعالیٰ کے فضل ہیں جو احمدیوں پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

افریقہ کے ملک مالی کے ایک مخلص کا واقعہ بیان کرتے ہوئے وہاں کے مبلغ لکھتے ہیں کہ ان کی پوسٹنگ مالی کے ریجن سیگو (Segou) میں ہوئی۔ایک دن نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد معلم صاحب نے ایک شخص کو خاکسار سے ملوایا کہ یہ مولویوں کے سب سے بڑے خاندان سے ہیں اور انہوں نے بیعت کی ہے۔انہوں نے کہا کہ میں چندہ دینے آیا ہوں کیونکہ میں نے آج ریڈیو میں خلیفۃ المسیح کا خطبہ چندہ کے متعلق سنا ہے۔کہتے ہیں خاکسار نے انہیں انفاق فی سبیل اللہ کی برکات بتانے کے لئے آیت لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰی تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ۔سنائی تو وہ بہت حیران ہوئے اور کہنے لگے کہ میں نے ریڈیو پر جو خطبہ سنا تھا اس میں بھی یہی آیت سنی تھی۔سوچا تھا کہ پانچ ہزار سیفا چندہ دوں مگر بعد میں شیطان نے دل میں وسوسہ ڈال دیا کہ صرف دو ہزار سیفا ہی کافی ہے لیکن اب جب آپ نے یہی آیت دوبارہ سنائی ہے تو میرے دل کو یقین ہو گیا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا ہی نظام ہے اور اب میں پانچ ہزار سیفہ ہی چندہ دوں گا۔چنانچہ انہوں نے پانچ ہزار سیفا چندہ دیا تو اللہ کے فضل سے نومبائعین مالی قربانی میں بھی اب بہت آگے بڑھ رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ قربانی کرنے والوں پر جس طرح فضل فرماتا ہے اور جس طرح قربانی کو پھل لگتے ہیں اور پھر اس کے نتیجہ میں ان کے ایمان میں اور اخلاص میں مزید ترقی ہوتی ہے اس کی چند مثالیں پیش کرتا ہوں۔

کانگو سے ابراہیم صاحب بیان کرتے ہیں کہ میں ایک زمیندار ہوں اور کھیتی باڑی کرتا ہوں۔پہلے میں مالی قربانی کم کرتا تھا مگر جب سے میں نے چندہ ادا کرنا شروع کیا ہے میری فصل کی پیداوار میں بہت اضافہ ہو گیا ہے۔چندے کی اہمیت مجھ پر واضح ہو گئی ہے اور مَیں نے اب باقاعدگی سے چندے کی ادائیگی شروع کر دی ہے جس کی وجہ سے میری یہ زندگی تبدیل ہو گئی ہے۔

پھر کانگو کی ایک خاتون مریم صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ مَیں بھی کھیتی باڑی کرتی ہوں۔اب میں نے ہر دفعہ فصل کی کٹائی کے بعد چندہ ادا کرنا شروع کر دیا ہے اور میرا تجربہ ہے کہ چندہ ادا کرنے کے بعد میری آمدنی دوگنی ہو جاتی ہے۔

پھر کانگو سے ہمارے مبلغ لکھتے ہیں ایک احمدی دوست احمد صاحب ہیں ان کو چندہ کی تحریک کی گئی۔انہوں نے اپنے تحریک جدید کا وعدہ مبلغ بیس ہزار فرانک لکھوایا حالانکہ ان دنوں یہ بیروزگار تھے لیکن وعدہ لکھوانے کے ایک ہفتہ بعد ہی ان کو ملازمت مل گئی اور آج کل یہ اپنی فیلڈ میں مینجر کے طور پر کام کر رہے ہیں اور باقاعدگی سے چندہ ادائیگی کر رہے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ سب چندہ کی برکت ہے۔

پھر نائب وکیل المال قادیان سے تحریر کرتے ہیں کہ کیرالہ کی ایک جماعت پتھ پیریم کے ایک دوست نے فون پر بتایا اور میرا کہا کہ انہوں نے گزشتہ سال تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان کیا اور مخلصین کا ذکر کیا تھا (خطبہ میں مَیں نے افریقہ کی مثالیں دی تھیں) جنہوں نے غربت کے باوجود چندہ تحریک جدید میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور ہم تو پھر بھی صاحب استطاعت ہیں۔یہ کہتے ہیں کہ اس دوست نے کہا اس لئے میرا چندہ تحریک جدید کا وعدہ دو لاکھ روپے بہت کم ہے اسے بڑھا کر پانچ لاکھ روپے کر دیں۔یہ کہہ کر موصوف نے رونا شروع کر دیا اور کہتے ہیں کہ انہوں نے وعدہ پورا کرنے کے لئے مجھے دعائیہ خط بھی لکھا۔نائب وکیل المال کہتے ہیں کچھ عرصہ کے بعد صوبہ کیرالہ کا دورہ کرتے ہوئے موصوف سے ملاقات ہوئی تو موصوف نے اپنا چندہ مکمل ادا کر دیا اور کہنے لگے کہ تحریک جدید کے وعدے میں اضافہ کرنے کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے میرے کام میں بے انتہا برکت ڈالی اور اب میرے پاس اس قدر کام ہے کہ سنبھالنا مشکل ہو رہا ہے۔

پھر ابراہیم صاحب کرناٹک میں انسپکٹر تحریک جدید ہیں۔وہ کہتے ہیں کہ جماعت گلبرگہ کے ایک خادم نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنی ایک ماہ کی آمد تہتر ہزار چھ سو روپے تحریک جدید کے چندے میں لکھوائی لیکن ادائیگی کے وقت موصوف نے غیر معمولی اضافے کے ساتھ ایک لاکھ پانچ سو گیارہ روپے کی ادائیگی کی۔اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے انہیں ایک معجزہ دکھایا کہ ایک شخص کے ذمہ ان کی ایک بڑی رقم قابل ادا تھی۔موصوف بارہا تقاضا کرنے کے بعد تھک ہار کر اس رقم کی واپسی سے بالکل مایوس ہو چکے تھے۔لیکن ایک دن وہ شخص غیر متوقع طور پر آیا اور معذرت کرتے ہوئے ساری رقم ادا کر دی۔

مالی قربانی سے اللہ تعالیٰ ایمان میں کس طرح مضبوطی پیدا فرماتا ہے۔دنیا میں مختلف جگہوں پر اس کے بھی نظارے نظر آتے ہیں۔

ازبکستان کے ایک نومبائع دوست واحدووچ صاحب ہیں۔وہ کہتے ہیں کہ میں اتنے لمبے عرصے سے ماسکو میں مقیم ہوں اور ایک معمول کے مطابق مجھے اندازہ ہوتا ہے کہ اس سال مجھے کتنی آمد ہو گی۔لیکن اس سال جب سے میں نے بیعت کی ہے اور چندہ دینا شروع کیا ہے میری آمدنی میں حیرت انگیز اضافہ ہوا ہے۔پچھلے تیرہ سال میں مجھے اتنی آمدنی نہیں ہوئی جتنی اس سال میں ہوئی ہے اور اب مجھے اس بات کا کامل یقین ہو گیا ہے کہ یہ خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کی ہی برکت ہے۔

بورکینا فاسو کے کایا ریجن کے مبلغ لکھتے ہیں کہ ایک گاؤں تاپگو (Tapgo) کی جماعت کے ایک ممبر ایک دن وہاں کے معلم صاحب کے پاس آئے اور کہا کہ وہ حج کرنے کی خواہش رکھتے ہیں مگر ان کے پاس ابھی وسائل نہیں ہیں۔اس پر معلم صاحب نے انہیں کہا کہ آپ اپنے چندے میں باقاعدہ ہو جائیں۔اللہ تعالیٰ آپ کے مالی حالات خود ہی ٹھیک کر دے گا اور حج پر جانے کے سامان بھی پیدا کر دے گا۔اس کے بعد انہوں نے اپنا چندہ باقاعدہ ادا کرنا شروع کر دیا۔کچھ عرصہ کے بعد آ کر انہوں نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے میری خواہش پوری کر دی ہے اور حج پر جانے کے لئے انتظام ہو گیا ہے۔انہوں نے اس بات کا اظہار کیا کہ یہ سب چندے کی برکت سے ہوا ہے۔اب وہ حج کر کے واپس بھی آ چکے ہیں اور اپنے چندے میں باقاعدہ ہیں۔

بورکینا فاسو کی ایک جماعت کے صدر صاحب نے بتایا کہ ایک شخص کے گھر میں بہت مالی تنگی تھی۔ایک پراجیکٹ بھی شروع کرنا چاہا مگر پیسوں کی کمی کے باعث مکمل نہ ہو سکا۔انہی دنوں جلسہ سالانہ بورکینا فاسو جانے کا اتفاق ہوا۔وہاں پر مالی قربانی کے بارے میں سن کر ارادہ کیا کہ گھر پہنچ کر ضرور چندوں میں شامل ہوں گا۔جو بقایا

جات ہیں وہ بھی ادا کروں گا۔ چنانچہ واپس آتے ہی سب سے پہلے اپنا بقایا چندہ ادا کیا اور آئندہ سے چندہ وقت پر ادا کرنے کا وعدہ بھی کیا۔ یہ کہتے ہیں کہ اس پر ابھی ایک ماہ بھی پورا نہ گزرا تھا کہ تمام گھریلو پریشانیاں حل ہونی شروع ہوگئیں اور پراجیکٹ بھی خدا کے فضل سے مکمل ہوگیا اور یہ تمام تر برکت چندے ادا کرنے کی بدولت ہوئی۔

کینیڈا کے امیر صاحب لکھتے ہیں کہ ایک دوست کا کچھ سال پہلے بعض مالی معاملات میں دو اڑھائی لاکھ ڈالر کا نقصان ہوا۔ انہیں توجہ دلائی گئی کہ آپ اپنے لازمی چندہ جات باقاعدگی سے ادا کیا کریں۔ اس سے آپ کے اموال میں برکت پڑے گی۔ (یہ بھی واضح ہو کہ جو چندہ عام وغیرہ ہیں یہ بھی دینے ضروری ہیں۔) اس کے بعد انہوں نے باقاعدگی سے لازمی چندہ جات ادا کرنا شروع کر دیئے۔ وہ کہتے ہیں کچھ عرصہ قبل میں نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد پڑھا کہ تحریک جدید کا چندہ ابتدائی مہینوں میں ادا کرنا چاہئے۔ تو میں نے اس ارشاد پر عمل کرتے ہوئے سال کے شروع میں ہی چندہ ادا کرنا شروع کر دیا اور گزشتہ تین سال سے سال کے آغاز میں ہی چندہ ادا کر رہا ہوں۔ اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے مجھ پر ایسا فضل نازل فرمایا کہ میرا سارا قرض اتر گیا اور نہ صرف قرض اتر گیا بلکہ مالی کشائش میں بھی اضافہ ہونا شروع ہوگیا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے سے اللہ تعالیٰ ضرور فضل فرماتا ہے۔

امیر صاحب کینیڈا ہی لکھتے ہیں کہ ایک دوست نے اپنا بزنس شروع کیا اور ایک ہزار ڈالر کا وعدہ تحریک جدید میں لکھوایا۔ اس پر انہیں تحریک کی گئی کہ اگلے سال آپ نے اپنا وعدہ بڑھا کر کم از کم پانچ ہزار ڈالر لکھوانا ہے۔ نیز کہا کہ دعا کے لئے مجھے خط بھی لکھتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو وعدہ پورا کرنے کی توفیق دے۔ چنانچہ سال کے اختتام پر جب سیکرٹری مال صاحب چندہ کی وصولی کے لئے ان کے پاس گئے تو کہنے لگے کہ اللہ تعالیٰ نے میرے کاروبار میں بہت برکت ڈالی ہے اور میں بجائے اگلے سال کے اِسی سال پانچ ہزار ڈالر ادا کروں گا اور اگلے سال بڑھانے کی مزید کوشش کروں گا۔

امریکہ کے امیر صاحب لکھتے ہیں کہ جماعت سیئٹل (Seattle) کے ایک دوست بیان کرتے ہیں کہ پاکستان میں 1974ء میں بھی اور پھر 1984ء میں ہمارے کاروبار جلا دیئے گئے۔ مگر جب بھی ہمارے کاروبار کو نقصان پہنچایا گیا ہر بار خدا تعالیٰ نے خاص فضل فرماتے ہوئے ہمارے اموال میں کئی گنا برکت ڈالی۔ چنانچہ موصوف نے اس سال ایک لاکھ ڈالر کا وعدہ لکھوایا اور بتایا کہ اللہ کے فضل سے اب اتنے وسیع پیمانے پر کاروبار کر رہے ہیں جس کا پہلے سوچ بھی نہیں سکتے تھے۔

اسی طرح ایک ممبر شکاگو سے چیک لے کر آئے جس پر اڑتیس ہزار چار سو پندرہ ڈالر لکھا ہوا تھا۔ جب اس ممبر سے پوچھا گیا کہ یہ خاص رقم کیوں لکھی ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ میرے اکاؤنٹ میں جتنی بھی رقم تھی ساری کی ساری یہ لکھ دی اور پیش کرتا ہوں۔ ایسے بھی لوگ ان ملکوں میں ہیں جو اس ترقی یافتہ دنیا میں رہتے ہوئے بھی دین کی خاطر قربانیاں کرنے والے ہیں اور سب کچھ دینے والے ہیں۔

نئے آنے والے بھی اخلاص و وفا میں بڑھ رہے ہیں۔ عرب ملک کے ایک دوست ہیں جنہوں نے نومبر 2011ء میں بیعت کی تھی لیکن پچھلے سال ان کی اہلیہ نے بھی بیعت کی ہے۔ سیکرٹری مال سے ان کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے بتایا کہ دونوں میاں بیوی آپس میں گفتگو کرتے تھے کہ جماعت احمدیہ ہی ہے جو سب سے اچھے طریق سے خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتی ہے۔ اس لئے انہی کے ذریعہ خدا کی راہ میں خرچ کرنا چاہئے۔ ان کی اہلیہ پہلے احمدی نہیں تھیں۔ اب وہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بیعت کر کے جماعت میں شامل ہوگئی ہیں اور اس سال دونوں میاں بیوی نے قریباً چودہ ہزار پاؤنڈ تحریک جدید میں چندہ کی ادائیگی کی ہے جو اُن کی مقامی جماعت میں سے کسی بھی فیملی کی طرف سے کی جانے والی سب سے زیادہ بڑی قربانی ہے۔

لندن ریجن کے امیر لکھتے ہیں کہ وُوسٹر پارک کی جماعت کو تحریک جدید کا ٹارگٹ پورا کرنے کے لئے تحریک کی گئی۔ وہاں ایک فیملی نے اپنی چھٹیوں پر جانے کے لئے جو پیسے جمع کئے تھے انہیں چندے کی تحریک کی گئی تو انہوں نے وہ پیسے تحریک جدید میں ادا کر دیئے اور چھٹیوں کے دوران کہیں جانے کی بجائے گھر میں رہ کر چھٹیاں گزارنے کو ترجیح دی۔

مالی قربانی کے مردوں عورتوں اور بچوں کے بیشمار واقعات سامنے آتے ہیں۔ اس زمانے میں جیسا کہ میں نے کہا دنیا کی ترجیحات، دنیاوی لذات اور سہولت کی طرف ہیں۔ لیکن احمدی اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر قربانی کرتے ہیں۔

یوگنڈا سے اِگانگا ریجن کے ایک مبلغ لکھتے ہیں کہ ہم نے جماعت بوسو کے ایک ممبر کو تحریک جدید کا وعدہ پورا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ بیچاروں کے پاس اَور کچھ نہیں تھا۔ ایک مرغا گھر میں تھا انہوں نے اسی وقت اس کی قیمت جوان کے وعدے کے برابر تھی پیش کر دی۔ وہ کہنے لگے کہ اس وقت تو میرے پاس کوئی اَور رقم نہیں ہے۔ بچوں کی سکول فیس بھی ادا کرنی ہے۔ لیکن وہ مَیں اب بعد میں کروں گا۔ پہلے آپ میرا اور میری فیملی کا چندہ لیں۔

امریکہ کے نیشنل سیکرٹری تحریک جدید لکھتے ہیں کہ ایک گیارہ سال کا بچہ ایک ویڈیو گیم خریدنے کے لئے پیسے جمع کر رہا تھا۔ عموماً اس عمر میں بچے ویڈیو گیمز کے بہت شوقین ہوتے ہیں اور ویڈیو گیمز کے علاوہ ان کو کچھ اور نظر نہیں آتا۔ لیکن عزیزم کو جب تحریک جدید کے چندے کی تحریک کی گئی تو اس نے ویڈیو گیم خریدنے کے لئے جو ایک سو ڈالر جمع کئے ہوئے تھے وہ چندے میں ادا کر دیئے۔ اس طرح اس بچے نے دین کو دنیا پر ترجیح دینے کا وعدہ ایفاء کر کے دکھایا۔ اس کے علاوہ بہت سے بچوں نے جیب خرچ کے لئے دی گئی رقم جمع کی اور تحریک جدید کے چندے میں ادا کر دی۔ اب امریکہ جیسے ملک میں رہتے ہوئے بچوں کی یہ سوچ یقیناً قابل تعریف ہے اور ان کے ماں باپ کو اس بات پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہئے۔ اور شکرگزاری کا طریق یہ ہے کہ اپنی عبادتوں اور قربانیوں کے معیار بلند کریں۔

یوگنڈا سے اگانگا ریجن کے مبلغ لکھتے ہیں کہ ہمارے ریجن کی ایک جماعت ناچیرے کے ایک طفل نے نماز سیکھی اور اب وہاں اپنی جماعت میں نماز پڑھاتا ہے اور جمعہ بھی پڑھاتا ہے۔ امیر صاحب نے اس کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے اسے کچھ انعام دیا تو اس نے وہ پیسے تحریک جدید میں ادا کر دیئے۔ اس کے کچھ عرصے بعد یہ طفل ایک جنازے میں شرکت کے لئے گیا تو وہاں نماز کا وقت ہوگیا اور اس طفل نے بڑی خوش الحانی سے اذان دی۔ اس پر وہاں ایک شخص نے خوش ہو کر اسے انعام دیا تو اس نے وہ بھی تحریک جدید میں چندے کے طور پر پیش کر دیا۔ اس طفل کو دیکھ کر اس جماعت کے دوسرے اطفال میں بھی چندہ دینے کا شوق پیدا ہوا اور بعض اطفال نے کہا کہ ہم کھدائی کا کام کر کے چندہ ادا کریں گے۔ غریب تھے۔ چھوٹا سا گاؤں ہے۔ غریب لوگ ہیں۔ چنانچہ اس سال اس جماعت کے چھ اطفال نے اپنے وعدہ جات سے زائد چندوں کی ادائیگی کی توفیق حاصل کی۔

پس دنیا کے ہر کونے میں اللہ تعالیٰ ایسے مخلص حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو عطا فرما رہا ہے جو قربانی کی روح کو سمجھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ یہ روح ہمیشہ ترقی کرتی رہے اور سب تقویٰ میں بھی بڑھتے چلے جانے والے ہوں۔

اس وقت مَیں تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان کرتے ہوئے مختصراً گزشتہ سال کی رپورٹ پیش کرتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے 31راکتوبر کو تحریک جدید کا اکیاسیواں (81) سال ختم ہوا اور بیاسیواں (82) سال شروع ہوگیا۔ اس میں ہم داخل ہو گئے ہیں اور اب تک جو رپورٹس آئی ہیں ان کے مطابق اس سال تحریک جدید کے مالی نظام میں کل وصولی بانوے لاکھ سترہ ہزار آٹھ سو پاؤنڈ ہوئی ہے۔ الحمدللہ۔ یہ وصولی گزشتہ سال کی نسبت سات لاکھ سینتالیس ہزار پاؤنڈ زیادہ ہے۔

پاکستان میں مخدوش حالات کے باوجود اللہ تعالیٰ کے فضل سے انہوں نے وہاں قربانی کا جو معیار رکھا ہوا ہے اس پر قائم ہیں اور ان کا نمبر پہلا ہی ہے۔

اس کے بعد باہر کے ممالک میں جرمنی پہلے نمبر پر ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جرمنی میں مالی قربانی کرنے کی روح بہت زیادہ ہے۔ وہاں مساجد کی تعمیر کے سلسلے میں بھی وہ قربانیاں کر رہے ہیں اور بڑھ چڑھ کر قربانی کر رہے ہیں۔ اور ان کی کوشش ہے، ہر جگہ سے بے چین ہو کر لوگ خط لکھتے ہیں کہ یہ دعا کریں ہماری مسجد جو ہے جلدی بن جائے اور اس کے لئے ہر قربانی کے لئے تیار ہیں۔ لیکن باقی قربانیوں میں بھی مکمل اور پورا حصہ لے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزا دے۔

دوسرے نمبر پر برطانیہ ہے۔ تیسرے نمبر پر امریکہ۔ چوتھے پر کینیڈا۔ پانچویں پر آسٹریلیا۔ چھٹے پر بھارت۔ ساتویں پر مڈل ایسٹ کی ایک جماعت ہے۔ آٹھویں نمبر پر انڈونیشیا۔ پھر نویں نمبر پر پھر مڈل ایسٹ کی ایک جماعت ہے۔ دسویں نمبر پر گھانا۔ گھانا پیچھے سے بہت اوپر آیا ہے اور سوئٹزرلینڈ جو دسویں نمبر پر ہوا کرتا تھا وہ گیارھویں نمبر پر چلا گیا ہے۔ اور گھانا کی جماعت کے ممبران نے اس سال فیصد مقامی کرنسی کے لحاظ سے سب سے زیادہ وصولی کی ہے یا ادائیگی کی ہے۔ انہوں نے ساٹھ فیصد اضافہ کیا ہے۔ آسٹریلیا کے لوگ دوسرے نمبر پر وصولی میں بڑھے ہیں۔ اور پھر عرب ممالک کے لوگ ہیں۔ پھر کینیڈا اور باقی لوگ ہیں۔ باقی جماعتیں ہیں۔

فی کس ادائیگی کے اعتبار سے نمایاں ادائیگی کرنے والوں میں دو عرب ممالک کے علاوہ پہلے نمبر پر سوئٹزرلینڈ ہے۔ پہلے یہ پہلے نمبر پر ہوا کرتا تھا لیکن اب عرب ممالک میں قربانی کی روح اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی بڑھتی جا رہی ہے۔ فی کس قربانی کے لحاظ سے امریکہ چوتھے نمبر پر ہے۔ آسٹریلیا پانچویں پہ اور یوکے (UK) چھٹے پہ۔ جرمنی ساتویں نمبر پہ۔ ناروے میں بھی ترقی ہو رہی ہے نویں نمبر پر ہے۔

پھر چھوٹی جماعتوں میں سنگاپور، فن لینڈ، جاپان اور مڈل ایسٹ کی چار جماعتیں قابل ذکر ہیں۔

افریقن ممالک میں مجموعی طور پر نمایاں وصولی کرنے والے گھانا، نائیجیریا، ماریشس، بورکینا فاسو، تنزانیہ، گیمبیا، بینن ہیں۔

مجموعی تعداد کے بارے میں مَیں ہمیشہ بہت زور دیتا ہوں کہ اس کو بڑھائیں۔ چاہے کوئی تھوڑا سا ٹوکن کے

باقی خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ صفحہ نمبر 18 پر ملاحظہ فرمائیں

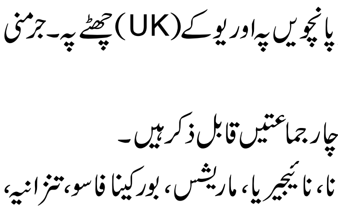
M/S ALLIA
EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)
Volvo-290, 210, L& T Komatsu PC-300, 200
Tata Hitachi, Ex 70, JCB, Dozer, etc on hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack-754221

Prop. Md. Mustafa Late Abdul Qadeer Laadji Yadgir (K.A)
09845924940, 09986253320
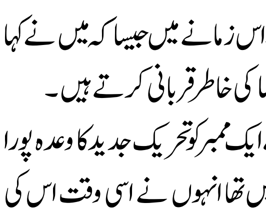

BHARAT BATTERIES
SHAHPUR-KARNATAKA
Mfrs of: BHARAT BATTERY & BHARAT PLATES
Spl: In: All kinds of Batteries
Opp. Bajaj Show Room, B.B.ROAD, Shahpur- 585 233, Yadgir, Karnataka
طالب دعا: محمد مصطفیٰ مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ ہالینڈ (یورپ) اکتوبر 2015

آپ سب خلافت کے قریب ہیں مگر حقیقی طور پر خلافت سے وابستہ وہ لوگ ہیں جو خلیفہ کی کامل اطاعت کرتے ہیں اس کے احکام پر فوری عمل کرتے ہیں، بات مانتے ہیں اور کامل وفا کا تعلق رکھتے ہیں، پس اچھے احمدی بنو

● دُنیا جس اسلام کی بات کرتی ہے وہ علماء کے بگڑے ہوئے اسلام کی بات کرتی ہے۔ اب دنیا کو یہ بتانے کی ضرورت ہے کہ حقیقی اسلام کیا ہے۔ پہلے انہیں اسلام کی امن وسلامتی اور پیار ومحبت کی تعلیم کے بارہ میں بتایا جائے۔ ● حضور انور نے فرمایا کہ سب سے ضروری چیز مسلمانوں کا رویّہ ہے۔ اس رویّہ کی وجہ سے دُنیا اسلام سے خوفزدہ ہے۔ اس خوف کو دُور کرنے کے لئے اپنا ایسا عملی نمونہ قائم کریں کہ لوگ آپ کے عمل کو دیکھ کر آپ کی طرف متوجہ ہوں۔ کم ازکم جہاں آپ کی واقفیت ہے، تعلق ہے، لوگ آپ کے قریب ہوں گے۔ ● اپنا عملی نمونہ دکھائیں۔ دعائیں کریں۔ دل بدلنا ہمارا کام نہیں ہے۔ پیغام پہنچانا ہمارا کام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے پیغام پہنچانے کا حکم بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا تھا۔ باقی دلوں کو بدلنا خدا کا کام ہے۔ آپ پیغام پہنچاتے چلے جائیں۔ ● لوگ مجھ سے پوچھتے ہیں کہ کیا دنیا بدل جائے گی۔ میں کہتا ہوں کہ ہم نے پیغام پہنچانا ہے۔ ہم تھکیں گے نہیں۔ پیچھے نہیں ہٹیں گے۔ نہ آپ نے ماندہ ہونا ہے نہ کسی چیز سے پریشان ہونا ہے خدا تعالیٰ ایک دن ایسا لائے گا جب ان کے دل بدلیں گے اور یہ قبول کریں گے۔ یہ نسلیں نہیں تو ان کی آئندہ نسلیں قبول کریں گی۔ الٰہی جماعتوں کی زندگی میں ایک نسل کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔ انشاء اللہ العزیز کامیابی ہمیں نصیب ہوگی اور ہم بالآخر ان کے دل جیت لیں گے۔ ● یہ آخرین کا زمانہ پہلے زمانہ سے ملا ہوا ہے اس لئے اس زمانہ میں بھی مخالفین کی طرف سے وہی سلوک ہوگا جو پہلے زمانہ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہوا تھا۔ مخالفین کے رویے بھی وہی ہوں گے جو پہلے تھے۔ ● میڈیا اب کہہ رہا ہے، مَیں گزشتہ پانچ سال سے کہہ رہا ہوں کہ دنیا عالمی جنگ کی طرف جارہی ہے یہ لڑائی پوری دنیا میں پھیل رہی ہے اور مختلف بلاکس بن رہے ہیں اور بڑی بڑی طاقتیں اس میں INVOLVE ہورہی ہیں۔ ● آپ سب خلافت کے قریب ہیں مگر حقیقی طور پر خلافت سے وابستہ وہ لوگ ہیں جو خلیفہ کی کامل اطاعت کرتے ہیں۔ اس کے احکام پر فوری عمل کرتے ہیں۔ بات مانتے ہیں اور کامل وفا کا تعلق رکھتے ہیں۔ پس اچھے احمدی بنو۔

(فرانس سے آئے نومبائعین کو ملاقات کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زرّیں نصائح وہدایات)

۞ پیارے آقا! خدا کی قسم مجھے آپ سے للّٰہی محبت ہے۔ یہ الفاظ اتنے طاقت ور نہیں جتنے میرے جذبات ہیں۔ ہم اس ملاقات سے بہت خوش اور شکر گزار ہیں۔ سکینت اور حفاظت کا احساس ہے، جس کی ہمیں بہت ضرورت ہے۔ دنیا کو ایک روحانی لیڈر کی ضرورت ہے اور ہم خوش قسمت ہیں کہ ہمارے پاس یہ نعمت ہے۔ ہم خدا سے دعا کرتے ہیں کہ اے خدا ہمارے خلیفہ اور جماعت کی حفاظت فرما۔ ہم نے ایک سچے اور امن دینے والے شخص سے ملاقات کی ہے۔ ۞ ملاقات کا دن غیر معمولی تھا۔ میں حضور انور کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے ہمیں وقت دیا۔ آپ ایک عظیم شخصیت کے مالک ہیں۔ اس ملاقات نے مجھے بہت سکون دیا۔ میں اپنے آپ میں غیر معمولی تبدیلی محسوس کرتا ہوں۔ میں مرتے دم تک اپنے خلیفہ اور جماعت کی خدمت کے لئے حاضر رہوں گا۔

(فرانس کے نومبائعین کا حضور انور سے ملاقات کے بعد اپنے جذبات کا اظہار)

رپورٹ: عبد الماجد طاہر، ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی 11 اور 12؍اکتوبر 2015 کی مصروفیات

11؍اکتوبر 2015 بروز اتوار

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چھ بج کر 45 منٹ پر بیت النور تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح سات بج کر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور آج بھی نن سپیٹ کے مضافاتی علاقہ میں بذریعہ سائیکل سیر کے لئے روانہ ہوئے۔ پچیس کے قریب خدام سائیکلوں پر اپنے آقا کے ہمراہ تھے۔ جنگل کے درمیان مختلف راستوں اور ٹریک سے گزرتے ہوئے اور جھیل کا ایک چکر لگاتے ہوئے قریباً ایک گھنٹہ کی سیر کے بعد آٹھ بج کر چالیس منٹ پر واپس تشریف لے آئے۔

سوا بارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور ہدایات سے نوازا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہالینڈ میں قیام کے دوران روزانہ لندن مرکز اور دنیا کے دوسرے مختلف ممالک سے بذریعہ فیکس اور ای میل خطوط اور رپورٹس موصول ہوتی ہیں۔ اس کے علاوہ ہالینڈ کے احباب جماعت کی طرف سے موصول ہونے والے خطوط اور رپورٹس بھی حضور انور ملاحظہ فرماتے ہیں اور ہدایات سے نوازتے ہیں۔

فرانس کے نومبائعین کی حضور انور سے ملاقات

آج فرانس سے بائیس نومبائعین پر مشتمل وفد اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پانے کے لئے نن سپیٹ (ہالینڈ) پہنچا تھا۔

اس وفد میں شامل نومبائعین کا تعلق درج ذیل آٹھ ممالک سے تھا۔ الجیریا، مراکش، فرانس، سینیگال، ماریشس، بینن، جزائر قموروز، مالی۔ یہ سبھی لوگ فرانس سے ہالینڈ تک پانچ صد کلومیٹر کا طویل سفر طے کرکے محض اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات پانے آئے تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بارہ بج کر پچاس منٹ پر مسجد کے مردانہ ہال میں تشریف لائے اور ملاقات کا پروگرام شروع ہوا۔ حضور انور نے سب سے پہلے تمام احباب کا حال دریافت فرمایا پھر باری باری وفد کے تمام ممبران نے اپنا تعارف کروایا۔ اپنا تعارف کرواتے ہوئے ساتھ ساتھ سوالات بھی کرتے رہے۔

فرانس سے ایک میاں بیوی مکرم GHISLAIN صاحب اور ان کی اہلیہ محترمہ فریدہ صاحبہ بھی اس وفد میں شامل تھیں۔ ان دونوں کا تعلق 31 افراد کی اُس فیملی سے تھا جنہوں نے فرانس میں احمدیت قبول کی ہے۔ ان دونوں میاں بیوی نے جلسہ سالانہ یوکے 2015 کے موقع پر بیعت کرنے کی توفیق پائی تھی۔

خاوند لوکل فرینچ ہیں اور اہلیہ کا تعلق الجیریا سے ہے اور ان کے تین بچے ہیں۔ حضور انور نے دریافت فرمایا کہ آپ جلسہ پر کیوں نہ ملے؟ جس پر موصوف کہنے لگے کہ جلسہ کے بعد ہمارا ایک دن قیام رہا ہم حضور انور کی اقتداء میں نمازیں پڑھتے رہے۔ لیکن وہاں ملاقات کرنے میں حجاب رہا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان دونوں میاں بیوی کی بیعت کا واقعہ 28؍ستمبر 2015 کے خطبہ جمعہ میں بیان فرمایا تھا۔ حضور انور نے فرمایا تھا کہ امیر صاحب فرانس لکھتے ہیں کہ: ”GHISLAIN صاحب اور ان کی اہلیہ اور تین بچوں کا جماعت سے پُرانا تعلق ہے۔ لیکن انہوں نے ابھی تک بیعت نہیں کی تھی۔ چنانچہ اتوار کی صبح فجر کی نماز کے بعد میرے پاس آئے اور کہنے لگے کہ آپ سے ایک بات کرنی ہے اور ساتھ ہی رونے لگ گئے۔ میرے پوچھنے پر بتایا کہ میں اس لئے بیعت نہیں کررہا تھا کہ میں چاہتا تھا کہ میں اپنی بیوی اور بچوں کو ساتھ لیکر بیعت کروں۔ اب جب میں جلسہ میں شامل ہوا تو میرا بہت دل کررہا تھا کہ بیعت کرلوں لیکن میری شدید خواہش تھی کہ میری بیوی بھی میرے ساتھ بیعت کرے۔ چنانچہ آج صبح فجر کی نماز میں میں نے بہت دعا کی۔ نماز کے بعد میری اہلیہ مجھے کہنے لگیں کہ میں نے آپ سے کچھ کہنا ہے۔ اس پر میں نے اسے کہا کہ میں بھی تم سے کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ چنانچہ میری اہلیہ نے کہا میں بیعت کرنا چاہتی ہوں۔ جب میں نے اسے بتایا کہ میں بھی یہی بات کہنے والا تھا کہ میں بیعت کرنا چاہتا ہوں اور میں دعا کررہا تھا کہ ہم اکٹھے بیعت کریں اور آج اللہ تعالیٰ نے میری دعا سن لی تو وہ بولی میں بھی یہی دعا کررہی تھی۔ اس طرح الحمدللہ ساری فیملی بچوں سمیت بیعت کرکے جماعت احمدیہ میں شامل ہوگئی۔“

آج یہ دونوں میاں بیوی اپنے بچوں کے ساتھ ملاقات کے لئے آئے ہوئے تھے۔

الجزائر سے تعلق رکھنے والے ایک دوست نے عرض کیا کہ میرا نام مُراد ہے۔ ہماری رہنمائی فرمائیں کہ ہم احمدیت کے پیغام کو کس طرح فرانس میں پہنچا سکتے ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: آج کل اللہ تعالیٰ نے ایسی ہوا خود چلائی ہوئی ہے کہ دنیا میں اسلام کے

بارہ میں رجحان ہو رہا ہے اور اسلام کی طرف دنیا کی توجہ ہے۔

دنیا جس اسلام کی بات کرتی ہے وہ علماء کے بگڑے ہوئے اسلام کی بات کرتی ہے۔ اب دنیا کو یہ بتانے کی ضرورت ہے کہ حقیقی اسلام کیا ہے۔ میں نے کئی سال پہلے کہا تھا کہ جماعت کا تعارف اس طرح کروائیں کہ پہلے انہیں اسلام کی امن وسلامتی اور پیار ومحبت کی تعلیم کے بارہ میں بتایا جائے۔ دنیا کو پہلے یہ بتائیں کہ امن و سلامتی کیا چیز ہے۔ اور اس کے لئے ہمیں کیا کرنا چاہئے۔ لاکھوں کی تعداد میں اس مضمون پر مشتمل لیف لیٹس تقسیم کریں۔ پھر اس کے بعد ایک نیا لیف لیٹ تیار کریں جس میں قرآن کریم، حدیث اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا ایک چھوٹا سا اقتباس لیکر ڈالیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام ہو اور جو جماعت امن وسلامتی کے لئے کوشش کر رہی ہے اس کا ذکر ہو۔ یہ پمفلٹ دو ورقہ ہو۔ یعنی ایک صفحہ کے آگے پیچھے ہو۔ یہ پمفلٹ بھی لاکھوں کی تعداد میں تقسیم ہو۔

پھر الیکٹرانک میڈیا اور پریس ہے۔ ان سے اپنے ذاتی رابطے بنائیں اور پھر اس ذریعہ سے پیغام پہنچائیں۔

جو رابطے لیف لیٹس کی تقسیم اور میڈیا کے ذریعہ قائم ہوں ان کو مزید اسلام کی تعلیم کے بارہ میں بتائیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ سب سے ضروری چیز مسلمانوں کا رویہ ہے۔ اس رویہ کی وجہ سے دنیا اسلام سے خوفزدہ ہے۔ اس خوف کو دور کرنے کے لئے اپنا ایسا عملی نمونہ قائم کریں کہ لوگ آپ کے عمل کو دیکھ کر آپ کی طرف متوجہ ہوں۔ کم ازکم جہاں آپ کی واقفیت ہے، تعلق ہے، لوگ آپ کے قریب ہوں گے۔

جو لیف لیٹس شائع کریں اس پر مشن ہاؤس کا ایڈریس دیں۔ ویب سائٹ کا ایڈریس دیں اس طرح یہ پیغام لاکھوں تک پہنچے گا اور لوگ آپ سے رابطہ بھی کریں گے۔

حضور انور نے فرمایا: حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی زندگی میں ہزاروں کی تعداد میں اشتہار شائع کئے اور تقسیم کئے آپ بھی اشتہار دیں اور اس ذریعہ سے بھی فائدہ اُٹھائیں۔

حضور انور نے فرمایا: آج کل میڈیا کا زمانہ ہے۔ اسلام کی صحیح تعلیمات اب ویب سائٹ پر ڈالیں اور اپنی ایک ٹیم بنائیں۔ اس طرح ایک کام سے دوسرا کام نکلتا چلا جاتا ہے اور بہت سارے رستے کھلتے ہیں۔ اب جو میں نے بتا دیا ہے اتنا ہی کرلیں تو کافی ہے۔

حضور انور نے فرمایا۔ اپنا عملی نمونہ دکھائیں۔ دعائیں کریں۔ دل بدلنا ہمارا کام نہیں ہے۔ پیغام پہنچانا ہمارا کام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے پیغام پہنچانے کا حکم بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا تھا۔ باقی دلوں کو بدلنا خدا کا کام ہے۔ آپ پیغام پہنچاتے چلے جائیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ لوگ مجھ سے پوچھتے ہیں کہ کیا دنیا بدل جائے گی۔ میں کہتا ہوں کہ ہم نے پیغام پہنچانا ہے۔ ہم تھکیں گے نہیں۔ پیچھے نہیں ہٹیں گے۔ نہ آپ نے ماندہ ہونا ہے نہ کسی چیز سے پریشان ہونا ہے خدا تعالیٰ ایک دن ایسا لائے گا جب ان کے دل بدلیں گے اور یہ قبول کریں گے۔ یہ نسلیں نہیں تو ان کی آئندہ نسلیں قبول کریں گی۔ الٰہی جماعتوں کی زندگی میں ایک نسل کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔ انشاء اللہ العزیز کامیابی ہمیں نصیب ہوگی اور ہم بالآخر ان کے دل جیت لیں گے۔

حضور انور نے فرمایا: ہالینڈ کے اس دورہ میں اخباروں نے میرے انٹرویو لئے اور سوال کیا کہ آپ اپنے مقصد کے حصول میں مایوس تو نہیں ہو جائیں گے۔ تو میں نے انہیں کہا کہ ہمارا کام یہ ہے کہ ہم اپنا کام کرتے چلے جائیں اور مایوس نہ ہوں اور اس وقت تک کرتے چلے جانا ہے جب تک تم اپنا آخری مقصد حاصل نہ کرلو۔ پس جتنا مضبوط ارادہ ہو اتنی ہمت سے انسان کام کرتا ہے۔ اپنے ارادے مضبوط رکھیں۔ ہمت بلند رکھیں۔

ایک نومبائع دوست نے سوال کیا کہ جب ہم اپنے گھروں میں احمدیت کا پیغام پہنچاتے ہیں تو بڑا سخت ردعمل ہوتا ہے۔ میرے بڑے بھائی نے بیعت کی ہے تو اس کی بیوی نے بچے اپنے پاس رکھ کر میرے بھائی کو گھر سے باہر نکال دیا ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: دین کی خاطر قربانیاں دینی پڑتی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جو لوگ مسلمان ہوتے تھے تو کیا ان کے ساتھ ایسا سلوک نہیں ہوتا تھا۔ یہ آخرین کا زمانہ پہلے زمانہ سے ملا ہوا ہے اس لئے اس زمانہ میں بھی مخالفین کی طرف سے وہی سلوک ہوگا جو پہلے زمانہ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہوا تھا۔ مخالفین کے رویے بھی وہی ہوں گے جو پہلے تھے۔

حضور انور نے فرمایا اپنے والدین کی عزت و احترام کریں لیکن جہاں دین اور خدا کا معاملہ آئے تو پھر اپنے دین اور خدا کو ترجیح دینی ہے۔ ہم عہد کرتے ہیں کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے تو پھر یہ قربانیاں دینی پڑتی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: ان مخالفتوں سے اور اس بُرے سلوک کی وجہ سے آپ کے دل میں اپنے رشتہ داروں کے خلاف نفرتیں اور رنجشیں پیدا نہیں ہونی چاہئیں۔ ان سے نرمی کا سلوک کریں۔ ان کے لئے دعائیں کریں اور صبر کے ساتھ اپنا پیغام پہنچاتے رہیں۔ آخر ایک وقت آئے گا کہ بھول جائیں گے اور خدا کے فضل سے حالات ٹھیک ہو جاتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: یوکے میں آئرلینڈ کی ایک لڑکی پڑھ رہی تھی۔ اس نے احمدیت قبول کی۔ اس کے ماں باپ نے اس سے تعلق ختم کرلیا لیکن لڑکی نے اپنے ماں باپ سے باوجود مخالفت کے تعلق ختم نہیں کیا۔ اب یہ لڑکی امریکہ چلی گئی ہے۔ اب جب میں آئرلینڈ گیا تھا تو یہ امریکہ سے وہاں آئی تھی اور مجھے ملنے آئی تھی اور رو کر مجھے بتا رہی تھی کہ میرے والدین کا رویہ مجھ سے بُرا ہے۔ لیکن میں نے ان سے اپنا تعلق ختم نہیں کیا۔ میں نے اپنا تعلق رکھا ہوا ہے۔

حضور انور نے فرمایا تو یہ چیزیں ہیں جو ہمیشہ سامنے رہنی چاہئیں۔ بہر حال دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی مشکلات دور کرے اور ان کے گھر والوں کا سینہ کھولے اور ان کو حقیقی اسلام قبول کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔

ایک بزرگ دوست نے سوال کیا کہ کیا وجہ ہے کہ مسلمان ممالک سچائی کو دیکھنے کے باوجود احمدیت قبول نہیں کرتے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: میں پہلے کہہ چکا ہوں کہ کسی کا دل بدلنا ہمارا کام نہیں ہے۔ ہم اپنا پیغام عربوں تک بھی پہنچا رہے ہیں۔ جو عرب احمدی ہوتے ہیں وہ اپنے علما سے بات کرتے ہیں کہ احمدیت یہ کہتی ہے۔ یہ ان کا پیغام ہے تو ان کے علماء آگے سے کہتے ہیں کہ تم کافر ہو گئے ہو۔

حضور انور نے فرمایا: سوسائٹی کا اثر ہوتا ہے۔ علماء نے لوگوں کو فرقوں کے خلاف کفر کے فتوئے دے کر خوفزدہ کر دیا ہوا ہے کہ رشتہ دار تمہیں چھوڑ دیں گے۔ معاشی لحاظ سے مشکلات پیدا ہوں گی اور تکلیفوں اور مصائب کا سامنا کرنا پڑے گا۔ علماء کے رویے ایسے ہیں کہ ان کو لوگوں کے دین کی پرواہ نہیں ہے۔ ان کے اپنے مفاد غیروں کے ساتھ وابستہ ہیں۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا تھا کہ آخری زمانہ میں آسمان کے نیچے بدترین مخلوق علماء سوء ہوں گے۔ باقی جو مسلمان ممالک کی دنیوی حکومتیں ہیں ان کو مذہب سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ اگر ہم نے علماء کا ساتھ نہ دیا تو ان کے پیچھے چلنے والے ہمیں ووٹ نہ دیں گے۔

حضور انور نے فرمایا: پاکستان میں، مَیں جانتا ہوں وہاں بعض لوگ ہفتہ میں چار نمازیں بھی نہ پڑھتے ہوں گے لیکن علماء کے سامنے بے بس ہیں علماء کے پاس ممبر ہیں۔ اگرچہ ان علماء کو انتخابات میں زیادہ سیٹیں نہیں ملتیں لیکن ان کے پاس ممبرز ہونے کی وجہ سے لوگوں کو بھڑکاتے ہیں اور دوسرے ممبران ان کے ذریعہ اپنے ووٹ حاصل کرتے ہیں۔ اس وجہ سے یہ لوگ علماء کے غلام بنے ہوئے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تو نہیں فرمایا کہ علماء کے پیچھے چلو اور ان کی بات مانو۔ بلکہ ان علماء کے بارہ میں یہ فرمایا کہ وہ آسمان کے نیچے بدترین مخلوق ہیں۔ پس ہمارا کام پیغام پہنچانا ہے۔ باقی دل خدا نے کھولنے ہیں

الجزائر کے ایک نو احمدی دوست HOCINE AZIZI صاحب نے بتایا کہ ان کا ہالینڈ جانے والے اس وفد کے ساتھ روانگی کا کوئی پروگرام نہیں تھا۔ جانے سے دو روز پہلے کشفاً دیکھا، نہ میں سو رہا تھا اور نہ جاگ رہا تھا کہ مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے بڑے واضح الفاظ میں آواز آئی کہ ''تم خلیفۃ المسیح سے ملاقات کرنے والے ہو صدق اللہ العظیم'' اس بات نے مجھے اندر سے ہلا کر رکھ دیا۔ کیونکہ میں نے ہالینڈ جانے والے وفد میں اپنا نام بھی نہ دیا تھا۔ اس رؤیا کے فوراً بعد میں نے اپنا نام لکھوا دیا۔ لیکن اس رؤیا کا کسی سے ذکر نہ کیا۔ جمعہ والے دن یہ اطلاع ملی کہ شاید پروگرام ملتوی کرنا پڑے کیونکہ ہالینڈ سے اجازت کی اطلاع نہیں ملی۔ میں اس پر حیران ہوا کہ یہ کیسے ممکن ہے۔ خدا تعالیٰ تو یہ کہہ رہا ہے کہ خلیفۃ المسیح سے ملاقات ہوگی اور دوسری طرف یہ اطلاع مل رہی ہے کہ پروگرام شاید ملتوی کرنا پڑے۔ ابھی اس سوچ میں تھا کہ دوبارہ اطلاع ملی کہ اجازت آگئی ہے تو میں نے سجدہ شکر ادا کیا کہ کس طرح خدا تعالیٰ نے اپنے سچے وعدہ کو جو بظاہر ناممکن ہو گیا تھا پورا کر دیا۔

اس پر حضور انور نے فرمایا۔ الحمد للہ۔ موصوف نے حضور انور کی خدمت میں دعا کی درخواست کی۔ اس پر حضور انور نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ فضل فرمائے'' حضور انور نے ان کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا: بیوی بچوں پر زور دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ کا اپنا عمل ٹھیک ہوگا تو بیوی ان کے عمل کو دیکھ کر قبول کرے گی۔

موصوف نے عرض کیا کہ حضور ہمارے پاس کب آئیں گے؟ اس پر حضور انور نے فرمایا: آؤں گا انشاء اللہ

ایک نومبائع نے عرض کیا کہ میرے پانچ بچے ہیں اور میرا تعلق ملک مالی سے ہے۔ اور میں آج کی ملاقات کے لئے حضور انور کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ ''مالی میں جماعت تیزی سے پھیل رہی ہے۔''

مراکش سے تعلق رکھنے والے ایک نومبائع دوست نے عرض کیا کہ آج کل سارا میڈیا اس بات کا ذکر کر رہا ہے کہ آج کل کے حالات تیسری عالمی جنگ کی طرف لے کر جا رہے ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: میڈیا اب کہہ رہا ہے میں گزشتہ پانچ سال سے کہہ رہا ہوں کہ دنیا عالمی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ
ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)
سرمہ نور۔ کاجل۔ حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زدجام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔
رابطہ: عبدالقدوس نیاز
098154-09445

Zaid Auto Repair
زید آٹو رپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian
طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین

جنگ کی طرف جارہی ہے یہ لڑائی پوری دنیا میں پھیل رہی ہے اور مختلف بلاکس بن رہے ہیں اور بڑی بڑی طاقتیں اس میں INVOLVE ہورہی ہیں۔سیریا، عراق ،یمن،سعودی عرب لڑ رہے ہیں فلسطین، اسرائیل، کی لڑائی ہے۔اب رشین جہازوں نے ترکی بارڈر کے قریب بم گرائے ہیں۔اب رشیا عملی طور پر INVOLVE ہوگیا ہے۔جس کی مدد رشیا کررہا ہے امریکہ اس کی مدد نہیں کررہا۔ایک طرف NATO کے بھی بیان آرہے ہیں۔

فرانس میں سیریا کے حوالہ سے ایک میٹنگ ہوئی ہے اور اس میں اب یہ کہا گیا ہے کہ ہمیں حکومت کی مدد کرنی چاہئے۔اب انہوں نے اپنی رائے تبدیل کی ہے۔اگر ان لوگوں کو سمجھ نہ آئی تو پھر جنگ ہوگی۔

حضور انور نے فرمایا: ایک وقت میں تو یہ جنگ ہونی ہے۔خدا کو بھولے ہوئے ہیں اور ایک دوسرے کے حقوق پامال کررہے ہیں۔خدا کے سزا دینے کے اپنے طریق ہیں پھر جنگ کے بعد یہ لوگ خدا کی طرف لوٹیں گے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں ہیں۔یہ جنگ تو ہوگی سوائے اس کے کہ انصاف عدل کا قیام ہوجائے۔ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے لگ جائیں۔لیکن جو حالات بن رہے ہیں اس سے لگتا ہے کہ یہ جنگ کی طرف بڑھ رہے ہیں۔

ایک نومبائع نے عرض کیا کہ میں جزائر قموروز کا رہنے والا ہوں۔احمدیت کا پیغام مایوٹی آئرلینڈ سے ملا تھا۔اس سال میں نے بیعت کی ہے۔وہاں کا امام مسجد چُھپ کر حضور انور کا خطبہ سُنتا تھا۔پھر لوگوں کو کہنا شروع کردیا کہ امام مہدی آچکے ہیں اور اب ان کے پانچویں خلیفہ ہیں۔چنانچہ وہاں ستر آدمیوں نے امام کے ساتھ احمدیت قبول کی اور بیعت کی تھی۔ان صاحب نے بتایا کہ وہ بیعت کرنے سے قبل واپس آگئے تھے اور انہوں نے پھر فرانس میں بیعت کی تھی۔

موصوف نے عرض کیا کہ میں اپنے خاندان میں اکیلا احمدی ہوں۔گھر کے افراد پانچ ہیں۔وہ مخالفت نہیں کرتے لیکن مان بھی نہیں رہے۔

حضور انور نے فرمایا: دعا کرتے رہیں۔عملی نمونہ دکھائیں۔مان جائیں گے۔اصل چیز دعا ہے۔

ایک نومبائع نے سوال کیا کہ حج کے بارہ میں سہولت ہے ہم حج کرسکتے ہیں لیکن وہاں نماز کیسے پڑھیں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا وہ احمدی حج پر جاتے ہیں جن کو سہولت ہے اور کوئی روک نہیں ہے۔وہاں دنیا کے مسلمان فرقے جارہے ہوتے ہیں وہ ایک دوسرے کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے۔اگر آپ کہیں پھنس گئے ہیں TRAP ہوگئے ہیں تو نماز پڑھ لیں لیکن اس نیت کے ساتھ کہ چونکہ اس نے مسیح موعود علیہ السلام کو مانا نہیں اس لئے اس کے بعد اپنی علیحدہ نماز پڑھ لیں۔

حضور انور نے فرمایا: چند احمدی اکٹھے ہوکر اپنی نماز پڑھ لیتے ہیں۔حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کے زمانہ میں حج کیا تھا۔ایک نماز میں ایسی حالت آگئی کہ کسی صورت بھی باہر نکل نہیں سکتے تھے تو ساتھ جانے والوں میں سے کسی نے بتایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل نے کہا ہوا ہے کہ ایسی صورت میں نماز پڑھ لو۔چنانچہ نماز پڑھ لی گئی۔حضرت مصلح موعودؓ نے بتایا کہ دل بے چین تھا کہ ایسے امام کے پیچھے نماز پڑھنی پڑی ہے جس نے مسیح موعود علیہ السلام کو نہیں مانا۔چنانچہ اس کے بعد اپنی قیام گاہ پر آکر دوبارہ اپنی نماز پڑھی۔پھر قادیان واپس آکر حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل سے اس بارہ میں پوچھا۔تو حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل نے فرمایا کہ اگر ایسی حالت آجائے اور اگر خوف ہو اور برداشت نہیں کرسکتے تو نماز پڑھ لو پھر گھر آکر اپنی نماز پڑھ لو۔

ایک نومبائع نے عرض کیا کہ بعض ان کے غیر احمدی رشتہ دار اور دوست آتے ہیں۔نماز کا وقت ہوتا ہے وہ تو نماز پڑھتے نہیں ہیں۔لڑائی جھگڑا کرتے ہیں اور ٹی وی اونچا کردیتے ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ گھر آئے ہوئے مہمانوں سے لڑنے کی ضرورت نہیں ہے۔نماز کا وقت ہوگیا ہو تو سینٹر میں جانا ہے تو چلے جائیں اور نماز پڑھ لیں۔ان کو بتادیں کہ میں نماز پڑھنے جارہا ہوں۔سینٹر نہیں ہے تو گھر میں پڑھ لیں اور ان کو کہہ دیں جس نے نماز پڑھنی ہے میرے ساتھ آجائے اور ٹی وی کی آواز آہستہ کردو تاکہ میں نماز پڑھ سکوں۔

دو نوجوان بھائی بھی آنے والے وفد میں شامل تھے۔ایک بھائی نے عرض کیا کہ میں پہلے پانچ سال کی عمر میں حضور سے ملا تھا۔اب میری عمر پندرہ سال ہے اور دس سال بعد حضور سے مل رہا ہوں۔موصوف نے اپنی فیملی کے لئے دعا کی درخواست کی۔

ایک نومبائع خاتون نے سوال کیا کہ عورت کا مقام احمدیت میں کیا ہے۔اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: عورت کا مقام احمدیت میں وہی ہے جو اسلام میں ہے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنے اہل سے حسن سلوک کرے اور میں تم میں سے سب سے زیادہ اپنے اہل سے حسن سلوک کرنے والا ہوں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے کہ عورت کا کام ہے کہ اپنے بچوں کی تربیت کرے وہ ان کی نگران ہے۔

حضور انور نے سوال کرنے والی خاتون سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ آپ یوکے جلسہ میں شامل ہوئی تھیں۔وہاں میں نے خواتین کے جلسہ میں تقریر کی تھی اور اس حوالہ سے ایک حدیث بھی بیان کی تھی وہاں سُنا نہیں تھا؟ اس پر موصوفہ نے عرض کیا کہ وہاں سُنا تھا لیکن آج میں اپنے سامنے سے ،اپنے قریب سے سُننا چاہتی ہوں۔اس پر حضور انور نے فرمایا جو بات وہاں کہی تھی وہی یہاں کہنی ہے۔

ایک نومبائع خاتون کے سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: عورت کے پاؤں تلے جنت ہے۔عورت بچوں کو پالتی ہے اور ان کی نیک تربیت کرتی ہے۔عورت کو یہ ایک لائسنس دیا گیا ہے، اپنے آپ کو بھی اور بچوں کو بھی جنت میں لے جانے کا۔

ایک نومبائع خاتون نے عرض کیا کہ میں خود احمدی ہوں لیکن میرا خاوند احمدی نہیں ہے۔میرے تین بچے ہیں۔تین ماہ پہلے میرے خاوند نے مجھے طلاق دے دی ہے کیونکہ میں احمدی ہوگئی ہوں۔میں عورت ہوں، بڑی تکلیف میں ہوں۔میرے لئے دعا کریں کہ خدا تعالیٰ مجھے ثابت قدم رکھے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔خدا تعالیٰ اپنے فضل سے آپ کو اور بچوں کو اپنی حفاظت میں رکھے اور آپ کے لئے آسانیاں پیدا فرمائے۔

حضور انور نے اُس مرد نومبائع کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا جس نے اپنے عزیزوں کی طرف سے مخالفت کا ذکر کیا تھا کہ دیکھو کہ عورت ہوکر کس طرح اپنے ایمان کی حفاظت کررہی ہے۔

ایک نومبائع خاتون نے عرض کیا کہ میں پہلے حضور انور کو ملی ہوئی ہوں۔میرے بچے حضور انور کو قریب سے دیکھنا چاہتے تھے۔میں اس لئے آئی ہوں۔حضور انور کو پہلے دیکھا ہے لیکن اتنا قریب سے نہیں دیکھا تھا۔قریب سے شرف دیدار کے لئے آئی ہوں۔

ایک نومبائع خاتون نے سوال کیا کہ حضور انور خطبہ کے آخر میں جب نماز جنازہ غائب کا اعلان فرماتے ہیں تو مرحومین کا ذکر خیر کرتے ہیں کہ ان کا خلافت سے پختہ تعلق تھا۔حضور ہمیں بتائیں کہ ہم خلافت سے کیسے پختہ تعلق قائم کرسکتے ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: آپ سب خلافت کے قریب ہیں مگر حقیقی طور پر خلافت سے وابستہ وہ لوگ ہیں جو خلیفہ کی کامل اطاعت کرتے ہیں۔اس کے احکام پر فوری عمل کرتے ہیں۔بات مانتے ہیں اور کامل وفا کا تعلق رکھتے ہیں۔پس اچھے احمدی بنو۔

نومبائعین نے عرض کیا کہ ہم دستی بیعت کرنا چاہتے ہیں۔اس پر حضور انور نے فرمایا کہ نمازوں کے بعد دستی بیعت ہوجائے گی۔

فرانس سے آنے والے ان نومبائعین کے ساتھ میٹنگ کا یہ پروگرام دو بج کر پانچ منٹ پر ختم ہوا۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز ظہر وعصر جمع کرکے پڑھائی۔

نومبائعین کی حضور انور کے دست مبارک پر بیعت

نمازوں کی ادائیگی کے بعد بیعت کی تقریب ہوئی۔ان تمام نومبائعین نے حضور انور کے دست مبارک پر بیعت کی سعادت پائی۔ان نومبائعین کے علاوہ ہالینڈ میں مقیم مکرم SEBAHATTIN DILBER صاحب کو بھی آج بیعت کی سعادت نصیب ہوئی۔یہ صاحب ترکی النسل ہیں اور ایمسٹرڈم میں مقیم ہیں۔حضور انور کو دعا کے لئے لکھتے رہے ہیں۔آج پہلی ملاقات میں بیعت کا فیصلہ کیا اور حضور انور کے دست مبارک پر بیعت کی سعادت پائی۔

حضور انور نے بیعت کے الفاظ انگریزی زبان میں دہرائے۔ساتھ ساتھ امیر صاحب فرانس مکرم اشفاق ربانی صاحب نے ان کا فرینچ زبان میں ترجمہ کیا۔

بیعت کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی اور ازراہ شفقت تمام نومبائعین کو شرف مصافحہ سے نوازا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق ساڑھے چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔آج شام کے اس سیشن میں تیس فیملیز کے 126 افراد نے ملاقات کی سعادت حاصل کی اور ہر ایک نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلبا اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو ازراہ شفقت چاکلیٹ عطا فرمائے۔

کلام الامام

’’ہر وقت اس کے فضل کیلئے دعا کرتے رہو اور اس کی استعانت چاہو تاکہ صراطِ مستقیم پر تمہیں قائم رکھے۔‘‘
(ملفوظات جلد 4 صفحہ 478)

طالب دُعا: قریشی محمد عبداللہ تیاپوری مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین۔صدر وامیر ضلع جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

کلام الامام

’’جو شخص خدا تعالیٰ سے بے نیاز ہوتا ہے وہ شیطان ہوجاتا ہے اس کیلئے ضروری ہے کہ انسان استغفار کرتا رہے۔‘‘
(ملفوظات جلد 4 صفحہ 479)

طالب دُعا: طالب دُعا: الٰہ دین فیملیز، انکے بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار ودوست نیز مرحومین کرام

ملاقات کرنے والی یہ فیملیز SCHIEDAM، LYLSTAD ، ZOETERMEER،DAN HAG، اور NUNSPEET سے آئی تھیں۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام آٹھ بج کر بیس منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت النور تشریف لا کر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائی۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

فرانس کے نومبائعین کا حضور انور سے ملاقات کے بعد اپنے جذبات کا اظہار

آج فرانس سے نومبائعین کا جو وفد آیا تھا انہوں نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کے بعد اپنے تاثرات اور جذبات کا اظہار کیا۔اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے ان کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔

☆Hocine Azizi صاحب نے کہا : واللہ انی احبک فی اللہ یا حضور! کہ پیارے آقا! خدا کی قسم مجھے آپ سے للّٰہی محبت ہے۔یہ الفاظ اتنے طاقتور نہیں جتنے میرے جذبات ہیں۔ہم اس ملاقات سے بہت خوش اور شکر گزار ہیں۔سکینت اور حفاظت کا احساس ہے،جس کی ہمیں بہت ضرورت ہے۔دنیا کو ایک روحانی لیڈر کی ضرورت ہے اور ہم خوش قسمت ہیں کہ ہمارے پاس یہ نعمت ہے۔ہم خدا سے دعا کرتے ہیں کہ اے خدا ہمارے خلیفہ اور جماعت کی حفاظت فرما۔ہم نے ایک سچے اور امن دینے والے شخص سے ملاقات کی ہے۔

☆محترمہ DRAME ICHA صاحبہ نے بیان کیا : یہ ملاقات میرے لئے بہت خاص تھی۔ کیونکہ میں اپنی بہن DIENEBA کو لے کر گئی۔ پہلے جانے والوں میں میرا نام شامل نہ تھا مگر آخری وقت میں خدا تعالیٰ نے میرے قافلہ میں شامل ہونے کا سامان فرمادیا۔

پانچ سال قبل ایک گروپ ملاقات کے دوران میں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے اپنی دو بہنوں کے لئے دعا کی درخواست کی تھی کیونکہ ان کے میاں انہیں جماعت سے تعلق رکھنے سے منع کرتے تھے۔ DIENEBA انہیں میں سے ایک تھی۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سب ٹھیک کر دے گا۔اب میرا DIENEBAI کو حضور انور سے ملاقات کے لئے لے کر جانا حضور کی دعا کی قبولیت کا نشان ہے۔مجھے ایک سوال کرنے کی توفیق ملی۔ملاقات کا وقت ختم ہوجانے کے باوجود حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بڑی شفقت کے ساتھ میرے سوال کو سنا اور اس کا جواب بھی عطا فرمایا۔

☆KAMIL SHAIK JOOMUN صاحب نے بیان کیا کہ: ہم دعا کرتے ہیں کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو اللہ تعالیٰ صحت وتندرستی والی زندگی عطاء کرے۔ہم حضور انور سے ملاقات کا شرف حاصل کرنے پر بڑے خوش ہیں۔ الحمدللہ۔حضور انور کے ہاتھ پر اتنے قریب سے بیعت کرنے کا احساس غیر معمولی تھا۔ہمیں پہلے کبھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے اس طرح ملاقات اور بیعت کرنے کا موقع نہیں ملا۔ہم حضور انور کے شکر گزار ہیں کہ انہوں نے ہمیں ملاقات کی اجازت عنایت فرمائی ہے۔

☆KAQSHIF SHAIK JOOMUN صاحب نے اپنے تاثرات کا اظہار ان الفاظ میں کیا کہ: الحمدللہ میں بہت خوش ہوں۔ میری ہمیشہ سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی خواہش تھی۔میں کبھی سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ کبھی حضور انور کے اتنے قریب بھی بیٹھ سکوں گا۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملنا اور آپ کے ہاتھ پر بیعت کرنا میرے لئے بڑے اعزاز کی بات تھی۔یہ میری زندگی کا بہترین دن تھا۔

☆مکرمہ TANZIM SHAIK JOOMUN صاحبہ نے بیان کیا کہ: میں اس مبارک سفر میں شمولیت اختیار کر کے بہت خوش ہوں۔الحمدللہ۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی شکر گزار ہوں کہ انہوں نے ہمیں وقت دیا۔اس ملاقات کی یادیں ہمیشہ ہمارے دل میں رہیں گی۔

☆مکرم FARID ZORKANI صاحب نے بیان کیا کہ: ملاقات کا دن غیر معمولی تھا۔ میں حضور انور کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے ہمیں وقت دیا۔ میں نے آپ سے بہت کچھ سیکھا۔ آپ ایک عظیم شخصیت کے مالک ہیں۔اس ملاقات نے مجھے بہت سکون دیا۔میں اپنے آپ میں غیر معمولی تبدیلی محسوس کرتا ہوں۔میں مرتے دم تک اپنے خلیفہ اور جماعت کی خدمت کے لئے حاضر رہوں گا۔

☆مکرم GHISLAIN صاحب اور ان کی اہلیہ FARIDA صاحبہ نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ: میں اور میری بیوی چند الفاظ میں اپنے احساسات بیان کرنے کی کوشش کریں گے۔ جمعہ کو پروگرام ملتوی ہونے کی خبر ملنے کے باوجود ہم نے ہالینڈ جانے کا فیصلہ کرلیا۔ہم نے سوچا شاید ہمیں حضور کو دیکھنے کا موقع ہی مل جائے۔ جب تک ہمیں خبر ملی کہ ملاقات کی اجازت آگئی ہے، ہم گھر سے ہالینڈ کے لئے نکل چکے تھے۔

ہم نے ارادہ کیا کہ چاہے تھک جائیں یا پریشان ہوں ہر حال میں حضور انور کا جلسہ سالانہ یوکے کے موقع کا شکریہ ادا کریں گے۔جلسہ سالانہ یوکے سے اگلے دن ہم نے بیت الفتوح میں ایک شادی میں شرکت کی اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اقتداء میں نماز پڑھنے کا موقع بھی ملا۔ان تمام لمحات میں ہمیں برکتیں نازل ہوتی نظر آئیں۔دلی سکون حاصل ہوا۔انہوں نے جلسہ سالانہ یوکے کے موقع پر بیعت کی اور یہ اکتیس افراد کی بیعت کرنے والی جو فیملی ہے اسی کے فرد ہیں۔

امیر صاحب فرانس کی طرف سے حضور سے ملاقات کی دعوت ملنے پر ہم بڑے متاثر اور بے صبرے ہو گئے اپنے احساسات کا اظہار کرنا ہمارے لئے مشکل ہے۔واپسی پر ہم پر تھکاوٹ کے کوئی آثار نہ تھے۔ ہمیں دلی سکون حاصل ہوا اور آئندہ ایمان میں ترقی کرنے کے لئے حوصلہ بھی ملا۔یہ ملاقات کا واقعہ ہمیشہ کے لئے ہمیں یادرہے گا۔ہم ان برکات کو اپنے جماعتی بھائیوں کے ساتھ بانٹنا چاہتے ہیں۔

ہمارے لئے روزمرہ امور کے بارہ میں سوال کرنا مشکل تھا۔مگر جوں جوں ہم اپنی زندگی کی طرف لوٹ رہے ہیں ،حضور انور کی نصائح ہم پر واضح ہو رہی ہیں۔

☆FATHI KADIRI صاحب نے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ: یہ میری حضور انور سے پہلی ملاقات تھی۔اس سے پہلے حضور کا صرف دیدار ہوا تھا۔یہ لمحہ جادو کی طرح تھا۔غیر معمولی ،روحانی اور جذباتی تھا۔ مجھے اس ملاقات کے دوران اپنی خوش قسمتی کا احساس ہوا۔کاش میں حضور سے اور سوال کر سکتا۔انسان تو ناشکرا ہے۔حضور کے ہاتھ پر بیعت کا حال کرنا تو ناقابل بیان ہے۔یہ ملاقات میرے لئے جلسہ سالانہ یوکے کے بعد زندگی کا سب سے بڑا لمحہ رہے گا۔

☆محترمہ DRAME DIENEBA صاحبہ نے بتایا کہ: یہ سفر نہایت بابرکت اور روحانی تھا۔ہمارا نہایت ہی عمدہ طریق سے استقبال کیا گیا۔ مجھے اس موقع پر شامل ہو کر دلی سکون ملا۔بڑی محبت سے ہماری مہمان نوازی کی گئی۔

میں حضور سے ملاقات کا پروگرام سُن کر کئی دنوں سے بڑی جذباتی تھی۔جوں جوں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہال کے قریب ہونے لگے میرے دل کی دھڑکنیں تیز ہونے لگیں۔جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہال میں داخل ہوئے تو میں حضور انور کے احترام میں کھڑی ہوئی تو مجھے ایسے لگتا تھا کہ جیسے میرے پاؤں کے نیچے سے زمین نکل گئی ہو۔اللہ کا دوست ہمارے سامنے کھڑا تھا۔حضور سراپا نور تھے۔ ایسا پاک وجود میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھا۔ تمام ملاقات کے دوران مجھ پر ایک رعب طاری رہا۔یہ تجربہ زندگی بدل کے رکھ دینے والا تھا۔اگرچہ تین سال پہلے میں نے بیعت فارم پُر کیا تھا مگر باقاعدہ بیعت کرنے کا شرف مجھے پہلی بار حاصل ہوا اور یہ لمحہ سنہری یاد بن کر ہمیشہ میرے دل میں رہے گا۔میں نہایت شکر گزار ہوں کہ خدا تعالیٰ نے مجھے ان قیمتی لمحات سے نوازا۔مجھے اپنی جماعت کی صداقت پر پورا یقین ہے اور میں اپنی حقیر کوشش سے اس کی ترقی کے لئے اپنا دل و جان لگا دوں گی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں دنیا کو فتح کرنے اور بڑھ چڑھ کر تبلیغ

احادیث نبوی ﷺ

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسان کی بہترین نیکی یہ ہے کہ اپنے والد کے دوستوں کے ساتھ حُسنِ سلوک کرے۔ جبکہ اس کا والد فوت ہو چکا ہو یا کسی اور جگہ چلا گیا ہو۔ (مسلم کتاب البرّ والصلۃ والادب باب صلۃ اصدقاء الاب والام ونحوھا)

طالب دعا: ایڈوکیٹ منور احمد خان، صدر جماعت احمدیہ پوری اڈیشہ مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

احادیث نبوی ﷺ

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرتؐ کو یہ کہتے ہوئے سُنا کہ جو شخص رزق کی فراخی چاہتا ہے یا خواہش رکھتا ہے کہ اس کی عمر اور ذکرِ خیر زیادہ ہو اُسے صلہ رحمی کا خُلق اختیار کرنا چاہئے یعنی اپنے رشتہ داروں سے بنا کر رکھنی چاہئے۔ (مسلم کتاب البرّ والصلۃ باب صلۃ الرحمۃ)

طالب دعا: ایڈوکیٹ آفتاب احمد تیاپوری مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، حیدرآباد

ارشاد حضرت امیر المومنین

”ہمیں اپنی حالتوں میں انقلاب پیدا کرتے ہوئے اپنے ایمانوں کو اس مقام تک لے جانے کی ضرورت ہے جہاں ہمارا ہر قول اور فعل خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کیلئے ہوجائے۔“ (خطبہ جمعہ بیان فرمودہ مورخہ 10 رجولائی 2015)

طالب دُعا: سید عبید السلام صاحب مرحوم اینڈ سنز مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، سونگڑہ اڈیشہ

ارشاد حضرت امیر المومنین

”ہر قسم کے تکبر کو ختم کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ سلامتی پھیلانے کی کوشش کرنی چاہئے اور اس کیلئے دعاؤں کی طرف بھی بہت توجہ دینی چاہئے۔“ (خطبہ جمعہ بیان فرمودہ مورخہ 26 رجون 2015)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین ننگل باغبان، قادیان

کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

12 راکتوبر 2015 بروز سوموار

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چھ بج کر 45 منٹ پر بیت النور تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح سات بج کر 45 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نن سپیٹ کے مضافاتی جنگل میں سیر کے لئے تشریف لے گئے۔ سیر کا یہ پروگرام بذریعہ سائیکل ہوا۔ اپنے پیارے آقا کے ہمراہ پچیس سے تیس خدام تھے۔

جنگل کے درمیان مختلف راستوں اور سڑک سے گزرتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ جھیل پر تشریف لے آئے اور یہاں پر کچھ دیر کے لئے رکے اور چہل قدمی کی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت مکرم عبداللہ سپراء صاحب کو ارشاد فرمایا کہ آپ دوڑ لگائیں۔ اسی طرح ایم ٹی اے انٹرنیشنل کی لندن سے آنے والی مرکزی ٹیم کے ممبران مکرم مرزا توقیر احمد صاحب، مزمّل ڈوگر صاحب اور سلمان عباسی صاحب نے بھی حسب ارشاد حضور انور دوڑ لگائی اور ان سب احباب نے جھیل کے کنارے دوڑ لگا کر ایک لمبا فاصلہ طے کیا۔ یہاں کچھ دیر قیام کے بعد واپسی کا سفر شروع ہوا اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آٹھ بج کر 55 منٹ پر واپس تشریف لے آئے۔

بارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے دفتر تشریف لائے اور دفتری ڈاک اور رپورٹس اور خطوط ملاحظہ فرمائے اور اپنے دست مبارک سے ہدایات سے نوازا۔

قریباً پونے ایک بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نن سپیٹ کے ہمسایہ شہر zwolle کے وزٹ پر تشریف لے گئے۔

قبل ازیں zwolle شہر میں چند ایک احمدی آباد تھے جس کی وجہ سے یہ احباب نن سپیٹ کی جماعت کا حصہ تھے۔ گزشتہ سال سے zwolle میں احباب جماعت کی تعداد کافی بڑھی ہے اور یہاں بہت سی احمدی فیملیاں آباد ہوئی ہیں جس کی وجہ سے اب یہاں علیحدہ جماعت قائم ہے۔ تین بج کر 45 منٹ پر zwolle سے واپسی ہوئی۔

چار بج کر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت النور تشریف لا کر نماز ظہر عصر جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

چھ بجکر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت کے مرکزی سینٹر بیت النور نن سپیٹ کی مختلف عمارات کا معائنہ کیا۔

بلاک سی میں با قاعدہ محراب بنا کر مسجد تیار کی گئی ہے۔ اسی بلاک میں مسجد کے ساتھ ایک رہائشی کمرہ تیار کیا گیا ہے۔ یہاں سیکورٹی سٹاف کے ممبران ٹھہرے ہوئے تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس کا معائنہ فرمایا اور یہاں باتھ روم کی سہولت مہیا کرنے کی ہدایت فرمائی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بلاک بی میں تشریف لے آئے اس بلاک کی پہلی دو منازل پر لجنہ کے پروگراموں کے لئے ایک بہت بڑا ہال اور اس کے علاوہ دو چھوٹے ہال اور یہاں کچن کی سہولت بھی میسر ہے۔ ان ہالوں کی دیکھ بھال اور مرمت کے حوالہ سے حضور انور نے جائزہ لیا۔

ان دونوں ہالوں کے اوپر ساتھ رہائشی فلیٹس (APARTMENTS) ہیں جہاں قافلہ کے ممبران اور دیگر مہمان مقیم تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت ان اپارٹمنٹس کے معائنہ کے لئے تشریف لائے اور ان کی صفائی اور MAINTENANCE کا جائزہ لیا اور انتظامیہ سے اس بارہ میں دریافت فرمایا جس پر حضور انور کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ ان کی صفائی اور تیاری وغیرہ کا کام مقامی جماعت کی لجنہ کے سپرد ہے اور وہ وقتاً فوقتاً یہاں آکر ان کو MAINTAIN رکھتی ہیں۔

نن سپیٹ کے جماعتی سینٹر بیت النور کے بعض حصوں کے معائنہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لئے آئے اور دفتری ڈاک، رپورٹس اور خطوط ملاحظہ فرمائے اور اپنے دست مبارک سے ان خطوط اور رپورٹس پر ہدایات سے نوازا۔

بعد ازاں ساڑھے آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت النور میں تشریف لا کر نماز مغرب وعشا جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

نن سپیٹ مشن ہاؤس جماعت ہالینڈ کا نیشنل سینٹر ہے۔ ہالینڈ جماعت کی مرکزی تقریبات، جلسہ سالانہ، ذیلی تنظیموں کے اجتماعات اور تربیتی اجتماعات وغیرہ اسی سینٹر میں منعقد ہوتے ہیں۔

جماعتی سینٹر کے اس کمپلیکس میں تین بڑی وسیع و عریض عمارات ہیں اور ایک رہائشی حصہ اس کے علاوہ ہے۔ یہ سارا مرکز سوا ایکڑ رقبہ پر پھیلا ہے۔

یہ مرکز 1985ء میں خریدا گیا تھا۔ اس کی خرید کی تفصیل اس طرح ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے ہالینڈ میں ایک بڑے مرکز کی خرید کے لئے ایک کمیٹی بنائی تھی جس کی ایک ممبر محترمہ مسز بجری حمید صاحبہ تھیں۔ اس مشن کی خرید کے لئے تمام معلومات اکٹھی کرنا اور کمیٹی کے ممبران کو پہنچانا ان کی ذمہ داری تھی۔ نیز خرید نے کے دوران تمام معاملات طے کرنے میں ان کا نمایاں حصہ تھا۔

محترمہ بجری حمید صاحبہ خود بیان کرتی ہیں کہ:

کافی جگہیں دیکھنے کے بعد دو جگہیں ایسی تھیں جن پر کمیٹی کا اتفاق ہوا۔ ایک جگہ برابنت (Brabant) کے علاقہ میں تھی۔ یہ ایک پُرانا خانقاہ تھا اور دوسری جگہ نن سپیٹ (Nunspeet) میں ایک سکول تھا جو معذور بچوں کے لئے استعمال ہوتا تھا۔ کمیٹی کے زیادہ ممبران کو خانقاہ والی جگہ پسند تھی کیونکہ وہ ہالینڈ کے تقریباً وسط میں تھی لیکن مجھے نن سپیٹ والی جگہ زیادہ موزوں لگی تھی۔ چنانچہ دونوں جگہوں کے بارہ میں ہم نے اپنی اپنی آراء حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کیں۔ نن سپیٹ چونکہ اونچی سطح پر تھا اور اس کی عمارت کا ایک بلاک ایک سیاسی پارٹی کے زیر استعمال تھا جس کے کرایہ سے جماعت کو ایک وقت تک کے لئے ہر ماہ مخصوص رقم مل سکتی تھی۔ جبکہ خانقاہ والی جگہ ملک کے وسط میں تھی مگر وہاں سیلاب کا بھی خطرہ رہتا تھا۔ نیز ٹریفک بھی کافی ہوتی ہے جس کی وجہ سے سفر میں زیادہ وقت صرف ہو جاتا ہے۔ دونوں جگہوں کے بارہ میں آراء پیش ہونے پر حضور انور نے نن سپیٹ والی جگہ کو پسند فرمایا اور ستمبر 1985ء میں حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دورہ ہالینڈ کے دوران بیت النور نن سپیٹ کا افتتاح فرمایا۔

مکرم حامد کریم محمود صاحب مبلغ ہالینڈ نے بتایا کہ ستمبر 1985ء میں جب حضور رحمہ اللہ تعالیٰ اس مشن ہاؤس کے افتتاح کے لئے تشریف لائے تو خاکسار کو معائنہ کے دوران ان تمام عمارات کا تعارف کروانے کی توفیق ملی۔ اس روز حضور رحمہ اللہ تعالیٰ بہت خوش تھے کہ اللہ تعالیٰ نے جماعت کو بہت بڑا اور خوبصورت علاقے میں خوبصورت مرکز عطا فرمایا ہے۔ حضور انور کو یہ مشن ہاؤس اور یہ علاقہ بہت پسند تھا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی مختلف مواقع پر اس علاقہ کی خوبصورتی اور پسندیدگی کا اظہار فرمایا ہے۔ ابھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہالینڈ کے موجودہ دورہ کے دوران اخبارات، ریڈیو اور ٹی وی چینلز کے جرنلسٹس نے پانچ مختلف مواقع پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے انٹرویو لئے اور سبھی نے نن سپیٹ مرکز اور یہاں حضور انور کے قیام کے بارہ میں سوال کیا۔ حضور انور نے ان کے اس سوال کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ یہاں نن سپیٹ میں میرا بہت اچھا STAY ہے۔ میں پہلے بھی کئی دفعہ یہاں آیا ہوں۔ میں یہاں قیام کو پسند کرتا ہوں۔ بہت کھلی اور پُرسکون اور خوبصورت جگہ ہے۔ میرے سے پہلے خلیفہ بھی اس جگہ کو پسند کرتے تھے۔ یہاں کے مقامی لوگ محبت کرنے والے ہیں۔ اس لئے بھی اس جگہ کو ہم پسند کرتے ہیں۔

نن سپیٹ میں جب یہ جگہ خریدی گئی تھی اس وقت یہاں شہر میں صرف ایک احمدی فیملی مقیم تھی۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس علاقہ میں احباب جماعت کی تعداد ایک سو پچاس سے بڑھ چکی ہے اور روز بروز تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے الحمد للہ علیٰ ذلک۔

☆......☆......☆

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَسِّعۡ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

Courtesy: Alladin Builders

e-mail: khalid@alladinbuilders.com

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :

”یہ خوب یاد رکھو کہ کبھی روحانیت صعود نہیں کرتی جب تک دل پاک نہ ہو“

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 423)

طالب دعا: امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

www.intactconstructions.org

Intact Constructions

وَسِّعۡ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعود

Mohammad. Janealam Shaikh

52 First Floor, Room 7, Zakria Masjid Street

Bhishti Mohalla, Mumbai-09

e-mail: intactconstructions@gmail.com

Mob. +91- 7738340717, 9819780273

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.

Love For All, Hatred For None

AT. TISALPUR. P.O RAHANJA

DIST. BHADRAK, PIN-756111

STD: 06784, Ph: 230088

TIN : 21471503143

JMB

اگر یہ کسی انسان کا کام ہوتا، انسان کی بنائی ہوئی جماعت ہوتی تو جتنی مخالفت جماعت کے قیام سے اور ابتدا سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ہوئی ہے اور اب تک ہو رہی ہے اور آپ کے ماننے والوں کے ساتھ بھی ہر دن یہی سلوک دنیا میں مختلف جگہ ہو رہا ہے، اس مخالفت کی وجہ سے یہ سلسلہ اب تک ختم ہو جانا چاہئے تھا

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 16 اکتوبر 2015ء بطرز سوال و جواب

بمطابق منظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال ہالینڈ میں ایک جرنلسٹ نے سوال کیا کہ کیا جماعت احمدیہ دنیا میں سب سے زیادہ بڑھنے والی جماعت ہے؟ حضور انور نے اس کا کیا جواب دیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: میں نے انہیں کہا کہ اگر ایک بین الاقوامی جماعت کی حیثیت سے دیکھیں تو یقینا جماعت احمدیہ دنیا میں سب سے زیادہ ترقی کرنے والی جماعت ہے اور اب تو یہ بات ہمارے غیر بھی مانتے ہیں جن کی جماعت پر نظر ہے اور یہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سچائی کی ایک بہت بڑی دلیل ہے کہ ہندوستان کے ایک چھوٹے سے گاؤں سے اٹھنے والی آواز آج دنیا کے ہر شہر اور ہر گاؤں میں گونج رہی ہے۔

سوال جماعت احمدیہ کی ترقی کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا تعالیٰ سے خبر پا کر کیا پیشگوئی فرمائی ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ السلام بڑے وثوق سے اپنی تحریرات اور اپنے ارشادات میں اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر یہ فرمایا کرتے تھے کہ ایک وقت آئے گا کہ جماعت احمدیہ دنیا میں جانی جائے گی اور اس کا پھیلاؤ اللہ تعالیٰ کی تائیدات کا نشان ہوگا۔ چنانچہ ایک موقع پر آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس سلسلے کو پھیلا رہا ہے اور اللہ تعالیٰ نے چاہا ہے کہ اس سلسلے کو دنیا میں پھیلائے۔ بلکہ ایک روایت یہ بھی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ آہستہ آہستہ اللہ تعالیٰ اس سلسلے کو ایسا پھیلا دے گا کہ یہ سب پر غالب ہوں گے اور فرمایا کہ آجکل کے موجودہ ابتلا سب دور ہو جائیں گے۔ خدا تعالیٰ کی یہی سنت ہے کہ ہر ایک کام بتدریج ہو۔

سوال باوجود اس قدر مخالفت کے جماعت احمدیہ ترقی کر رہی ہے۔ حضور انور نے اس کی کیا وجہ بیان فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اگر یہ کسی انسان کا کام ہوتا، انسان کی بنائی ہوئی جماعت ہوتی تو جتنی مخالفت جماعت کے قیام سے اور ابتدا سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ہوئی ہے اور اب تک ہو رہی ہے اور آپ کے ماننے والوں کے ساتھ بھی ہر دن یہی سلوک دنیا میں مختلف جگہ ہو رہا ہے، اس مخالفت کی وجہ سے یہ سلسلہ اب تک ختم ہو جانا چاہئے تھا اور اس کے جھوٹ کا پول کھل جانا چاہئے تھا۔ لیکن یہ ختم ہونے کا سوال نہیں ہے، یہاں تو اللہ تعالیٰ ترقیات دکھا رہا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی ایک مجلس میں فرمایا کہ ’’مخالفوں نے ہر طرح مخالفت کی مگر خدا نے ترقی دی۔ یہ سچائی کی دلیل ہے کہ دنیا ٹوٹ کر زور لگا دے اور حق پھیل جاوے‘‘ فرمایا کہ ’’اب ہمارے مقابل کونسا دقیقہ مخالفت کا چھوڑا گیا مگر آخر ان کو ناکامی ہی ہوئی ہے۔ یہ خدا کا نشان ہے۔‘‘

سوال اللہ تعالیٰ اپنے سعید بندوں کی خوابوں کے ذریعہ جو رہنمائی کرتا ہے اس ضمن میں حضور انور نے کیا واقعہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مجلس میں ایک دفعہ ذکر ہوا کہ لاہور سے ایک شخص کا خط آیا کہ اسے خواب میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی نسبت بتایا گیا ہے کہ آپ سچے ہیں۔ وہ ایک فقیر کا مرید تھا جو داتا گنج بخش کے مقبرے کے پاس رہا کرتا تھا۔ اس شخص نے اس فقیر سے ذکر کیا تو اس فقیر نے کہا کہ مرزا صاحب کی اتنے عرصے سے ترقی ہونا ان کی سچائی کی دلیل ہے۔ پھر ایک اور مست فقیر وہاں تھا۔ درباروں میں بیٹھے ہوتے ہیں وہ بھی وہاں آ گیا۔ اس نے کہا بابا ہمیں بھی پوچھ لینے دو۔ یعنی خدا تعالیٰ سے ہمیں بھی پوچھ لینے دو کہ سچائی کیا ہے؟ دوسرے دن اس نے بتلایا کہ خدا نے کہا کہ مرزا مولیٰ ہے۔ پہلے فقیر نے اس پر کہا کہ مولانا کہا ہوگا۔ وہ تیرا اور میرا ہم جیسے سب کا مولیٰ ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ آجکل خواب اور رؤیا بہت ہوتے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ لوگوں کو خوابوں کے ذریعہ اطلاع دے۔ خدا تعالیٰ کے فرشتے اس طرح پھرتے ہیں جیسے آسمان میں ٹڈی ہوتی ہے۔ وہ دلوں میں ڈالتے پھرتے ہیں کہ مان لو، مان لو۔ پھر ایک اور شخص کا حال بیان کیا جس نے حضور علیہ السلام کے ردّ میں کتاب لکھنے کا ارادہ کیا تو خواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا کہ تُو ردّ لکھتا ہے اور اصل میں مرزا صاحب سچے ہیں۔

سوال کیرالہ کے ایک دوست کو کس طرح احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: پھر ہندوستان، ساؤتھ انڈیا کا جو کیرالہ کا علاقہ ہے، اس میں ایک نومبائع دوست کو ایم ٹی اے اور خواب کے ذریعہ احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی۔ یہ لکھنے والے وہاں کے صدر جماعت ہیں۔ پانچ ماہ قبل جب انہوں نے رپورٹ بھیجی تو لکھتے ہیں کہ موصوف اپنے گھر میں کیبل کے ذریعہ ٹی وی دیکھا کرتے تھے۔ اچانک ان کو ایم ٹی اے دیکھنے کا موقع ملا۔ ان کی دلچسپی بڑھتی گئی۔ یہ دوست عبدالحمید صاحب تھے جو احمدی ہوئے۔ یہ طریقت مسلک سے تعلق رکھتے تھے اور ایک پیر صاحب کی بیعت کی ہوئی تھی۔ کہتے ہیں ایم ٹی اے دیکھتے ہوئے ابھی ایک دو ماہ ہی ہوئے تھے کہ انہوں نے خواب میں دیکھا کہ مزار حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت کر رہے ہیں۔ وہاں انہوں نے اپنے پیر صاحب کو بھی زیارت کرتے ہوئے دیکھا جو فوت ہو چکے ہیں۔ اس خواب کے بعد یہ کہتے ہیں کہ جماعت کا پتا کرتے ہوئے صدر جماعت کے پاس آئے۔ بیعت کے لئے اصرار کیا۔ انہوں نے مزید مطالعہ کا کہا۔ پھر امیر ضلع کے پاس گئے۔ انہوں نے بھی مزید مطالعہ کا کہا۔ پھر یہ قادیان بھی پہنچ گئے اور وہاں جا کے بیعت کر لی۔

سوال تیونس کے ایک دوست مکرم قادر صاحب، جن کا یہ فیصلہ تھا کہ میں اسی صورت میں بیعت کروں گا جب خدا مجھے بتا دے کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب ہی امام مہدی ہیں، کی اللہ تعالیٰ نے کس طرح رہنمائی فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: کہتے ہیں مَیں نے فیصلہ کیا کہ اسی صورت میں بیعت کروں گا کہ اگر خدا تعالیٰ مجھے بتا دے کہ حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام ہی امام مہدی ہیں۔ اس دوران کہتے ہیں میری گفتگو ایک احمدی دوست سے ہوئی تو اس نے مجھے ایک حدیث کا حوالہ دیا کہ جو امام مہدی کو پہچاننے کے باوجود بیعت نہیں کرے گا وہ جہالت کی موت مرے گا۔ تو کہتے ہیں کہ اس بات کا مجھ پر بہت گہرا اثر ہوا۔ چنانچہ میں نے رات کو استخارہ کیا اور خواب میں دیکھا کہ میں قرآن کریم پڑھ رہا ہوں اور ایک ایسے مقام پر رکا جہاں لکھا تھا۔ اِنِّیْ اَنْصُرُكَ یَا اَحْمَد۔ کہتے ہیں کہ یہ خواب دیکھ کے میں نے فوراً بیعت کر لی۔

سوال سوازی لینڈ کے نو احمدی مکرم طاہر صاحب کو اللہ تعالیٰ نے خواب کے ذریعہ کیا بشارت دی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: پھر ایک اور ملک سوازی لینڈ ہے۔ وہاں ایک احمدی نوجوان طاہر صاحب ہیں۔ انہوں نے کچھ عرصہ قبل بیعت کی ہے۔ اس سال رمضان میں ستائیسویں کی رات خواب میں انہوں نے دیکھا کہ چاند اپنی پوری روشنی کے ساتھ چمک رہا ہے گویا کہ ایک دن کا سماں ہے۔ خواب میں ہی آواز آئی کہ یہ وہ روشنی ہے جسے تم نے پا لیا ہے۔ اسے مضبوطی سے پکڑے رکھو۔ یہ آہستہ آہستہ پورے سوازی لینڈ میں پھیل جائے گی۔ خواب میں مجھے سمجھایا گیا کہ اس روشنی سے مراد احمدیت ہے جو آہستہ آہستہ پورے ملک میں پھیل جائے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ اس خواب کے بعد اس نو احمدی کو غیر معمولی طور پر ثبات قدم عطا ہوا ہے۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام جماعت میں شامل ہونے والوں کے بارہ میں کیا فرمایا کرتے تھے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ السلام جماعت میں شامل ہونے والوں کے بارے میں فرمایا کرتے تھے کہ ’’ہماری جماعت کو ہی دیکھ لو۔ یہ سب کی سب ہمارے مخالفوں سے ہی نکل کر بنی ہے اور ہر روز جو بیعت کرتے ہیں یہ انہی میں سے آتے ہیں۔ ان میں صلاحیت اور سعادت نہ ہوتی تو یہ کس طرح نکل کر آتے‘‘۔ آپ نے فرمایا کہ ’’بہت سے خطوط اس قسم کی بیعت کرنے والوں کے آتے ہیں کہ پہلے میں گالیاں دیا کرتا تھا مگر اب میں توبہ کرتا ہوں مجھے معاف کیا جاوے۔‘‘

سوال بیعت کے بعد معاندین احمدیت کے رویوں میں کیا تبدیلی آئی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: چنانچہ مالی کے ایک مبلغ صاحب نے لکھا کہ ہمارے ایک ممبر جماعت سلیمان صاحب ہیں۔ بیعت کے بعد ان کی اہلیہ ان کے بھائی دیام تپیلے (Diam Tapily) کے پاس چلی گئیں اور عرض کیا کہ تمہارا بھائی اب مسلمان نہیں رہا۔ یہ مسلمان خاندان تھا۔ بیوی اپنے خاوند کے بھائی کے پاس گئی اور خاوند کے بھائی کو کہا کہ تمہارا بھائی احمدی ہو گیا ہے۔ اب مسلمان نہیں رہا۔ وہ احمدی ہو گیا ہے تم جا کر اس کو سمجھاؤ۔ اس پر ان کے بھائی کو بہت غصہ آیا۔ وہ سلیمان صاحب کے پاس آئے اور احمدیت چھوڑنے کو کہا اور کہا کہ اگر وہ احمدیت نہیں چھوڑیں گے تو پھر اس کا بھائی اور ان کا کوئی تعلق نہیں ہوگا حتی کہ تمہارا جنازہ بھی مَیں نہیں پڑھوں گا، احمدی ہی پڑھیں گے۔ لیکن سلیمان صاحب نے بھائی کی کوئی پرواہ نہیں کی اور ثابت قدم رہے۔ ان کے مخالف بھائی نے بھی کچھ عرصہ بعد ریڈیو احمدیہ اس غرض سے سننا شروع کیا کہ احمدیت سے اپنے بھائی کو بچائیں گے۔ سنیں گے اور اس پر اعتراض کریں گے اور بچائیں گے۔ مگر کچھ عرصے بعد خود ان کے مخالف بھائی کے دل کی حالت بدل گئی اور بیعت کر کے احمدیت میں شامل ہو گئے۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں اپنی دینی حالتوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: قرآن شریف کو پڑھو اور خدا سے کبھی نا اُمید نہ ہو۔ قرآن شریف کا ترجمہ بھی پڑھو اور نمازوں کو سنوار سنوار کر پڑھو اور اس کا مطلب بھی سمجھو۔ اپنی زبان میں بھی دعائیں کر لو۔ قرآن شریف کو ایک معمولی کتاب سمجھ کر نہ پڑھو بلکہ اس کو خدا تعالیٰ کا کلام سمجھ کر پڑھو۔ نماز کو اسی طرح پڑھو جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے البتہ اپنی حاجتوں اور مطالب کو مسنون اذکار کے بعد اپنی زبان میں بیشک ادا کرو اور خدا تعالیٰ سے مانگو‘‘۔ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اس سے نماز ہرگز ضائع نہیں ہوتی۔ فرمایا کہ نماز کا اصل مغز اور روح تو دعا ہی ہے۔ نماز سے نکل کر دعا کرنے سے وہ اصل مطلب کہاں حاصل ہو سکتا ہے۔ تم کو جو دعائیں کرنی ہوں نماز میں کر لیا کرو اور پورے آداب الدّعا کو ملحوظ رکھو۔ سمجھ سمجھ کر ساری نماز کا ترجمہ پڑھ لو اور پھر اسی مطلب کو سمجھ کر نماز پڑھو۔ طرح طرح کے حرف رٹ لینے سے کچھ فائدہ نہیں۔ یہ یقینا سمجھو کہ آدمی میں سچی توحید آ ہی نہیں سکتی جبتک وہ نماز کو طوطے کی طرح پڑھتا ہے۔ روح پر وہ اثر نہیں پڑتا اور ٹھوکر نہیں لگتی جو اس کو کمال کے درجہ تک پہنچاتی ہے۔ فرمایا کہ عقیدہ بھی یہی رکھو کہ خدا تعالیٰ کا کوئی ثانی اور نِدّ نہیں ہے اور اپنے عمل سے بھی یہی ثابت کر کے دکھاؤ۔

......☆......☆......☆......

اللہ تعالیٰ کا یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت پر احسان ہے کہ جہاں مردوں کو نیکی اور تقویٰ میں بڑھنے کی توفیق دی وہاں احمدی عورت بھی نیکیوں پر قدم مارنے اور تقویٰ میں بڑھتے چلے جانے والی ہے۔ بلکہ بعض دفعہ بعض عورتوں نے نیکی، تقویٰ اور قربانیوں کے مَردوں سے بھی زیادہ اچھے اور اونچے معیار قائم کئے اور اسلاف کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے ایسی مثالیں قائم کیں جو سنہری حروف میں لکھی جانے والی ہیں

اسلامی تاریخ کے دورِ اوّل اور آخرین کی جماعت میں عورتوں کے ذوق و شوق عبادت، دینی غیرت، مصائب و شدائد پر صبر و استقامت، جرأت و بہادری، مالی قربانی، تبلیغ و دعوت الی اللہ اور راہِ مولا میں قربانیوں کے ایمان افروز واقعات کا تذکرہ

جلسہ سالانہ برطانیہ 2007ء کے موقع پر 28/جولائی 2007ء بروز ہفتہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مستورات سے خطاب

قسط 2 (آخری)

پھر مالی قربانیوں میں عورتوں کا ایک خاص مقام ہے۔ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریمؐ کی بعض ازواج نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ ہم میں سے کونسی جلدی آپ سے ملے گی؟ آپؐ نے فرمایا: جس کے ہاتھ زیادہ لمبے ہیں۔ تو وہ سمجھیں کہ ہاتھ لمبے ہوں گے اور انہوں نے ہاتھ ناپنے شروع کر دیئے۔ حضرت سودہؓ کا ہاتھ سب سے زیادہ لمبا تھا۔ تو کہتی ہیں ہمیں بعد میں معلوم ہوا کہ ہاتھ کی لمبائی سے کیا مراد ہے۔ اس کا مطلب صدقہ و خیرات تھا اور ہم میں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ زوجہ سب سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملیں جو صدقہ و خیرات کو بہت پسند کرتی تھیں۔

(صحیح البخاری کتاب الزکاۃ باب 11 حدیث 1420 دارالکتاب العربی 2004ء)

اِس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عورتوں میں جو انقلاب پیدا کیا، اُن میں بھی مالی قربانیوں کا ذکر ملتا ہے اور بڑی کثرت سے ملتا ہے۔

بلقیس صاحبہ جو اہلیہ عمر شریف صاحب تھیں۔ (یہ ریٹائرڈ ٹیلی فون سپروائزر تھے۔) 1979ء میں ان کی وفات ہوئی۔ بلقیس صاحبہ صاحبِ رؤیا و کشوف تھیں۔ بڑی نیک عورت تھیں، عبادت گزار تھیں۔ 1/5 حصہ کی موصیہ تھیں۔ بڑے کھلے ہاتھ سے مالی قربانی کیا کرتی تھیں۔ زیورک کی مسجد کی تحریک ہوئی تو اپنا سارے کا سارا زیور اُس تحریک میں دیدیا۔

(ماخوذ از تاریخ لجنہ اماء اللہ جلد 5 صفحہ 409 مطبوعہ ربوہ)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ واقعہ بیان کیا کہ ایک نہایت غریب وضعیف بیوہ جو پٹھان مہاجر تھیں اور سوٹی سے بمشکل چل سکتی تھیں، خود چل کر آئیں اور حضورؓ کی خدمت میں دو سو روپے پیش کر دیئے۔ یہ عورت بہت غریب تھی۔ اس نے دو چار مرغیاں رکھی ہوئی تھیں جن کے انڈے فروخت کر کے اپنی کچھ ضروریات پوری کیا کرتی تھیں، باقی دفتر کی امداد پر گزارا چلتا تھا۔

اسی طرح ایک پنجابی بیوہ جس کی واحد پونجی صرف ایک زیور تھا وہی اُس نے مسجد کے لئے دیدیا۔

ایک بیوہ عورت جو کئی یتیم بچوں کو پال رہی تھی اور زیور یا نقدی کچھ بھی اُس کے پاس نہ تھا، اس نے استعمال کے برتن چندے میں دیدیئے۔ قربانی کا ایک جوش تھا، ایک جذبہ تھا جس کے تحت انہوں نے یہ مالی قربانی کی۔

ایک بہاولپور کے دوست تھے۔ اُن کی بیوی کے پاس دو بکریاں تھیں وہ بکریاں لے کر چندے میں دینے کے لئے آ گئی۔

(ماخوذ از الحکم 21 فروری 1923ء صفحہ 7 جلد 25 شمارہ 8)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے ایک دفعہ تحریک فرمائی تو ایک عورت نے پچیس تیس ہزار پاؤنڈ پیش کئے۔ اسی طرح نائیجیریا کی ایک خاتون نے دس ہزار پاؤنڈ پیش کر دیئے۔

(ماخوذ از ماہنامہ مصباح ربوہ جولائی 1993ء صفحہ 12)

اُس زمانے میں ان کی بڑی ویلیو (value) تھی، آج سے بہت زیادہ تھے۔ تو یہ دور دراز علاقے میں رہنے والی نائیجیرین عورت کی بھی یہ قربانیاں تھیں۔

باقی تو یہ کہہ سکتے ہیں کہ خلافت سے قرب تھا۔ صحابہ کی اولاد میں سے تھے۔ قربانیوں کا پتہ تھا۔ لیکن یہ لوگ جو خود احمدی ہوئے ہیں اور دُور دراز علاقوں میں رہنے والے ہیں، ان کی بھی قربانیوں کی مثال دیکھیں کہ دس ہزار پاؤنڈز پیش کر دیئے۔ الحاجہ لارگا اُن کا نام تھا۔ صاف ظاہر ہے کہ یہ انقلاب ان میں زمانے کے امام کی قوتِ قدسی سے آیا جس کا ایک اظہار اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے مسیح کی مدد کا یہ نظارہ دکھاتے ہوئے، تائید کا نظارہ دکھاتے ہوئے، ہمیں دکھایا۔ وہ لوگ جو دُور دراز علاقوں میں رہنے والے تھے ان کے دلوں میں جماعت کی اور خلافت کی اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی اور عشق و محبت کی ایسی آگ لگائی جس نے دنیا کی تمام محبت کو ٹھنڈا کر دیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ ایک واقعہ بیان کرتے ہیں کہ ”ایک ماں نے میرے پاس دس ہزار روپے بھیجے۔ وہ لکھتی ہے کہ میرے پاس بیٹی کے زیور کے لئے دس ہزار روپے جمع تھے جو سنار کو دیئے ہوئے تھے کہ زیور خرید لوں لیکن جب آپ نے ایک مالی تحریک کی تو یہ خطبہ سن کر دل نے فیصلہ کیا کہ جب میرا خدا میری بیٹی کے لئے ساتھی دے گا تو زندہ خدا اُس کو زیور بھی دیدے گا۔ آج میرے حضور کو ضرورت ہے۔ چنانچہ سنار کو دیئے ہوئے وہ پیسے واپس لے کر یورپین مشن کے چندے میں دیدیئے۔“

(ماہنامہ مصباح ربوہ جولائی 1993ء صفحہ 13)

ایک واقفِ زندگی کی بیوی کے بارہ میں ہے کہ وہ لکھتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں ڈالا کہ میں اس قربانی کے موقع پر حاضری دوں اور قرآنِ مجید کے حکم لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰی تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ یعنی تم ہرگز نیکی کو نہیں پاسکو گے جب تک اس میں سے نہ خرچ کرو جو تمہیں محبوب ہے، جو تمہیں عزیز ہو جو تمہیں پیارا ہو۔ کہتی ہیں کہ اس آیت کے تابع میں نے سوچا کہ مجھے اپنی ملکیتی چیزوں میں سے سب سے زیادہ پیاری کونسی چیز ہے جو مَیں پیش کروں۔ تو گلے کا ایک ہار جو میرے زیوروں میں سب سے زیادہ بھاری اور سب سے زیادہ پسندیدہ تھا، وہ میں نے اس تحریک میں پیش کر دیا۔

(ماخوذ از ماہنامہ مصباح ربوہ جولائی 1993ء صفحہ 13-14)

تو یہ مثالیں ہیں اور آج بھی یہ مثالیں قائم ہیں۔ ابھی کچھ ہی دن ہوئے، گزشتہ دنوں میں ایک خاتون زیور کے کئی ڈبے اٹھا کر میرے پاس لے آئیں۔ تو میں نے کہا اتنا بڑا زیور آپ نے کس تحریک کے لئے دینا ہے اور گھر میں کیا رکھ کے آئی ہیں۔ انہوں نے کہا میرا کُل زیور ہے جو میں یہاں آپ کے پاس لے آئی ہوں۔ آواز اُن کی کانپ رہی تھی، کچھ خوفزدہ بھی لگیں۔ تو میں نے کہا خوفزدہ کس بات پہ ہیں آپ؟ انہوں نے کہا کہ خوف مجھے یہ آ رہا ہے جس کی وجہ سے میں ڈر رہی ہوں کہ کہیں آپ یہ زیور لینے سے انکار نہ کر دیں۔ اور کئی لاکھ روپے کا وہ زیور تھا جو انہوں نے آرام سے دیدیا۔ تو یہ عورتوں کی مثالیں اور قربانیاں آج بھی اسی طرح قائم ہیں۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ جب تقسیمِ ملک ہوئی اور ہم ہجرت کر کے پاکستان آئے تو جالندھر کی ایک احمدی عورت مجھے ملنے کے لئے آئی۔ رتن باغ میں ہم مقیم تھے وہیں وہ آ کر ملی اور اپنا زیور نکال کر کہنے لگی کہ حضور میرا یہ زیور چندے میں دیدیں۔ مَیں نے کہا: بی بی! عورتوں کو زیور کا بہت خیال ہوتا ہے۔ تمہارے سارے زیور لٹیروں نے لوٹ لئے ہیں۔ پارٹیشن کے وقت لٹیروں نے مسلمانوں کا سارا سامان لوٹ لیا تھا۔ تو یہی ایک زیور تمہارے پاس ہے تم اسے اپنے پاس رکھو۔ اس پر اس نے کہا حضور! جب میں ہندوستان سے چلی تھی تو میں نے عہد کیا تھا کہ میں امن سے لاہور پہنچ گئی تو میں اپنا یہ زیور چندہ میں دیدوں گی۔ اگر سکھ باقی زیورات کے ساتھ یہ زیور بھی چھین کر لے جاتے تو میں کیا کر سکتی تھی۔ جس کی نیت کی تھی کہ چندہ میں دیدوں گی وہ بچ گیا اور باقی سارا زیور لوٹا گیا اور سارا سامان لوٹا گیا اس لئے میں مجبور ہوں، آپ میری اس بات کو ردّ نہ کریں اور اس کو وصول کر لیں۔

(ماخوذ از الازہار لذوات الخمار حصہ دوئم صفحہ 175 مطبوعہ قادیان)

ایک واقعہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے سنایا کہ کوپن ہیگن کی مسجد کی جب تحریک ہو رہی تھی تو عورتیں جس طرح والہانہ طور پر مالی قربانیاں کر رہی تھیں۔ اتفاق سے ایک غیر احمدی عورت بھی وہاں بیٹھی تھی، یہ نظارہ دیکھ رہی تھی تو اس نے یہ تبصرہ کیا کہ ہم نے دیوانہ وار لوگوں کو پیسے لیتے تو دیکھا ہے، لیکن دیوانہ وار لوگوں کو پیسے دیتے ہوئے کبھی نہیں دیکھا۔ یہ آج احمدی عورتوں نے ہمیں بتایا ہے کہ پیسے لیتے ہوئے جوش نہیں ہوا کرتا، اصل جوش وہ ہے جو پیسے دیتے وقت دکھایا جائے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ زندگی کی وہ علامت ہے جو احمدی خواتین کو سب سے زیادہ ممتاز کرتی ہے۔

(ماخوذ از ماہنامہ مصباح ربوہ جولائی 1993ء صفحہ 12)

پھر مبلغین کی بیویوں نے شروع میں جب حالات اچھے نہیں تھے، بڑی بڑی قربانیاں دیں اور بغیر خاوندوں کے رہیں اور بچے اس طرح پالے جیسے یتیمی میں پالے جاتے ہیں۔ اسی طرح کا ایک واقعہ انڈونیشا کے مبلغ حضرت مولوی رحمت علی صاحب کا ہے۔ بڑا لمبا عرصہ باہر رہے۔ ان کے بچے بچپن میں تو

پوچھا کرتے تھے کہ ہمارے ابا کہاں ہیں۔ آخر جب ایک وقت آیا جب بچے جوان ہوگئے، بڑے ہوگئے، شادیاں ہوگئیں تو مرکز نے فیصلہ کیا، حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے فیصلہ کیا کہ اُن کو واپس بلا لیا جائے تو اس وقت ان کی بیوی حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے پاس آئیں اور بڑے درد سے یہ بات کہی کہ دیکھیں جب میں جوان تھی تو اللہ کی خاطر میں نے صبر کیا تھا اور اپنے خاوند کی جدائی پر اُف تک نہ کی۔ اپنے بچوں کو کسمپرسی کی حالت میں پالا پوسا اور جوان کیا۔ اب جبکہ میں بوڑھی اور بچے جوان ہوچکے ہیں، اب ان کو واپس بلانے سے کیا فائدہ۔ اب تو میری تمنا پوری کردیجئے، میری یہ خواہش پوری کریں کہ میرا خاوند مجھ سے دور خدمتِ دین کی مہم میں دوسرے ملک میں مرجائے اور مَیں فخر سے کہہ سکوں کہ میں نے اپنی شادی شدہ زندگی دین کی خاطر قربان کردی۔

(ماخوذ از روزنامہ الفضل ربوہ 3 نومبر 2004ء صفحہ 5)

تو یہ تھے قربانیوں کے معیار اور آج بھی ہیں۔

امریکہ میں پرانے زمانے میں بڑی غربت تھی۔ اکثر پیدائشی امریکن جو احمدی ہوئے وہ بڑے غریب تھے۔ ایک احمدی خاتون تھیں وہ کس طرح جماعت کی خدمت کرکے اپنی تسکین کیا کرتی تھیں۔ انہوں نے ایک نیا طریقہ نکالا تھا۔ کلیولینڈ او ہایو (Cleveland Ohio) سے تعلق رکھتی تھیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے واقعہ بیان کیا تھا کہ انہوں نے بتایا کہ ہم اتنے غریب تھے اور میرا سارا خاندان اتنا شکستہ حال تھا کہ ہم کچھ بھی خدمت کرنے کے لائق نہ تھے۔ مَیں اپنے جذبے کو تسکین دینے کے لئے یہ کیا کرتی تھی کہ جمعہ کے روز علی الصبح مشن ہاؤس جاتی، اپنے ساتھ پانی کی بالٹی اور گھر میں بنائے ہوئے صابن کا ٹکڑا لے جاتی تھی۔ یعنی اس زمانے میں امریکہ جیسے ملک میں صابن بھی میسر نہیں تھا۔ صابن بھی گھر میں خود بناتی تھیں۔ افریقہ کے بہت سے غریب ممالک اور بہت ساری دوسری جگہوں میں بھی، ہمارے ملکوں میں بھی، دیہاتوں میں کپڑے دھونے کے لئے صابن خود بنایا جاتا ہے۔ بہرحال کہتی ہیں کہ میں صابن خود بناتی تھی اور وہ لے کر مسجد میں جاتی تھی اور پھر مسجد کو دھوتی تھی، اسے پالش کرتی تھی اور جمعہ سے پہلے واپس آجایا کرتی تھی کہ کسی کو پتہ نہ لگے کہ یہ کام کس نے کیا ہے۔ یعنی کہ ایسی قربانی تھی، ساتھ یہ بھی تھا کہ اظہار بھی نہ ہو کہ کون مسجد کی صفائی کر کے جاتا ہے۔

(ماخوذ از ماہنامہ مصباح ربوہ جولائی 1993ء صفحہ 12)

حضرت امّ المومنین نصرت جہاں بیگم صاحبہ (جنہیں حضرت اماں جانؓ کہتے ہیں) ان کی ایک صبر کی اعلیٰ مثال، ایک عجیب مثال ہے۔ جب ان کے بیٹے صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب جو اُن کے بڑے لاڈلے تھے وہ بیمار ہوئے۔ بہت علاج کروایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی ہر وقت ان کی فکر میں رہتے تھے۔ حضرت اماں جان بھی دعاؤں اور علاج میں مشغول رہتی تھیں۔ بہرحال تقدیر الٰہی سے جب وہ فوت ہوگئے تو حضرت اماں جان نے کہا کہ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ اور پھر کہا کہ میں خدا کی تقدیر پر راضی ہوں۔ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت اماں جان کے اس عظیم الشان صبر کو دیکھا تو اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ اطلاع دی کہ 'خدا خوش ہوگیا'۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جب یہ الہام حضرت اُمّ المومنین کو سنایا کہ تمہارے اس فعل پر، راضی بہ رضا ہونے پر، اللہ تعالیٰ نے یہ الہام کیا ہے کہ 'مَیں خوش ہوگیا' تو حضرت اماں جان نے کہا کہ مجھے اس الہام سے اس قدر خوشی ہوئی ہے کہ دو ہزار مبارک احمد بھی مرجاتا تو میں پروا نہ کرتی۔

(ماخوذ از سیرت حضرت اماں جانؓ صفحہ 281-280)

مالی قربانیوں میں بہت بڑھی ہوئی تھیں۔ ہر تحریک میں حصہ لیتی تھیں۔ حضرت مسیح موعودؑ کے زمانے میں جب جلسے ہوتے تھے تو چندہ جلسہ سالانہ کا باقاعدہ انتظام نہیں تھا تو بعض موقعوں پہ آپ اپنے ذاتی خرچ کیا کرتی تھیں۔ ایک دفعہ اسی طرح پیسوں کی ضرورت پڑی۔ مہمانوں کے لئے کھانے کے لئے کوئی چیز نہیں تھی اور پیسے بھی ختم ہوگئے تھے۔ ان کے والد جو تھے حضرت میر ناصر نواب صاحبؓ، وہ انتظام کیا کرتے تھے۔ انہوں نے آکے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کہا۔ تو انہوں نے کہا جاؤ بی بی صاحبہ کے پاس جاؤ، حضرت اماں جان کے پاس جاؤ، اُن سے کہو کہ اپنے کڑے دیدیں، مہمانوں کے لئے ضرورت ہے۔ انہوں نے اپنے سونے کے کڑے فوراً اُتارے اور مہمانوں کے جلسے کے انتظام کے لئے دیدیئے۔

(ماخوذ از اصحاب احمد جلد 4 صفحہ 184-183 روایات حضرت منشی ظفر علی کپورتھلوی صاحبؓ)

پھر ہمارے احمدی شہید ہوئے اُن میں شہداء کی بیویوں نے بڑے صبر کے نمونے دکھائے۔ ڈاکٹر نسیم بابر صاحب جو اسلام آباد میں شہید ہوئے، اُن کی بیوی نے بتایا کہ میں ساری رات بچوں کے کمرے میں اُن کے سرہانے بیٹھی رہی۔ اس وقت مجھے یہ احساس تھا کہ گھر میں غیر معمولی کیفیت دیکھ کر، روتی آنکھوں اور چیخوں سے وہ خوفزدہ نہ ہوجائیں۔ رات کو کسی نے آکے اُن کے خاوند کو شہید کردیا تھا۔ تو خاوند کی لاش پڑی ہے اور وہ خاموشی سے بیٹھی رہیں۔ دوسرے لوگ آگئے۔ بہرحال اطلاع مل گئی تھی۔ شور شرابا تو گھر میں ہوا ہوگا۔ اس خیال سے کہ بچے یہ شور شرابا سن کر کہیں پریشان نہ ہوجائیں ساری رات ان کے سرہانے بیٹھی رہیں۔ صبح اپنے وقت کے مطابق بچے اٹھے تو بیٹے نے خلافِ معمول جب مجھے سرہانے بیٹھے دیکھا تو پوچھا ممّی! پاپا کہاں ہیں؟ تو میں نے بہت آہستہ سے کہا، بچوں کو سمجھایا کہ رات کو آپ کے ابا کو اللہ میاں نے اپنے پاس بلا لیا ہے کیونکہ ان کی عمر ختم ہوگئی تھی۔ اور سب نے اللہ میاں کے پاس جانا ہے۔ پھر میں نے انہیں بتایا کہ تمہارے ابا اللہ میاں کی راہ میں قربان ہوگئے ہیں، شہید ہوگئے ہیں اور وہ اس شہادت کی وجہ سے ہمیشہ کے لئے زندہ ہوگئے ہیں۔ تو یہ آپ کی خوش قسمتی ہے، گھبرانے والی بات نہیں ہے۔ دونوں بچے پہلے تو روپڑے۔ پھر آنسو پونچھ کر مسکرانے لگے اور گھر میں آئے ہوئے لوگوں سے ملنے گئے۔

(ماخوذ از ماہنامہ مصباح ربوہ فروری 1996ء صفحہ 34-33)

اسی طرح شمیم اختر صاحبہ کا واقعہ بیان ہوا ہے کہ اُن کے شوہر مقبول احمد صاحب نے 1967ء میں بیعت کی تھی اور احمدیت قبول کرنے کے بعد مولوی آپ کو بہت تنگ کرتے تھے، دھمکیاں دیتے تھے۔ ان کا ایک لکڑی کا آرا تھا۔ ایک دن ایک نقاب پوش آیا اور خنجر نکال کر آپ پر وار کئے اور شہید کردیا۔ شوہر کی شہادت پر سسرال والوں نے اُسے کہا کہ تم احمدیت چھوڑ دو۔ تو ہم تمہیں پناہ دیدیں گے۔ سسرال غیر احمدی تھا۔ دشمن بھی دھمکیاں دیتے تھے کہ احمدیت چھوڑ دو اور ہمارے ساتھ مل جاؤ، ہم تمہیں سینے سے لگائیں گے۔ لیکن اس باحوصلہ عورت نے ہر بات کو رد کردیا اور کسی قیمت پر احمدیت کو چھوڑنا گوارا نہ کیا۔

(ماخوذ از ماہنامہ مصباح ربوہ اکتوبر 1994ء صفحہ 13)

یہ واقعات تو بہت ہیں۔ دیر ہورہی ہے۔

رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ قاری عاشق حسین صاحب نے 1976ء میں احمدیت قبول کی اور سانگلہ ہل شہر کی رہنے والی تھیں اور احمدیت کے رستے میں ہر دکھ اور قربانی کو بڑی خوشی سے قبول کیا۔ آپ کی وفات کا نہایت ہی دردناک واقعہ ہے۔ آپ کے پالے ہوئے بیٹے نے، جسے آپ نے لے پالک بنایا تھا، آپ کو احمدی ہونے کی وجہ سے چھری سے حملہ کرکے قتل کردیا، شہید کردیا۔

(ماخوذ از تاریخ لجنہ اماءاللہ جلد 5 صفحہ 271 مطبوعہ ربوہ)

پھر مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ مبارک سلیم بٹ صاحب چونڈہ کے بارے میں لکھا ہے۔ 2 مئی 1999ء کو دعوت الی اللہ کے سلسلے میں قریبی گاؤں ڈوگرہ گئی تھیں۔ ایک نومبائع عابد صاحب کے گھر میں بیٹھی تھیں کہ ایک مخالف نے چھری سے وار کرکے شدید زخمی کردیا، ہسپتال میں گئیں۔ علاج ہوا اور بڑی خون کی بوتلیں لگیں لیکن زندگی نہ بچ سکی۔

(ماخوذ از روزنامہ الفضل ربوہ 19 جون 1999ء صفحہ 1)

پھر احمدی عورتوں کی غیرتِ ایمانی کے بارے میں حضرت مصلح موعودؓ ایک واقعہ سناتے ہیں کہ مجھے یاد ہے کہ سن 17ء میں ایک دفعہ مولوی ثناء اللہ امرتسری قادیان آئے اور وہاں ایک جلسہ ہوا۔ پانچ چھ ہزار غیر احمدی وہاں جمع ہوئے۔ اس وقت قادیان میں احمدی بہت تھوڑے تھے اور شہر کی آبادی بھی بہت کم تھی۔ اور جب سن 47ء میں قادیان سے نکلے ہیں اُس وقت سترہ اٹھارہ ہزار احمدی تھے لیکن اُس سے پہلے بہت تھوڑے تھے، اُس زمانے میں تقریباً دس بارہ سو آدمی تھا۔ اور چھ سات ہزار غیر احمدیوں کا مجمع بہت بڑا مجمع تھا۔ تو کہتے ہیں مولوی ثناء اللہ صاحب نے خیال کیا کہ اُنہیں کوئی کچھ نہیں کہہ سکتا۔ انہوں نے اپنی تقریر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف سخت بدزبانی کی۔ قادیان کے قریب ایک گاؤں بھینی ہے۔ وہاں کی ایک احمدی عورت اس جلسہ گاہ کے قریب کھڑی تھی۔ مولوی ثناء اللہ صاحب نے جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو گالیاں دیں اور تمام احمدی مرد بیٹھے رہے تو اس نے مولوی صاحب کو پنجابی میں گالی دے کر بڑا بُرا بھلا کہا کہ تم حضرت مسیح موعودؑ کے خلاف بولتے ہو۔ اس پر غیر احمدی جوش میں آگئے اور اس عورت کو مارنے کے لئے اٹھے۔ بعض احمدی اسے بچانے لگے تو دوسرے احمدیوں نے کہا کہ ایسا نہ کرو، حضرت صاحب نے احمدیوں کو فساد کرنے سے منع کیا ہوا ہے۔ اس پر حضرت صاحب نے کہا کہ میں ان احمدیوں پر بھی بڑا خفا ہوا کہ اس احمدی عورت نے غیرت کا مظاہرہ کیا جبکہ مردوں کو کرنا چاہیے تھا اور پھر تم اس احمدی عورت پر جب غیر احمدیوں نے حملہ کردیا تو اس عورت کی عزت کے لئے بھی کھڑے نہیں ہوئے، تم لوگ بےشرم ہو، میرے حکم کا مطلب یہ ہرگز نہیں تھا۔

(ماخوذ از الازہار لذوات الخمار حصہ دوئم صفحہ 184-183 مطبوعہ قادیان)

پھر تبلیغ کا میدان ہے اس میں ہماری عورتیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑا حصہ لیتی ہیں۔ انڈونیشیا کی لجنہ نے تبلیغ کا ایک عجیب طریقہ نکالا کہ ایک گاؤں میں تبلیغ کے لئے انہوں نے جانا تھا، وہاں لجنہ نے وقارِ عمل کرکے تین کلومیٹر لمبی سڑک بنادی۔ اس سڑک کا گاؤں والوں کو اب بہت فائدہ ہورہا ہے اور ان کو احساسِ تشکر بیدار ہورہا ہے جس کے نتیجہ میں احمدیت کی طرف ان کی توجہ مبذول ہوئی۔ اور جب 1998ء کا یہ واقعہ لکھا گیا ہے تو اس وقت تک اس سڑک کی وجہ سے اس گاؤں میں تبلیغ کے مواقع پیدا ہوئے اور پانچ سو احمدی وہاں ہوگئے۔ اب تو شاید زیادہ ہوں۔

(ماخوذ از روزنامہ الفضل ربوہ 25 اگست 1996ء صفحہ 4)

پھر تبلیغ کا اور غیرتِ ایمانی کا ایک واقعہ سنیں۔ چک منگلا اور چنڈ بھروانہ کے علاقے ربوہ کے قریب ہیں۔ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں یہاں بھی جماعت ترقی کررہی ہے اور یہی وہ بہادر لوگ ہیں جن

کی ایک عورت کی مثال حضرت مصلح موعودؓ نے اپنے جلسے میں دی تھی۔ تقریر میں بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ وہ بیعت کرنے یہاں آئی تھی کہ شام کو اس کی بیٹی بھی آ گئی۔ اُس نے کہا اماں! تُو نے مجھے کہاں بیاہ دیا ہے؟ وہ لوگ تو میری باتیں سنتے نہیں۔ تُو نے مجھے کتابیں دی تھیں، احمدیت کا لٹریچر دیا تھا کہ جا کے تبلیغ کرو۔ مَیں اُنہیں پڑھ کر سناتی ہوں تو سنتے نہیں ہیں۔ میں احمدیت پیش کرتی ہوں تو ہنسی مذاق کرتے ہیں اور مجھے پاگل قرار دیتے ہیں۔ وہ عورت کہنے لگی بیٹی! میری جگہ آ کر اپنے باپ اور بھائیوں اور دوسرے عزیزوں کی روٹی پکا، مَیں تیرے سسرال جاتی ہوں اور دیکھتی ہوں کہ کون میری بات نہیں سنتا۔ مَیں ان سب کو احمدی بنا کر ہی دَم لوں گی۔ حضورؓ نے لکھا ہے کہ شاید یہی عورت جلسے سے پہلے، چند ماہ قبل یہاں آئی تھی۔ اُس کے پاس ایک بچہ تھا۔ اس نے مجھے بتایا کہ یہ میرے بھائی کا بیٹا ہے، وہ ربوہ نہیں آتا تھا۔ مَیں اس کا بچہ اُٹھا لائی ہوں کہ وہ اس بچے کی وجہ سے ربوہ آئے گا۔ مجھے کسی نے بتایا تھا کہ اس کا وہ بھائی احمدیت کے قریب ہے۔ لیکن بعد میں پتہ لگا کہ اسی طرح وہ ربوہ آیا اور پھر وہ اللہ کے فضل سے احمدی ہو گیا۔

(ماخوذ از الازہار لذوات الخمار حصہ دوئم صفحہ 190 مطبوعہ قادیان)

حضور یہ واقعہ لکھ کر کہتے ہیں کہ جلسہ سالانہ پر آنے والے یہاں کا ماحول دیکھ کر اور یہاں کی ہماری تنظیم دیکھ کر، ایک نظام دیکھ کر، رویّے دیکھ کر اور احمدیوں کے آپس کے تعلقات دیکھ کر وہ مجبور ہوتے ہیں کہ پھر وہ دلچسپی لیں اور پھر احمدیت قبول کریں۔

اسلام کی تاریخ میں ایک بہادر خاتون کا ذکر آتا ہے جن کا نام حضرت اُمِّ عمارہؓ تھا۔ حضرت اُمِّ عمارہؓ نے اُحد کے بعد بیعت الرضوان، خیبر اور فتح مکّہ میں شرکت کی۔ حضرت ابوبکر کے عہد میں یمامہ کی جنگ پیش آئی اس میں بھی بڑی جرأت سے لڑیں اور ان کو بارہ زخم آئے اور اُن کا ایک ہاتھ کٹ گیا۔ ان کے بارہ میں آتا ہے کہ ہجرت نبوی کے تیسرے سال مسلمانوں کو اُحد کا معرکہ پیش آیا تھا۔ حضرت اُمِّ عمارہؓ بھی اس میں شریک ہوئیں اور ایسی شجاعت اور جانبازی اور عزم و ہمت کا مظاہرہ کیا کہ تاریخ میں خاتونِ اُحد کے لقب سے مشہور ہوئیں۔

طبقات ابن سعد کی روایت ہے کہ ان کے شوہر اور ان کے دونوں بڑے فرزند عبداللہ اور حبیب بھی غزوۂ اُحد میں ان کے ساتھ شریک تھے۔ جب تک مسلمانوں کا پلّہ بھاری رہا، اُمِّ عمارہؓ دوسری عورتوں کے ساتھ مجاہدین کو پانی پلاتی رہیں اور زخمیوں کی خبر گیری کرتی رہیں۔ جب ایک اتفاقی غلطی کی وجہ سے جنگ کا پانسہ پلٹ گیا اور مجاہدین انتشار کا شکار ہو گئے، اس وقت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس صرف چند جان نثار صحابی رہ گئے تھے۔ حضرت اُمِّ عمارہؓ نے یہ کیفیت دیکھی تو انہوں نے مشکیزہ پھینک کر (جو پانی کی مشک اٹھائی ہوئی تھی وہ پھینک دی) اور تلوار اور ڈھال سنبھال لی۔ اور حضور کے قریب پہنچ کر کفار کے سامنے سینہ سپر ہو گئیں۔ کفار بار بار یورش کرتے تھے، حملہ کرتے تھے اور حضور کی طرف بڑھتے تھے اور حضرت اُمِّ عمارہؓ اُنہیں دوسرے ثابت قدم مجاہدین کے ساتھ مل کر تیر اور تلوار سے روکتی تھیں۔ یہ بڑا نازک وقت تھا۔ بڑے بڑے بہادروں کے قدم لڑکھڑا گئے تھے۔ لیکن یہ شیر دل خاتون کوہِ استقامت بن کر میدان جنگ میں ڈٹی ہوئی تھیں۔ اتنے میں ایک مشرک نے ان کے سر پر پہنچ کر اپنی تلوار کا وار کیا۔ اُمِّ عمارہؓ نے اسے اپنی ڈھال پر روکا اور پھر اس کے گھوڑے کے پاؤں پر تلوار کا ایسا بھرپور ہاتھ مارا کہ گھوڑا اور سوار دونوں زمین پر آ گئے۔ پھر لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ ماجرا دیکھ رہے تھے۔ یہ سارا حال یہ ماجرا دیکھ کر آپؐ نے اُمِّ عمارہؓ کے بیٹے عبداللہ کو آواز دی اور فرمایا: عبداللہ اپنی ماں کی مدد کر۔ وہ فوراً اُدھر لپکے اور تلوار کے ایک ہی وار سے اس مشرک کو قتل کر دیا۔ تو عین اسی وقت ایک دوسرا مشرک تیزی سے اُدھر آیا اور حضرت عبداللہ کا بایاں بازو زخمی کرتا ہوا نکل گیا۔ حضرت اُمِّ عمارہؓ نے اپنے ہاتھ سے عبداللہ کا زخم باندھا اور پھر فرمایا: بیٹے جاؤ اور جب تک دَم میں دَم ہے لڑو۔ حضورؐ نے حضرت امّ عمارہؓ کے اس جذبہ جان نثاری کو دیکھ کر فرمایا کہ اے اُمِّ عمارہؓ! جتنی طاقت تجھ میں ہے اَور کسی میں کہاں ہو گی؟ اسی اثناء میں وہی مشرک جس نے عبداللہ کو زخمی کیا تھا، پلٹ کر پھر حملہ آور ہوا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اُمِّ عمارہؓ سے فرمایا: اُمِّ عمارہؓ سنبھلنا، یہ وہی بدبخت ہے جس نے عبداللہ کو زخمی کیا تھا۔ حضرت اُمِّ عمارہؓ جوشِ غضب میں اس کی طرف جھپٹیں اور تلوار کا ایک ایسا کاری وار کیا کہ وہ دو ٹکڑے ہو کر نیچے گر گیا۔ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تبسم فرمایا اور فرمایا: اُمِّ عمارہؓ نے تو اپنے بیٹے کا خوب بدلہ لیا۔

اسی جنگ کے دوران ایک بدبخت نے دُور سے حضورؐ پر پتھر پھینکا جس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دو دانت شہید ہو گئے۔ اور پھر اس وقت جو صحابہ تھے جو شمع رسالت کے پروانے تھے، وہ بڑے اضطراب میں ادھر متوجہ ہوئے اور ابن قمیئہ نامی ایک کافر بھی بڑا جوش سے حضورؐ کے قریب پہنچ گیا اور تلوار کا ایک بھرپور وار کیا اور حضورؐ نے جو خود پہنا ہوا تھا، اُس کی تلوار سے، اس خود کی دو کڑیاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے پر اندر کھُب گئیں اور وہاں سے خون بہہ پڑا۔ یہ سب کچھ اتنی جلدی میں ہُوا کہ کسی کو کچھ پتہ نہ لگا۔ اُمِّ عمارہؓ بیتاب ہو گئیں اور آگے بڑھ کر ابن قمیئہ کو روکا۔ یہ شخص قریش کا بڑا مشہور شہسوار تھا لیکن اس شیر دل خاتون نے اس کی پروا نہیں کی کہ کتنا بہادر ہے اور نہایت جرأت کے ساتھ اس پر حملہ کیا۔ اس نے دوہری زرّہ پہنی ہوئی تھی۔ اُمِّ عمارہؓ کی تلوار اس پر صحیح طرح نہ لگ سکی، اُچٹ گئی۔ لیکن اس بہادر کو بھی جو کافر تھا یہ جرأت نہ پیدا ہوئی کہ اس عورت سے مقابلہ کر سکے۔ وہ پہلا حملہ کھا کے ہی وہاں سے دوڑ گیا۔ اُمِّ عمارہؓ کو بھی زخم آئے۔ حضور نے خود پھر حضرت اُمِّ عمارہؓ کے زخم کی پٹی کروائی۔ اور کئی بہادر صحابہ کا نام لے کر فرمایا کہ واللہ! آج اُمِّ عمارہؓ نے ان سب سے زیادہ بڑھ کر بہادری دکھائی۔ اُمِّ عمارہؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان۔ میرے لئے دعا کریں کہ مجھے جنت میں بھی آپ کی معیت نصیب ہو۔ حضورؐ نے نہایت خشوع سے اس کے لئے دعا مانگی اور با آوازِ بلند فرمایا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُمْ رُفَقَآئِیْ فِی الْجَنَّةِ۔ حضرت اُمِّ عمارہؓ کو بڑی مسرت ہوئی اور ان کی زبان پر بے اختیار یہ الفاظ جاری ہو گئے کہ اب مجھے دنیا میں کسی مصیبت کی کوئی پروا نہیں۔

لڑائی ختم ہوئی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت تک گھر تشریف نہیں لے گئے جب تک آپ نے حضرت عبداللہ بن کعب زمانی کو بھیج کر حضرت اُمِّ عمارہؓ کی خیریت دریافت نہ کر لی۔ حضورؐ فرمایا کرتے تھے: اُحد کے دن میں دائیں بائیں جدھر نظر ڈالتا تھا اُمِّ عمارہؓ ہی اُمِّ عمارہؓ لڑتی نظر آتی تھیں۔

ایک روایت میں ہے کہ غزوۂ اُحد میں حضرت اُمِّ عمارہؓ کے جسم پر بارہ زخم لگے تھے اور علامہ ابنِ سعد کا بیان ہے کہ غزوۂ اُحد کے بعد انہوں نے بیعتِ رضوان میں، جنگِ خیبر اور دوسری جنگوں میں شرکت کی اور ایک روایت میں ہے کہ فتح مکّہ کے وقت بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھیں۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد، جزء الثامن صفحہ 440 تا 442 دار الاحیاء التراث العربی بیروت 1996)

حضرت اُمِّ عمارہؓ کا یہ جرأتمندانہ فعل اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کے لئے تھا، اسلام کی خاطر قربانی کرنے کے لئے تھا۔ آج بھی احمدی عورتوں نے اس زمانے کی مناسبت سے اس مقصد کے حصول کے لئے قربانیاں دی ہیں اور دے رہی ہیں۔ اور صبر کے نمونے دکھائے ہیں اور دکھا رہی ہیں۔ چند ایک کی مَیں نے مثالیں دیں۔ اس زمانے میں اگر جنگ کے حالات ہوں تو احمدی عورت ان کو وہ نمونے دکھانے پڑے تو وہ بھی انشاء اللہ تعالیٰ دکھائے گی اور پیچھے نہیں رہے گی۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک واقعہ بیان کرتے ہیں جس سے پتہ لگتا ہے کہ ضرورت پڑے تو یہ نمونے احمدی عورتیں دکھا سکتی ہیں۔ قادیان میں پارٹیشن کے وقت جب شعائر اللہ کی حفاظت کے لئے اور وہاں بہت ساری عورتیں جمع تھیں، اُن کی عزت و ناموس کی حفاظت کے لئے ایک انتظام تھا۔ تو ایک انتظام کے تحت عورتوں کو عورتوں کی ہی حفاظت کی ذمہ داری دی گئی تھی۔ حضرت مصلح موعودؓ لکھتے ہیں جب قادیان میں شرپسندوں نے حملہ کیا تو شہر سے باہر کے ایک محلے میں ایک جگہ پر عورتوں کو اکٹھا کیا گیا اور ان کی سردار بھی ایک عورت ہی بنائی گئی جو بھیرہ کی رہنے والی تھی۔ اُس عورت نے مَردوں سے بھی زیادہ بہادری کا نمونہ دکھایا۔ ان عورتوں کے متعلق یہ خبریں آئی تھیں کہ شرپسندوں کو جو تلواروں اور بندوقوں سے ان پر حملہ آور ہوتے تھے تو یہ عورتیں بھگا دیتی تھیں اور سب سے آگے وہ عورت ہوتی تھی جو بھیرہ کی رہنے والی تھی اور وہ اُن کی سردار بنائی گئی تھی۔ یہ نہیں کہ سردار بن کے پیچھے رہ رہی ہے، سب سے آگے سردار تھی۔ اور وہ عورت اس زمانے میں جب بیان کیا زندہ تھی، عورتوں کو سکھاتی تھی کہ کس طرح لڑنا ہے۔

(ماخوذ از الازہار لذوات الخمار حصہ دوئم صفحہ 176 مطبوعہ قادیان)

وہ جو عورت تھی جس نے یہ جرأت دکھائی اس عورت کے دل میں یہ جوش یقیناً اس کے جوشِ ایمانی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ پس یہ نمونے ہمیں اس یقین پر مزید قائم کرتے چلے جانے والے ہونے چاہئیں کہ اصل زندگی خدا تعالیٰ کی رضا ہے۔ آج ہم نے اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر ان نمونوں پر قائم رہنا ہے اور اپنی نسلوں میں قائم رکھنا ہے تاکہ اس فیض سے محروم نہ رہیں جو اپنے ایمان کی اعلیٰ مثالیں قائم کر کے اوّلین نے حاصل کیا تھا اور جو آج بھی مسیح محمدی کے ماننے والے حاصل کر رہے ہیں۔ پس پاک دل اور صاف روح ہو کر قربانیوں میں آگے سے آگے بڑھتی چلی جائیں اور اپنی روایات کو کبھی نہ چھوڑیں اور اپنی نسلوں کے ذہنوں میں بھی یہ احساس بٹھاتی چلی جائیں کہ تمہاری زندگی کا مقصد خدا تعالیٰ کی رضا ہونا چاہیے اور اس کے لئے ہر قربانی کے لئے تیار رہو۔

مَیں پھر ایک بار کہتا ہوں کہ اے احمدی عورتو اور اے بچیو! اور خاص طور پر وہ بچیو جنہوں نے اپنے آپ کو وقف کیا ہے اور وقفِ نو میں شامل ہو! تمہیں اللہ تعالیٰ نے امام وقت کے دَور کی اُمِّ عمارہؓ بننے کا موقع دیا ہے۔ سب کچھ بھول جاؤ اور اسلام کے خلاف جنگ میں، جو براہین اور دلائل کی جنگ ہے، اپنے آپ کو تیار کر کے دشمن پر جھپٹ پڑو۔ دنیا کی چھوٹی چھوٹی لالچوں کو بھول جاؤ اور صرف اور صرف ایک خیال رکھو کہ آج ہم نے دنیا کو حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کے نیچے لا کر کھڑا کرنا ہے۔

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 20 نومبر 2015)

☆......☆......☆

نماز جنازہ حاضر و غائب

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 30 اکتوبر 2015 بروز جمعہ نماز مغرب سے قبل مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لا کر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

✡ مکرم چوہدری حبیب احمد باجوہ صاحب، جرمنی

(ابن مکرم چوہدری شریف احمد صاحب باجوہ مرحوم)

25 اکتوبر 2015 کو اچانک حرکت قلب بند ہونے سے 74 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت چوہدری عبد اللہ خان صاحب کے پوتے تھے جو کہ حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کے ماموں زاد بھائی تھے۔ آپ بہت شریف النفس، ملنسار، مخلص اور باوفا انسان تھے۔ خلافت کے ساتھ بہت محبت اور اخلاص کا تعلق تھا۔ آپ نے جرمنی میں زعیم انصار اللہ کے علاوہ شعبہ ضیافت میں بھی خدمت کی توفیق پائی۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم خلیل احمد باجوہ صاحب (رضا کار کارکن دفتر پرائیوٹ سیکرٹری) کے بڑے بھائی تھے۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرم مہر شمس الدین بھروانہ صاحب

(جھنگ، پاکستان)

22 ستمبر 2015 کو 72 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ آپ نے 1953 میں قبول احمدیت کی سعادت پائی۔ آپ کو 20 سال صدر جماعت کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔ بہت سادہ مزاج، غریب پرور، مہمان نواز، صلہ رحمی کرنے والے نیک اور مخلص انسان تھے۔ دوکان پر آنے والے دوستوں کو بڑے شوق سے تبلیغ کیا کرتے تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ 3 بیٹیاں اور 5 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے دو بیٹے واقف زندگی ہیں جن میں سے ایک مکرم حفیظ اللہ بھروانہ صاحب جامعہ احمدیہ جرمنی میں استاد کے طور پر خدمت بجا لا رہے ہیں جبکہ دوسرے بیٹے مکرم سیف اللہ بھروانہ صاحب مربی سلسلہ ہیں۔ ان کے علاوہ ایک بیٹے مکرم رفیق احمد صاحب صدر جماعت اور نگران حلقہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

(2) مکرم رانا عبد الرحمن صاحب (ہڈرز فیلڈ، یوکے)

18 اکتوبر 2015 کو 86 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ آپ 1990 میں پاکستان سے یوکے شفٹ ہوئے تھے۔ 1974 میں غیر احمدیوں نے آپ کے کاروبار کو لوٹ لیا تھا۔ مگر اسکے باوجود آپ نے کبھی تبلیغ کو نہیں چھوڑا۔ آپ پنجوقتہ نمازوں کے بڑے پابند تھے اور ہمیشہ اپنی اولاد کو بھی مسجد میں نماز ادا کرنے کیلئے لاتے اور انہیں نظام جماعت سے وابستہ رکھنے کی کوشش کرتے۔ بہت دعا گو نیک مخلص اور باوفا انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں 6 بیٹیاں اور 5 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(3) مکرم سید مبشر احمد صاحب

(ابن مکرم سید عارف احمد صاحب، قادیان)

9 اکتوبر 2015 کو 28 سال کی عمر میں وفات پا گئے انا للہ و انا الیہ راجعون۔ آپ کے والد بہار سے آ کر قادیان میں آباد ہوئے۔ مرحوم نیک، اچھے اخلاق کے مالک اور مخلص انسان تھے۔

(4) مکرم سیٹھ نذیر احمد صاحب بھٹی (ابن مکرم شہاب الدین بھٹی صاحب آف راجوری حال بشیر آباد سندھ)

23 ستمبر 2015 کو طویل علالت کے بعد بعارضہ قلب وفات پا گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ آپ کو قاضی سلسلہ جماعت احمدیہ بشیر آباد سندھ کے علاوہ کئی حیثیتوں سے جماعتی خدمات کی توفیق ملی۔ آپ نمازوں کے پابند، تہجد گزار، صاف گو، نڈر، بہت مہمان نواز، نیک اور مخلص انسان تھے۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم فرید احمد بھٹی صاحب کونگو میں مبلغ سلسلہ ہیں۔

(5) مکرمہ صدیقہ خانم صاحبہ (اہلیہ مکرم نذیر احمد صاحب شہید آف تخت ہزارہ ضلع سرگودھا، حال ربوہ)

20 اگست 2015 کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ آپ کا خلافت سے بے انتہاء محبت، اخلاص اور وفا کا تعلق تھا۔ 2000 میں تخت ہزارہ ضلع سرگودھا میں اپنے عزیزوں کی شہادتوں کے بعد ربوہ شفٹ ہو گئی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ آپ نمازوں کی پابند، دعا گو، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ پسماندگان میں 2 بیٹیاں اور 2 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک نواسے عزیزم راحیل احمد جامعہ احمدیہ یوکے میں درجہ خامسہ کے طالب علم ہیں۔

(6) مکرم چوہدری عبد اللطیف اٹھوال صاحب

(سابق اکاؤنٹنٹ دفتر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

15 اکتوبر 2015 کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ آپ کو لمبا عرصہ دفتر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ میں اکاؤنٹنٹ کی حیثیت سے نہایت ذمہ داری سے خدمت بجا لانے کی توفیق ملی۔ آپ پنجوقتہ نمازوں کے پابند، دعا گو، دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والے، بڑے محنتی، انتہائی سادہ مزاج، دیانتدار، مہمان نواز اور مخلص انسان تھے۔ ہر مالی قربانی اور تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ ایک دفعہ جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے ایک مالی تحریک فرمائی تو آپ نے فوری طور پر اپنی دونوں بیٹیوں کے جہیز کیلئے جمع کی ہوئی رقم چندہ میں دے دی۔ MTA باقاعدگی سے دیکھتے اور جماعتی کتب و رسائل کا باقاعدگی سے مطالعہ کرتے تھے۔ اپنے بچوں کی نیک تربیت کیلئے ہمیشہ کوشاں رہتے تھے۔ خلافت سے نہایت محبت اور عقیدت کا تعلق تھا۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں 3 بیٹیاں اور 2 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے داماد مکرم مسعود احمد شاہد صاحب مربی سلسلہ (کینبرا، آسٹریلیا) میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

(7) مکرم عزیز احمد بھٹی صاحب

(ابن مکرم عبد الغنی بھٹی صاحب، کنری سندھ)

4 ستمبر 2015 کو ایک ایکسیڈنٹ میں 47 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم ڈرائیور تھے اور جماعتی کاموں میں بھرپور حصہ لیتے تھے۔ بہت نیک، مخلص اور باوفا انسان تھے۔ خلافت کے ساتھ بے انتہا محبت اور اخلاص کا تعلق تھا۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے بڑے بیٹے عزیزم راحیل احمد بھٹی جامعہ احمدیہ ربوہ میں درجہ رابعہ کے طالب علم ہیں۔

(8) مکرمہ امۃ الکریم نصرت چوہدری صاحبہ

(اہلیہ مکرم مبشر احمد چوہدری صاحب، امریکہ)

22 اکتوبر 2015 کو 65 سال کی عمر میں وفات پا گئیں انا للہ و انا الیہ راجعون۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت چوہدری محمد دین صاحب رضی اللہ عنہ کی پوتی تھیں۔ آپ جماعت کی فعال رکن تھیں۔ خلافت کے ساتھ بہت عقیدت اور وفا کا تعلق تھا۔ پردہ کا بہت خیال رکھتی تھیں۔ آپ نے مختلف حیثیتوں سے لجنہ اماء اللہ میں خدمت کی توفیق پائی۔ ربوہ میں سیکرٹری مال اور امریکہ میں لوکل صدر لجنہ کے طور پر کئی سال خدمت بجا لاتی رہیں۔ صوم و صلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ آپ نے حج بیت اللہ کی سعادت بھی پائی۔ مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں اور ضرورت مندوں کی بھی مدد کیا کرتی تھیں۔ بچوں کو بڑے شوق سے قرآن کریم پڑھایا کرتی تھیں۔ بڑی صائب الرائے اور ہمدرد تھیں۔ اسی لئے لوگ رشتوں اور دیگر عائلی معاملات میں آپ سے مشورے لیا کرتے تھے۔ آپ نے 18 سال کی عمر میں وصیت کی اور 1/3 حصہ کی موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ دو بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

☆......☆......☆

ارشادِ نبوی ﷺ

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُالدِّیْن

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

وَسِّعْ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعودؑ
RAICHURI CONSTRUCTION
SPECIALIST IN BUILDING CONTRACTS
SINCE 1985
Office:
Plot No. 6 Durga Sadan Tarun Bharat Co.
Opp. HSG. SOC. Near Cigarette Factory
Chakala Andheri (East) Mumbai-400069
Tel 28258310, Mob. 9987652552
E-mail: raichuri.construction@gmail.com

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian

کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

جماعتی رپورٹیں

جماعت احمدیہ ممبئی میں جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انعقاد

جماعت احمدیہ ممبئی میں مورخہ 25 اکتوبر 2015 کو بعد نماز عصر مسجد الحق میں جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن مجید عزیزم عطاء الکریم نے کی اور اس کا ترجمہ مکرم مولوی افتخار علی صاحب نے پڑھ کر سنایا۔ عزیزم علیم احمد نے عربی قصیدہ کے اشعار پڑھ کر سنائے۔ جلسہ کی پہلی تقریر خاکسار نے ''آنحضرتؐ کا سلوک اوسط درجہ کے افراد سے'' کے موضوع پر کی، دوسری تقریر مکرم افتخار علی صاحب نے ''آنحضرتؐ کی سیرت کے مختلف پہلو'' کے موضوع پر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (پرویز احمد، سیکرٹری اصلاح و ارشاد ممبئی)

جماعت احمدیہ سلی گڑی میں عید ملن پارٹی کا انعقاد

جماعت احمدیہ سلی گڑی میں 11 اکتوبر 2015 کو مکرم مفسر علی صاحب امیر ضلع جل پائی گوڑی کی زیر صدارت عید ملن کی تقریب کا انعقاد کیا گیا۔ اس تقریب کے مہمان خصوصی مکرم ڈاکٹر رُدر ناتھ بھٹا چاریہ صاحب (MLA سلی گڑی) اور مکرم ابو طاہر منڈل صاحب مبلغ انچارج ضلع مرشد آباد تھے۔ تلاوت قرآن کریم خاکسار نے کی اور اسکا ترجمہ مکرم حبیب الرحمٰن صاحب معلم سلسلہ نے بزبان بنگلہ پیش کیا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مختلف ممالک کی پارلیمنٹس کے دوروں پر مشتمل ایک documentry حاضرین کو دکھائی گئی۔ جس کے بعد مکرم رضاء الکریم صاحب سابق معلم سلسلہ نے جماعت احمدیہ کا مختصر تعارف پیش کیا۔ بعدہ مکرمہ ریتا پال صاحبہ ایڈووکیٹ، مکرم ڈاکٹر رُدر ناتھ صاحب اور مکرم ابو طاہر منڈل صاحب نے تقریر کی۔ آخر پر خاکسار نے شکریہ احباب پیش کیا۔ دعا کے ساتھ یہ پروگرام اختتام پذیر ہوا۔ اس تقریب میں 100 سے زائد احباب، سیاسی عہدیداران، اساتذہ، تاجر، ڈاکٹرز، وکلاء، پولیس کے نمائندے، طلباء اور میڈیا کے لوگ شامل تھے۔ اس موقعہ پر معزز مہمانوں کو جماعتی کتب و لیف لیٹ پیش کئے گئے۔ (محمد صغیر عالم، مبلغ انچارج، سلی گڑی)

قادیان میں مشترکہ تربیتی اجلاس اور جملہ مساجد میں باجماعت نماز تہجد کا اہتمام

لوکل انجمن احمدیہ قادیان کے شعبہ اصلاح و ارشاد کے زیر انتظام مورخہ 7 نومبر 2015 کو محترم مولانا محمد انعام غوری صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان کی زیر صدارت مسجد اقصیٰ میں بعد نماز مغرب وعشاء ایک مشترکہ تربیتی اجلاس منعقد کیا گیا۔ اس اجلاس کی پہلی تقریر محترم مولانا مظفر احمد ناصر صاحب ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ نے بعنوان ''موجودہ دور میں معاشرے میں پھیلنے والی بُرائیاں اور اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ان کا حل'' کی، دوسری تقریر خاکسار نے ''اطاعت نظام جماعت اور سیدنا حضور انور کی طرف سے موصولہ 4 ہدایات'' کے موضوع پر کی۔ آخر پر صدر اجلاس نے نظام خلافت کی اہمیت بیان کرتے ہوئے اس کی کامل اطاعت کی طرف توجہ دلائی۔ دعا کے ساتھ اجلاس کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔ مورخہ 8 نومبر 2015 بروز اتوار صبح 4:45 پر قادیان کے تمام حلقوں کی مساجد میں باجماعت نماز تہجد کا اہتمام کیا گیا جس میں کثیر تعداد میں احباب قادیان (انصار، خدام و اطفال) نے شرکت کی۔

(صدر عمومی، لوکل انجمن احمدیہ قادیان)

چندہ جلسہ سالانہ

جلسہ سالانہ قادیان 2015 کو اب مختصر ایام رہ گئے ہیں اس سلسلہ میں جو مہمانان کرام قادیان تشریف لاتے ہیں وہ سب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے مہمان ہوتے ہیں۔ جن کی مناسب تواضع کا انتظام مرکز نے کرنا ہوتا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ ساری جماعت اس ثواب میں شریک ہو۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ''حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسہ سالانہ کو ایک مستقل کام قرار دیا ہے اور فرمایا ہے کہ اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلاء کلمہ اسلام پر بنیاد ہے اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے۔ اور اس کیلئے قومیں تیار کی ہیں۔ جو عنقریب اس میں آملیں گی۔ کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔''

نیز فرمایا کہ'' پس اگر چندہ جلسہ سالانہ کو الگ رکھا جائے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس زور دینے کی وجہ سے کہ ہمارا جلسہ سالانہ دوسرے لوگوں کے جلسوں کی طرح نہیں مومنوں کا اس چندہ میں حصہ لینا ان کے ایمان کو ہمیشہ تازہ کرنے کا موجب بنتا رہے گا۔''

چندہ جات باقاعدہ ادا کرنے والوں سے بھی بسا اوقات جلسہ سالانہ کی رقم رہ جاتی ہے۔ لہٰذا جملہ افراد جماعت سے درخواست ہے جنہوں نے ابھی تک سال رواں کا چندہ جلسہ سالانہ ادا نہیں کیا ہے۔ ان سے گذارش ہے کہ جلد از جلد مقامی جماعت کے سیکرٹری صاحب مال کو اس کی ادائیگی کر دیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اسکی توفیق دے اور افراد جماعت کے اموال میں برکت دے۔ آمین۔

شرح جلسہ سالانہ:۔ حصہ آمد یا چندہ عام ادا کرنے والے احباب اپنی سالانہ آمد کا 1/120 حصہ یا ایک ماہ کی آمد کا دسواں حصہ سال میں ایک دفعہ چندہ جلسہ سالانہ کی صورت میں ادا کرنا ہے۔

(ناظر بیت المال آمد قادیان)

ضروری تصحیح

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 28 اگست 2015ء مطبوعہ اخبار بدر 24 ستمبر 2015، شمارہ نمبر 39، صفحہ نمبر 5، کالم نمبر 2، اوپر سے تیسرے پیراگراف میں یہ جملہ شائع ہوا ہے: ''یونان سے بھی پہلی دفعہ وفد آیا ہوا تھا''

چونکہ اس سے پہلے بھی یونان سے وفد آچکا ہے اس لئے اس میں ''پہلی دفعہ'' کے الفاظ محذوف سمجھے جائیں۔ درست عبارت یوں ہوگی: ''یونان سے بھی وفد آیا ہوا تھا۔'' (ادارہ)

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز

Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

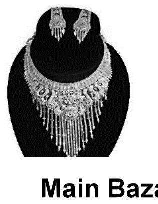

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں

اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

سٹڈی ابراڈ

All Services free of Cost

Prosper Overseas is the India's Leading Overseas Education Company.

About Us

Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years

Achievements

• NAFSA Member Association , USA.

• Certified Agent of the British High Commission

• Trusted Partner of Ireland High Commission

• Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.

Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh,
Phone : +91 40 49108888.

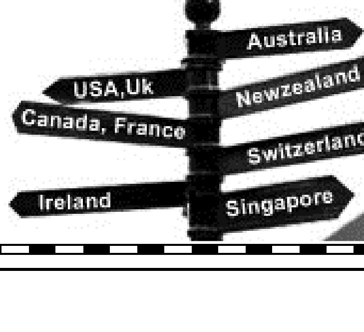

Study Abroad

10 Offices Across India

بیرون ممالک میں اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں

CMD: Naved Saigal

Website:www.prosperoverseas.com

E-mail: info@prosperoverseas.com

National helpline: 9885560884

وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 7675: میں بی۔ ناظر احمد طاہر ولد مکرم اکبر حسین صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 63 سال پیدائشی احمدی ساکن چنتا کنٹا ضلع محبوب نگر صوبہ تیلنگانہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 9 رجون 2015 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ بینک میں 2000/- روپے ہیں۔ میرا گزارہ آمد ازملازمت ماہوار 3500/- روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شریف خان — العبد: بی۔ ناظر احمد طاہر — گواہ: بی۔ انوراحمد

مسل نمبر 7676: میں محمد معین الدین ولد مکرم محمد نعمت اللہ صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 67 سال پیدائشی احمدی ساکن ہاؤس نمبر 5.8.211/c، سری رام نگر کالونی ڈاکخانہ کاماریڈی ضلع نظام آباد صوبہ تیلنگانہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20 راکتوبر 2015 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ آبائی زمین کھیت 2 ایکڑ، مشترکہ آبائی مکان قابل تقسیم۔ میرا گزارہ آمد ازتجارت ماہوار 2500/- روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد فرحت احمد — العبد: محمد معین الدین — گواہ: محمد خورشید احمد

مسل نمبر 7677: میں آصفہ بیگم بنت مکرم نذیر احمد صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 23 سال پیدائشی احمدی ساکن وڈمان ضلع محبوب نگر صوبہ تیلنگانہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 8 راکتوبر 2015 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد ازجیب خرچ ماہوار 400/- روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد عثمان — الامۃ: آصفہ بیگم — گواہ: سید مبشر الدین

مسل نمبر 7678: میں شازیہ پروین زوجہ مکرم ساجد احمد کے۔ اے صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 33 سال پیدائشی احمدی ساکن دوبئی، مستقل پتہ: احسن منزل ضلع کنورسٹی صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 28 راگست 2015 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد ازجیب خرچ ماہوار AED 150 ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ساجد احمد کے۔ اے — الامۃ: شازیہ پروین — گواہ: اعجاز الحق

مسل نمبر 7679: میں میمونہ سلیم زوجہ مکرم عبد السلیم صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 42 سال پیدائشی احمدی ساکن بیت السلیم ڈاکخانہ کونیسری ضلع پالاکڈ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم اپریل 2015 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: ایک عدد ہار 40 گرام، دو عدد کنگن 32 گرام، ایک عدد انگوٹھی 3 گرام، دو عدد بالیاں گرام (22 کیریٹ)۔ میرا گزارہ آمد ازجیب خرچ ماہوار 300/- روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سی۔ ایچ۔ نثار احمد — الامۃ: میمونہ سلیم — گواہ: ایس۔ سکیر حسین

بقیہ خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ از صفحہ نمبر 6

طور پر ہی دے۔ اس کے لئے جماعتوں کو ٹارگٹ بھی دیئے گئے تھے۔ اس سال اللہ کے فضل سے تحریک جدید میں شاملین کی تعداد تیرہ لاکھ گیارہ ہزار ہوگئی ہے۔ اور اس سال ایک لاکھ نئے شامل ہوئے ہیں۔ آسٹریلیا نے اس میں کافی ترقی کی ہے۔ شامل کرنے کے لئے کوشش کی ہے اور تقریباً چورانوے فیصد لوگوں کو شامل کرلیا ہے۔ کینیڈا نے بہت کوشش کی ہے اکانوے فیصد کو شامل کیا ہے۔ بھارت نے بھی اس بارے میں کافی کام کیا ہوا ہے۔ لگتا ہے ان کی رپورٹ نہیں آئی۔ میرا خیال ہے وہ بھی اس کے برابر ہی ہیں۔ اگر رپورٹ نہیں بھیجی تو بھجوا دیں۔

اس کے علاوہ افریقہ کے ملکوں میں اس بارے میں کافی کام کیا گیا ہے۔ مالی نے اس سال کافی کام کیا ہے۔ بورکینا فاسو، کانگو برازاویل، گنی کناکری، کیمرون، گھانا، سینیگال، ساؤتھ افریقہ۔ پہلے سے بڑھ کر انہوں نے شامل کرنے میں کوشش کی ہے۔

دفتر اول کے شامل افراد کے پانچ ہزار نوسوستائیس کھاتے ہیں جس میں سے بچاسی خدا کے فضل سے حیات ہیں اور اپنے چندے خود ادا کر رہے ہیں۔ باقی پانچ ہزار آٹھ سو بیالیس وفات شدگان کے کھاتے بھی ان کے ورثاء نے جاری کر دیئے ہیں۔

پاکستان کی تین بڑی جماعتیں جنہوں نے قربانی کی۔ پہلے نمبر پر لاہور ہے۔ دوسرے نمبر پر ربوہ۔ تیسرے پر کراچی۔

اور وصولی کے اعتبار سے قربانی کرنے والے اسلام آباد، ملتان، کوئٹہ، پشاور، حیدرآباد، میرپور خاص، ڈیرہ غازی خان، بہاولپور، بہاونگر اور جھنگ ہیں۔

دس اضلاع جو بڑے ہیں جنہوں نے قربانی کی۔ سیالکوٹ نمبر ایک، فیصل آباد دو۔ سرگودھا تین۔ عمر کوٹ چوتھے نمبر پر۔ گوجرانوالہ اور گجرات پانچویں پر۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ چھٹے پر۔ میرپور آزاد کشمیر ساتواں۔ اوکاڑہ آٹھ۔ ننکانہ صاحب اور سانگھڑ۔

گزشتہ سال کی نسبت درج ذیل جماعتوں نے زیادہ کارگزاری پیش کی۔ جو چھوٹی جماعتیں ہیں ان میں ایک حیدرآباد کی صابن دستی۔ پھر گھٹیالیاں خورد ہے۔ شہداد پور۔ کھوکھر غربی۔ کنری۔ چک نو پنیار۔ ساہیوال۔ بشیر آباد سٹیٹ۔ عنایت پور بھٹیاں۔

جرمنی کی دس جماعتیں نوئس اور روڈ رمارک، فلورز ہائم، کولون، بیدا، مہدی آباد، نوئزن برگ، فریڈ برگ، درائے آئش اور کوبلنز۔ دس لوکل امارتیں ہیمبرگ، فرینکفرٹ، گروس گراؤ، ڈارم شٹڈ، ویزبادن، من ہائم، موئرفیلڈن والڈورف، ڈیٹسن باخ، ریڈشٹڈ، آفن باخ۔

امریکہ کی جماعتیں ہیں سلیکون ویلی، ڈیٹرائٹ، لاس اینجلیس ایسٹ، سیاٹل، سینٹرل ورجینیا، یارک ہیرس برگ۔

برطانیہ کے پہلے پانچ ریجن لندن اے۔ نمبر دو لندن بی۔ مڈلینڈز۔ نارتھ ایسٹ اور ساؤتھ ہیں۔

فی کس ادائیگی کے لحاظ سے برطانیہ کے ریجن میں اسلام آباد نمبر ایک پہ۔ مڈلینڈز۔ ساؤتھ ویسٹ۔ نارتھ ایسٹ اور سکاٹ لینڈ ہیں۔

وصولی کے لحاظ سے برطانیہ کی پہلی دس بڑی جماعتیں مسجد فضل نمبر ایک پہ۔ پھر ریز پارک۔ پھر ووسٹر پارک، نیو مالڈن، جلنگھم، برمنگھم ساؤتھ، تھارنٹن ہیتھ، ومبلڈن پارک، بریڈفورڈ اور گلاسگو ہیں۔

چھوٹی جماعتوں میں نمبر ایک پہ لیمنگٹن سپا، وولور ہیمپٹن، سپین ویلی، کاونٹری، نیوکاسل ہیں۔ ادائیگی کے لحاظ سے جو چھوٹی جماعتیں ہیں ان میں ڈیون اینڈ کانوال، لیمنگٹن سپا، سپین ویلی، سوان زی اور وولور ہیمپٹن۔

کینیڈا کی جماعتیں کیلگری نمبر ایک پہ۔ پیس ویلیج۔ ٹورانٹو۔ وان۔ وینکوور ہیں۔

وصولی کے لحاظ سے پانچ قابل ذکر جماعتیں۔ ایڈمنٹن۔ ڈرہم۔ سسکاٹون ساؤتھ۔ ملٹن جارج ٹاؤن اور آٹو او ویسٹ ہیں۔

آسٹریلیا کی پہلی دس جماعتیں ہیں کاسل ہل، میلبرن ساؤتھ، برزبین ساؤتھ، ACT کینبرا، ایڈیلیڈ ساؤتھ، پلمپٹن، بلیک ٹاؤن، ماؤنٹ ڈرویٹ، مارزڈن پارک ہیں۔

انڈیا کی دس جماعتیں کیرولائی (کیرالہ)، حیدرآباد، کالی کٹ (کیرالہ)، قادیان، پتھہ پیریم (کیرالہ)، کنانور ٹاؤن (کیرالہ) اور پنگاڈی (کیرالہ)، کلکتہ (بنگال)، بنگلور (کرناٹک)، سولور (تامل ناڈو) ہیں۔ اور قربانی کے لحاظ سے انڈیا کے جو دس صوبہ جات ہیں وہ کیرالہ، تامل ناڈو، کرناٹک، آندھرا پردیش، جموں وکشمیر، اڑیسہ، پنجاب، بنگال، دہلی اور مہاراشٹر ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان تمام شاملین کے اموال ونفوس میں بے انتہا برکت ڈالے اور انہیں اخلاص ووفا میں بڑھاتا رہے۔

......☆......☆......☆......

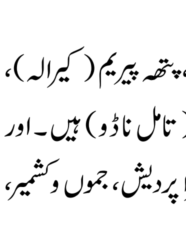
M/S NAIEM GARMENTS
QILLA BAZAR, POONCH. (J&K)
Deals in : Ladies Suits,
Gents Wear &Baby Suits etc.
Prop. MOHAMMAD SHER
Mob.09596748256, 9086224927
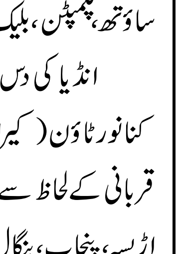

بقیہ خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ 20

فرمائی ہے کہ ہم ایک آواز پر اٹھنے اور بیٹھنے والے ہیں تمکنت صرف حکومت کا ملنا ہی نہیں ہے بلکہ ایک رعب کا ظاہر ہونا بھی ہے اور سکون دل کا پیدا ہونا بھی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ وہ وقت بھی آئے گا جب حکومتیں بھی حضرت مسیح موعودؑ کی غلامی میں آ کر صحیح اسلام کو سمجھیں گی لیکن اس وقت بھی دنیا اب ہماری طرف دیکھنے لگ گئی ہے کہ اسلام کی صحیح تعلیم بتاؤ۔ پس یہ بھی ایک تمکنت اور رعب ہے جو اب دنیا پر اللہ تعالیٰ ڈال رہا ہے لیکن اس سے فائدہ اٹھانے والے وہی ہوں گے جو خدا تعالیٰ کی بات کی طرف توجہ دینے والے ہوں۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس فضل کے وارث بننے کے لئے نیکیوں پر قائم ہو جاؤ اور اس کو پھیلاؤ اور برائیوں سے بچو اور دوسروں کو بچاؤ۔ پس جب تک اس پر قائم رہو گے اس بنیادی اصول کو پکڑے رہو گے ترقیاں کرتے چلے جاؤ گے۔

پس ہر احمدی کو ہمیشہ یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ اپنے اعمال میں ترقی کرنے کی طرف توجہ دیتا چلا جائے تبھی دنیا کو بھی اپنی طرف متوجہ کر سکیں گے اور یہی چیز پھر اس تمکنت کا بھی باعث بنے گی جب حکومتیں بھی اس حقیقی تعلیم کے تابع ہو کر آنحضرت ﷺ کی غلامی میں آئیں گی۔ پس بہت بڑے مقاصد کے حصول کی اللہ تعالیٰ حقیقی مسلمانوں کو خوشخبری دے رہا ہے۔ اپنے مقصد پیدائش کو پہچانیں اپنی نفسانی خواہشات کی تکمیل کی بجائے خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ آپس میں بھی پیار اور محبت سے رہیں اور اس پیار اور محبت کو اس معاشرے میں بھی پھیلائیں۔ اپنے اندر وہ خصوصیات پیدا کریں جو خدا تعالیٰ ہم سے چاہتا ہے۔ صرف مسجد بننے سے وہ خصوصیات پیدا نہیں ہو جائیں گی بلکہ اس کے لئے کوشش کرنی ہوگی۔ ان خصوصیات کا خدا تعالیٰ نے ایک جگہ قرآن کریم میں یوں ذکر فرمایا ہے۔ فرماتا ہے کہ اَلتَّآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السَّآئِحُوْنَ الرّٰكِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ ۗ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿التوبة: ۱۱۲﴾ کہ توبہ کرنے والے عبادت کرنے والے حمد کرنے والے خدا کی راہ میں سفر کرنے والے رکوع کرنے والے سجدہ کرنے والے نیک باتوں کا حکم دینے والے اور بری باتوں سے روکنے والے اور اللہ کی حدود کی حفاظت کرنے والے سب سچے مؤمن ہیں اور تو مؤمنوں کو بشارت دے دے۔

پس جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے ایک انسان کا حقیقی مؤمن بننے کے لئے پہلی شرط یہ ہے کہ وہ توبہ کرے یعنی اپنے گناہوں کا اقرار کرے اور گناہوں کا اقرار کرتے ہوئے مکمل طور پر ان سے بچنے کا عہد کرے۔ گناہ صرف بڑے بڑے گناہ نہیں ہیں بلکہ چھوٹی چھوٹی غلطیاں جو نظام میں خرابی پیدا کرتی ہیں وہ بھی گناہ بن جاتے ہیں اور جب اس عہد پر قائم ہو جائیں تو پھر خدا تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا کرتے ہوئے اس کی عبادت کرنا ایک مؤمن کا فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مرضی پر اپنے آپ کو چلانا ایک مؤمن کا فرض ہے اور خدا تعالیٰ کی مرضی کیا ہے۔ جیسا کہ میں پہلے بھی اس کا ذکر کر آیا ہوں کہ خدا تعالیٰ کی مرضی یہ ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کی عبادت کرے جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ (الذّٰریٰت: 56) کہ اور میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔ پس نہ امیروں اور کاروباری لوگوں کے لئے کوئی گنجائش ہے کہ عبادت سے باہر ہوں نہ عام انسانوں کے لئے اور غریبوں کے لئے کوئی گنجائش ہے کہ عبادت میں سستی کریں۔

مسجد کے بعض کوائف بھی میں پیش کر دیتا ہوں مسجد کی یہ زمین اس کا کل رقبہ ہزار مربع میٹر ہے۔ دو منزلہ عمارت ہے یہ علاقے کی مین سڑک کے بالکل اوپر ہے یہ سڑک جو ہے علاقے کی ساری بڑی سڑکوں کو آپس میں ملاتی ہے۔ ہائی وے کے ایگزٹ کے بہت قریب ہے بلکہ دو ہائی ویز لگتی ہیں اسے۔ قریب ہی ریلوے سٹیشن موجود ہے اس ریلوے سٹیشن سے Nagoya کے انٹرنیشنل ایئر پورٹ تک سیدھی ٹرین جاتی ہے اس لحاظ سے بھی بڑا اس میں سہولتیں ہیں۔ مسجد کا نام بیت الاحد میں نے رکھا تھا۔ یہاں تبرک کے لئے مسجد مبارک قادیان اور دار المسیح کی اینٹیں بھی نصب ہیں۔ امارت کی پہلی منزل پر مسجد کا مین ہال ہے جہاں پانچ سو سے زائد نمازیوں کی گنجائش موجود ہے اور اوپر کی منزل میں لجنہ ہال ہے اور صحن ہے کچھ وہاں لگا کر چھوٹی سی سائبان لگا کر فنکشن بھی کئے جا سکتے ہیں اور اس کو شامل کر لیا جائے تو سات آٹھ سو نمازی ایک وقت میں نماز ادا کر سکتے ہیں۔ دوسری منزل پر دفتر بھی ہے لائبریری ہے چھوٹی سی لجنہ ہال ہے مربی ہاؤس ہے گیسٹ رومز ہیں اور اس مسجد کی عمارت خریدی تو گئی تھی لیکن بعد میں اس میں تبدیلیاں کی گئیں اس کی وجہ سے چاروں کونوں پے اس کو مسجد کا رنگ دینے کے لئے منارے بھی تعمیر کئے گئے اور گنبد بھی بنایا گیا اور یہ سڑک پر ہونے کی وجہ سے لوگوں کی توجہ کھینچنے کا بڑا امر کز بنا ہوا ہے۔ یہ مسجد نہ صرف جاپان بلکہ شمال مشرقی ایشیائی ممالک جو ہیں چین کوریا ہانگ کانگ تائیوان وغیرہ میں جماعت کی پہلی مسجد ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو باقی جگہوں میں بھی راستے کھولنے کا ذریعہ بنائے اور وہاں بھی جماعتیں ترقی کریں اور مسجدیں بنانے والی ہوں۔

یہ عمارت خرید کر اس کو مسجد میں تبدیل کیا گیا تھا۔ 2013ء میں یہ عمارت خریدی گئی تھی جون میں اور اس کی خرید اور تعمیر وغیرہ پر کل تقریباً تیرہ کروڑ اٹھتر لاکھ ین کی رقم خرچ ہوئی ہے۔ یہ تقریباً بن جاتی ہے کوئی بارہ لاکھ ڈالر کے قریب۔ اس میں سے تقریباً نصف سے کچھ کم تو مرکز کی گرانٹ تھی باقی لوگوں نے یہاں کی چھوٹی سی جماعت ہے بڑی قربانی کر کے اس مسجد کی تعمیر میں اپنا حصہ ڈالا ہے اللہ تعالیٰ ان سب کو جزا دے۔ اس کے لئے بعض بڑی قربانی کے واقعات بھی ہوئے ہیں مالی قربانی کے جب اس کی تحریک کی گئی مسجد بنانے کی مسجد بیت الاحد کی تو ایک احمدی کہتے ہیں کہ جب ان کو محصل نے یا سیکرٹری مال نے جس نے بھی تحریک کی تو یہ احمدی ان کو اپنے ساتھ لے گئے کہ میرے ساتھ گھر چلیں اور جو کچھ ہے میں پیش کر دیتا ہوں۔ ان کی اہلیہ جاپانی ہیں جب وہ گئے اور چندے کا بتایا تو انہوں نے مختلف ڈبے لا کے سامنے رکھ دیئے اور جب ان میں سے رقمیں نکالی گئیں یا دیکھا گیا تو یہ ساری چیزیں تقریباً دس ہزار ڈالر مالیت کی تھیں۔ اسی طرح صدر صاحب جاپان نے یہ بھی لکھا کہ بعض احباب کے حالات سے ہمیں آگاہی تھی کہ وہ زیادہ آسودہ حال نہیں ہیں لیکن انہوں نے اپنے اخراجات کو محدود کر کے اللہ تعالیٰ کے گھر کی تعمیر کے لئے قربانی کی سعادت حاصل کی اور ان سے ایک وقت میں جو انہوں نے رقم دینی تھی اس میں بھی دو اڑھائی لاکھ ڈالر کی کمی آ رہی تھی لیکن احباب نے بڑی قربانی کر کے تکلیف اٹھا کر یہ رقم ادا کی جو پہلے دے چکے تھے انہوں نے بھی پوری کوشش کی اور جو کچھ میسر تھا لا کے پیش کر دیا اور اس طرح تقریباً سات لاکھ ڈالر جمع ہو گئے۔ ایک نوجوان طالبعلم پارٹ ٹائم جاب کر رہے ہیں۔ اسی ہزار ین ان کو تنخواہ ملتی ہے اس میں سے ہر مہینے پچاس ہزار ین مسجد کے لئے ابھی تک پیش کرنے کی توفیق پا رہے ہیں یا جب تک رپورٹ تھی اس وقت تک دیتے رہے۔ احمدی بچے ہیں بڑی قربانیاں کرنے والے۔ اپنی جیب خرچ لا کر مسجد کے لئے چندہ پیش کرتے رہے اور بچوں میں سب سے زیادہ قربانی ایک بچی نے کی ہے جس نے مختلف کرنسیوں کی صورت میں مختلف وقتوں میں جو اس کو تحفے تحائف ملتے رہے اپنے بڑوں سے وہ دیئے اور اس طرح جو رقم اس نے جمع کی ہوئی تھی وہ جمع کی گئی تو نو ہزار ڈالر کے قریب رقم بنی وہ اس نے پیش کر دی۔ احمدی خواتین نے بڑی قربانیاں کیں۔ اپنے زیور پیش کر دیئے اور ایک خاتون نے تو اپنی چوبیس چوڑیاں پیش کر دیں۔ پھر ایک خاتون ہیں انہوں نے اپنے زیورات جو ان کی والدہ کی طرف سے ملے تھے وہ دے دیئے۔ ایک خاتون جو پاکستان سے آئی ہیں انہوں نے اپنے زیور کا نیا سیٹ مسجد کے لئے پیش کر دیا جو انہوں نے جنوری میں ہی اپنی بیٹی کی شادی کے لئے خریدا تھا۔ اللہ تعالیٰ ان تمام قربانی کرنے والوں کو اپنی جناب سے بے انتہا نوازے۔ ان کے اموال میں برکت دے ان کے نفوس میں برکت دے انہیں ایمان اور یقین میں بڑھاتا چلا جائے اور ان سب کو اس مسجد کا حق ادا کرنے والا بنائے۔ یہ مسجد جہاں ان کی عبادت کے معیار بلند کرے وہاں آپس میں محبت پیار میں بڑھنے والے بھی ہوں یہ اور اس محبت اور پیار کو دیکھ کر دوسروں کی بھی اس طرف توجہ پیدا ہو۔

غیر از جماعت ہمسایوں نے بھی بڑا محبت اور خلوص کا اظہار کیا ہے۔ ایک جاپانی دوست نے اپنا ایک بہت بڑا گھر جو تین منزلہ گھر ہے جماعت کو پیش کر دیا کہ اپنے مہمان اس میں ٹھہرائیں۔ اسی طرح مسجد کے ہمسایوں کو جب پتا چلا کہ یہاں مسجد کے افتتاح کے لئے کثرت سے مہمانوں کی توقع ہے تو انہوں نے جماعت کے لئے اپنی پارکنگ کی جگہ دے دی۔ بالعموم جاپانی لوگ کسی بھی عمارت کے افتتاح وغیرہ کے موقع پر اس عمارت کو نہایت قیمتی پھولوں سے سجاتے ہیں جب دو جاپانی دوستوں کو پتا چلا کہ جاپان کی جماعت احمدیہ کی مسجد کا افتتاح ہو رہا ہے تو انہوں نے کہا کہ وہ مسجد کے افتتاح کے موقع پر مسجد کو پھولوں سے سجانا چاہتے ہیں چنانچہ انہوں نے پوری مدد کی۔ مسجد کی رجسٹریشن ایک غیر مسلم وکیل کی معاونت کا بھی بیان کر دوں انہوں نے بڑا کام کیا ہے۔ یہ قانونی معاونت فراہم کرتے رہے۔ اکیونجیما صاحب۔ نہایت بے لوث انداز میں انہوں نے معاونت فرمائی ان کے کام کی فیس کم از کم بیس ہزار ڈالر کے قریب بنتی ہے لیکن ان کا کہنا تھا کہ جماعت احمدیہ کے جاپان پر احسانات ہیں اور اس کے بدلہ میں میں یہ کام معاوضے کے بغیر کروں گا چنانچہ انہوں نے کوئی فیس نہیں لی۔ اخبارات اور میڈیا میں بھی اس کا ذکر ہے جیسا کہ میں شروع میں کہہ چکا ہوں کافی ذکر ہے تمام بڑے اخبارات معروف ٹی وی چینلز کے لئے ذریعہ تعارف ہو چکا ہے۔

پس یہ اثر ہے جو جماعت احمدیہ کا دوسروں پر قائم ہے کہ پر امن اور سلامتی پھیلانے والے اسلام کے نمائندے ہیں۔ خدمت خلق کرتے ہیں۔ اس کو قائم رکھنا اور اس اثر کو بڑھانا یہاں رہنے والے ہر احمدی کا کام ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے کہ اس حقیقت کو ہر احمدی پھیلانے والا بھی ہو کہ اسلام محبت اور سلامتی کا مذہب ہے اور ہماری مساجد اس کا symbol ہیں تا کہ اس قوم میں اسلام کا حقیقی پیغام پھیلانے کے راستے وسیع تر ہوتے چلے جائیں اور یہ قوم بھی ان خوش قسمتوں میں شامل ہو جائے جو اپنے پیدا کرنے والے کو پہچاننے والی اور محسن انسانیت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کو سمجھنے والی ہو۔ آمین

......☆......☆......☆......

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز

چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

Shivala Chowk Qadian (India)

Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,

E-mail: jk_jewellers@yahoo.com

Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Tel. : (0091) 1872-224757
Manager: 09417020616
Editor : 08283058886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ
بدر قادیان

The Weekly **BADR** Qadian

Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2013-15 Vol. 64 Thursday 26 November 2015 Issue No. 48

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 550/-
By Air : 50 Pounds or 80 U.S. $
: 60 Euro
: 80 Canadian Dollar
Postal Reg. No. GDP/001/2013-15

اسلام کو پھیلنے کے لئے کسی تلوار کی ضرورت نہیں ہے۔ اسلام کو پھیلنے کے لئے اُن لوگوں کی ضرورت ہے جن کا خدا تعالیٰ پر کامل اور مکمل یقین اور ایمان ہو

اسلام کو پھیلنے کے لئے ان لوگوں کی ضرورت ہے جن کی عبادت کے معیار بلند ہوں

اسلام کو پھیلنے کے لئے ان لوگوں کی ضرورت ہے جو قتل وغارت گری کرنے کے بجائے اپنے نفسوں کے خلاف جہاد کر کے اپنی عملی حالتوں کو درست کرنے والے ہوں

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیان فرمودہ 20؍نومبر 2015ء بمقام مسجد بیت الاحد، جاپان

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان آیات کی تلاوت فرمائی۔

اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِى الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ

﴿سورۃ الحج: ۴۱﴾

یہ وہ لوگ ہیں جنہیں اگر ہم زمین میں تمکنت عطا کریں تو وہ نماز کو قائم کرتے ہیں زکوۃ ادا کرتے ہیں اور نیک باتوں کا حکم دیتے ہیں اور بری باتوں سے روکتے ہیں اور ہر بات کا انجام اللہ ہی کے اختیار میں ہے۔

الحمد للہ آج جماعت احمدیہ جاپان کو اپنی پہلی مسجد بنانے کی توفیق ملی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی تعمیر کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور آپ لوگ اس مقصد کو پورا کرنے والے ہوں جو مسجد بنانے کا مقصد ہے۔ پس صرف مسجد بنالینا کوئی ایسی بات نہیں کہ ہم کہہ سکیں کہ جاپان میں آنے کا ہمارا مقصد پورا ہو گیا۔ ہمارا مقصد تو تب پورا ہو گا جب ہم حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت میں آنے کے مقصد کو حاصل کرنے کی کوشش کریں گے اور وہ مقصد یہ ہے کہ ہمارا خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا ہو اور ہم اس کی عبادت کا حق ادا کرنے والے ہوں۔ ہم اس کی مخلوق کا حق ادا کرنے والے ہوں اور ہم اپنی عملی حالتوں کی طرف دیکھتے ہوئے اس کے اونچے معیار حاصل کرنے والے ہوں۔ ہم اسلام کے خوبصورت پیغام کو اس کی خوبصورت تعلیم کو اس قوم کے ہر فرد تک پہنچانے والے ہوں۔ جب جاپان کو مذہبی آزادی ملی اور جاپانیوں کا بھی مذہب کی طرف رجحان پیدا ہوا تو اسلام کی طرف بھی توجہ پیدا ہوئی۔ جب یہ بات حضرت مسیح موعودؑ کے علم میں لائی گئی تو آپ نے جاپانیوں تک حقیقی اسلام پہنچانے کی خواہش کا بڑی شدت سے اظہار کیا۔ فرمایا کہ دوسرے مسلمان تو وحی کا دروازہ بند کر کے اپنے مذہب کو مردے کی طرح بنا چکے ہیں۔ آپ نے بڑے درد سے فرمایا کہ دوسرے مسلمان صرف اپنے پر ہی ظلم نہیں کرتے یہ بات کہہ کے کہ وحی کا دروازہ بند ہو گیا بلکہ دوسروں کو بھی اپنے عقائد اور خراب اعمال دکھا کر اسلام میں داخل ہونے سے روکتے ہیں۔ ان کے پاس کونسا ہتھیار ہے جس سے غیر مذہب کو ختم کرنا چاہتے ہیں۔ آپ نے اپنے ماننے والوں کو کہا کہ چاہئے کہ اس جماعت میں چند آدمی اس کام کے لئے تیار کئے جائیں جو لیاقت اور جرأت والے ہوں۔ پھر آپؑ نے جاپانیوں میں تبلیغ کے لئے کتاب لکھنے کی خواہش کا بھی اظہار کیا۔

پس آپؑ جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع میں آپؐ کے پیغام کو دنیا میں پھیلانے آئے تھے جاپان بھی اس سے باہر نہیں جزائر بھی اس سے باہر نہیں اور باقی دنیا بھی اس سے باہر نہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ آپ لوگوں کو اس ملک میں آنے کا موقع میسر آیا۔ حضرت مسیح موعودؑ تو اس بات پر دکھ کا اظہار فرما رہے ہیں کہ دوسرے مسلمانوں نے جاپان میں اسلام کو کیا پھیلانا ہے کہ یہ لوگ تو اللہ تعالیٰ کے کلام و وحی کا دروازہ بند کر کے اسلام کو مردہ مذہب بنا چکے ہیں اور جاپانیوں کو یا دنیا میں کسی بھی ملک کے رہنے والوں کو مردہ مذہب کی کیا ضرورت ہے۔ آپ فرماتے ہیں یہ تو تم لوگ ہو جو اسلام کے زندہ ہونے کا ثبوت دے سکتے ہو اور اس کی خوبیاں دنیا کو بتا سکتے ہو۔ جب اللہ تعالیٰ سے تعلق کے راستے بند کر دیئے تو مسلمانوں اور دوسرے مذاہب کے ماننے والوں میں کیا فرق رہ گیا۔ اگر اسلام کی برتری دنیا پر ثابت کرنی ہے تو پھر اللہ تعالیٰ سے زندہ تعلق پیدا کر کے ثابت کی جاسکتی ہے۔ دنیا کو بتا کر یہ برتری ثابت کی جاسکتی ہے کہ اسلام کا خدا اب بھی اس سے بولتا ہے جس سے وہ کرتا ہے پیار۔ پس یہ برتری ثابت کرنے کے لئے ہر ایک کو اللہ تعالیٰ سے تعلق جوڑنے کی ضرورت ہے۔ اسلام کو پھیلنے کے لئے کسی تلوار کی ضرورت نہیں ہے اسلام کو پھیلنے کے لئے ان لوگوں کی ضرورت ہے جن کا خدا تعالیٰ پر کامل اور مکمل یقین اور ایمان ہو۔ اسلام کو پھیلنے کے لئے ان لوگوں کی ضرورت ہے جن کی عبادت کے معیار بلند ہوں۔ اسلام کو پھیلنے کے لئے ان لوگوں کی ضرورت ہے جو قتل و غارت گری کرنے کے بجائے اپنے نفسوں کے خلاف جہاد کر کے اپنی عملی حالتوں کو درست کرنے والے ہوں۔ پس اس لحاظ سے بھی آج احمدیوں پر بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ جہاں اپنی عبادتوں کے معیار بڑھائیں وہاں اسلام کی خوبصورت تعلیم کے ساتھ دوسروں کو تبلیغ کریں۔

پس یہ مسجد جو بنائی ہے تو اس کا حق ادا کریں۔ اس حق کو ادا کرنے کے لئے اسے پانچ وقت آباد کریں۔ اس کا حق ادا کرنے کے لئے اپنی عبادتوں کے معیار بڑھائیں۔ اس کا حق ادا کرنے کے لئے اپنی عملی حالتوں کے جائزے لیں۔ اس کا حق ادا کرنے کے لئے تبلیغ کے میدان میں وسعت پیدا کریں۔ حضرت مسیح موعودؑ نے ایک جگہ فرمایا کہ جہاں اسلام کا تعارف کروانا ہو وہاں مسجد بنا دو تو تبلیغ کے راستے اور تعارف کے راستے کھلتے چلے جائیں گے۔ پس یہ مسجد آپ پر ذمہ داری ڈال رہی ہے کہ جہاں عبادتوں کے معیاروں کو اونچا کریں وہاں تبلیغ کے لئے اپنے آپ کو تیار کریں۔ اب افتتاح سے پہلے ہی میڈیا نے اس مسجد کی کافی کوریج بھی دے دی ہے اور ایک امن پسند اسلام کا تعارف اس حوالے سے اہل ملک کے سامنے پیش کیا ہے۔ پس اس تعارف سے فائدہ اٹھانا اب یہاں رہنے والے ہر احمدی کا کام ہے۔ جاپانیوں کے لئے مسجد تو کوئی نئی چیز نہیں ہے۔ یہاں جیسا کہ کہا جاتا ہے کہ سو کے قریب مساجد ہیں تو ہماری اس مسجد کے افتتاح کو اتنی اہمیت کیوں؟ اس لئے کہ عام مسلمانوں سے ہٹ کر اسلام کی تصویر ہم دکھاتے ہیں۔ وہ حقیقی تصویر جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دکھائی اور جس کے دکھانے کے لئے اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے آپ کے غلام صادق کو بھیجا ہے۔ پس اس تصویر کو دکھانے کے لئے آپ کو بھی اپنی ذمہ داری ادا کرنی ہو گی اور یہ ذمہ داریاں نہیں ادا ہو سکتیں جب تک کہ آپ صرف عقیدے کی صرف پختگی تک ہی قائم نہ ہو بلکہ عملی حالتوں کے اعلیٰ معیاروں کو حاصل کرنے کی بھی کوشش کرنے والے ہوں۔ آپس کی محبت اور پیار اور بھائی چارے میں بڑھنے والے ہوں۔ جہاں ہمارے آقا و مطاعؐ کی نظر ہے جہاں آپ کے غلام صادق کی نظر ہے اپنی نظریں ہمیں اس طرف پھیرنی ہوں گی۔ اس کا ذکر ہمیں قرآن کریم میں بھی ملتا ہے۔ پس صرف یہ کہہ دینا کہ الحمد للہ ہم نے زمانے کے امام کو مان لیا الحمد للہ ہم احمدی ہیں کافی نہیں ہے۔ جو آیت میں نے تلاوت کی ہے اس میں جن باتوں کی طرف توجہ دلائی گئی ہے اللہ تعالیٰ نے توجہ دلائی ہے اس کے اس زمانے میں مخاطب احمدی مسلمان ہی ہیں کیونکہ ہم ہی ہیں جنہوں نے زمانے کے امام کو مانا ہے ہم ہی ہیں جن میں نظام خلافت دین کی تمکنت کے لئے جاری ہے۔ ایک احمدی مسلمان کے لئے اس زمانے کے امام کو ماننے والے کے لئے خلافت سے وابستہ رہنے کا دعویٰ کرنے والے کے لئے اللہ تعالیٰ نے بعض اصولی باتیں بیان فرما دیں کہ ایک تو نمازوں کے قیام کی طرف توجہ رکھو کہ یہ بنیادی مقصد ہے تمہارے پیدائش کا۔ اگر نمازوں کی ادائیگی نہیں اگر عبادتوں کی طرف توجہ نہیں تو پھر یہ دعوے بھی غلط ہیں کہ ہم حقیقی مسلمان ہیں۔ یہ دعوے بھی غلط ہیں کہ ہم دنیا میں انقلاب پیدا کر دیں گے یہ دعوے بھی غلط ہیں کہ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق کو مان لیا ہے کیونکہ آپ نے تو اپنی آمد کا مقصد ہی بندے کو خدا تعالیٰ سے جوڑنے کا بتایا ہے اور پھر فرمایا کہ دوسرا مقصد ایک دوسرے کے حق ادا کرنا ہے۔ اس آیت میں بھی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حقیقی بندوں کی خصوصیت یہ ہے کہ وہ خدا تعالیٰ سے ڈرنے والے ہیں اس کی عبادت کا حق ادا کرنے والے ہیں۔ اپنے مال میں سے بھی خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر انسانیت کی بھلائی اور بہتری کے لئے خرچ کرنے والے ہیں اور صرف اپنی زندگیوں میں ہی نہیں یہ انقلاب پیدا کرتے بلکہ اپنے نمونے دکھا کر دوسروں کو بھی اپنے ساتھ ملاتے ہیں انہیں بھی بتاتے ہیں کہ زندگی کا اصل مقصد کیا ہے انہیں بتاتے ہیں کہ شیطان سے کس طرح بچ کر رہنا ہے۔ ہم پر جو یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہوا ہے جبکہ دوسرے مسلمان بکھرے پڑے ہیں ان کے پاس کوئی آواز نہیں ہے جو انہیں ایک ہاتھ کی طرف بلائے۔ ہمیں تو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کو ماننے کی توفیق دیکر آپ کے بعد آپ کے جاری نظام خلافت کے ذریعہ وہ تمکنت عطا

باقی صفحہ نمبر 19 پر ملاحظہ فرمائیں

فون نمبر: 1800 3010 2131
اس ٹول فری نمبر پر فون کر کے آپ جماعت احمدیہ کے بارے میں معلومات حاصل کر سکتے ہیں
وقت: روزانہ صبح 9 بجے سے رات 11 بجے تک جمعہ کے روز تعطیل

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badr, at Fazle-Umar Printing Press Qadian, Harchowal Road Po. Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab, India.
And published at office of the Weekly Badr Moh- Ahmadiyya, Harchowal Road P.o Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor: Mansoor Ahmad